﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 21

جمعۃ المبارک 26 دسمبر 2014ء

03 ربیع الاوّل 1436 ہجری قمری ❁ 26 فتح 1393 ہجری شمسی

شمارہ 52

اخلاق فاضلہ کے حصول کی دعا

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مجھے نماز میں یہ دعا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اے اللہ میں تجھ سے نیک کاموں کے کرنے اور برے کاموں کے چھوڑنے کی توفیق چاہتا ہوں۔ مساکین کی محبت مجھے عطا کر۔ اور جب بعض لوگوں کو فتنہ پہنچانا مقصود ہو تو بغیر فتنہ میں ڈالے میری روح قبض کر لے۔

(جامع ترمذی کتاب التفسیر سورۃ ص۔ حدیث نمبر 3157)

2013ء اور 2014ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ

مجلس نصرت جہاں، IAAAE، ہیومینیٹی فرسٹ اور خدمت خلق کے مختلف کاموں کا بیان۔

افریقہ کے تین ممالک میں احمدیہ ریڈیو سٹیشنز کی تعداد 16 ہو چکی ہے جن سے مختلف زبانوں میں پروگرام نشر ہو رہے ہیں۔

نومبائعین سے رابطہ۔ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 5 لاکھ 55 ہزار 235 افراد رؤیائے صادقہ کے ذریعہ، نشان دیکھ کر، احمدی کا نمونہ دیکھ کر اور مخالفین کے پراپیگنڈا کے نتیجہ میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ بیعتوں کے ایمان افروز واقعات۔

بیعت کے بعد نومبائعین کے اندر غیر معمولی پاک تبدیلی کے واقعات۔ دعوت الیٰ اللہ کی راہ میں روکیں ڈالنے والوں کے انجام اور دیگر متعدد امور سے متعلق نہایت دلچسپ اور ایمان افروز تفصیلات۔

جماعت احمدیہ انگلستان کے 48ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 30 اگست 2014ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی، (آلٹن) میں دوسرے دن بعد دوپہر کا خطاب

تیسری و آخری قسط

مجلس نصرت جہاں

مجلس نصرت جہاں اسکیم کے تحت افریقہ کے بارہ ممالک میں اکیالیس (41) ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں جن میں ہمارے اڑتیس (38) مرکزی ڈاکٹرز اور بارہ (12) مقامی ڈاکٹر خدمت میں مصروف ہیں۔ اس کے علاوہ بارہ (12) ممالک میں ہمارے چھ سو اکاسی (681) ہائر سیکنڈری سکول، جونیئر سکول اور پرائمری سکول کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا بھی بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔

ہمارے ہسپتالوں سے شفا کے غیر معمولی واقعات بھی ہوتے رہتے ہیں۔ ٹیچی مان کے ایک پیراماؤنٹ چیف نے ایک کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر احمدیہ ہسپتال کا ڈاکٹر کہے کہ مریض کو کسی دوسرے ہسپتال میں لے جائیں تو بہتر ہوتا ہے کہ اس کو گھر لے جائیں اور تدفین کا انتظام شروع کر دیں۔

IAAAE

پھر انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹیکس اینڈ انجینئرز بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کام کر رہی ہے اور ماڈل ویلیج کے پروجیکٹ بھی انہوں نے شروع کئے ہوئے ہیں۔ تعمیراتی کام بھی ہو رہے ہیں۔ سولر سسٹم کے ذریعہ سے گھانا، بینن، نائیجر، مالی، گیمبیا، سیرالیون، بورکینا فاسو میں دو سو دس (210) مقامات پر یہ بجلی فراہم کر چکے ہیں۔ سولر سسٹم لگائے جا چکے ہیں۔ ایم ٹی اے بھی وہاں آنا شروع ہو گیا ہے۔ ان تمام مقامات پر سولر سسٹم مینٹیننس (maintenance) کا کام بھی کیا گیا ہے۔ اس سال گیمبیا کے لئے دس نئے سسٹم، گیمبیا ہسپتال کے لئے 15 سسٹم، نائیجر کے لئے پچیس، کونگو کے لئے پچیس اور سیرالیون کے لئے گیارہ دیئے گئے ہیں۔ جہاں جہاں یہ فراہم کئے گئے ہیں وہاں لوگ بڑا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ پانی کی فراہمی کا کام کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے نوجوان انجینئر والنٹیئرز یہاں سے جاتے ہیں اور بڑا کام کر کے آ رہے ہیں۔ بارہ سو (1200) ہینڈ پمپ نائیجیریا، گیمبیا، تنزانیہ، یوگنڈا، مالی، بورکینا فاسو، گھانا، آئیوری کوسٹ وغیرہ میں لگائے جا چکے ہیں اور اسی طرح ان کو ٹریننگ بھی دی جاتی ہے کہ خود یہ کام کریں۔

ہیومینٹی فرسٹ

ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب کافی وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ اور مجموعی طور پر چار لاکھ انچاس ہزار بلکہ پچاس ہزار افراد نے ان خدمات سے استفادہ کیا۔ کل دو ہزار پانچ سو رضا کار ہیومینٹی فرسٹ کے تحت کام کر رہے ہیں اور تینتالیس (43) ممالک میں یہ رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔ پچاس سے زائد ممالک میں یہ کام کر رہی ہے اور جہاں جہاں بھی چاہے وہ جنگ کے متاثرین ہوں یا کسی قدرتی آفت کے متاثرین ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ہر جگہ پہنچ جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے فری میڈیکل کیمپس بھی لگائے جا رہے ہیں۔ اس کے ذریعے سے بھی بڑا وسیع خدمت خلق کا کام ہو رہا ہے۔ گھانا، نائیجیریا، بورکینا فاسو وغیرہ میں آنکھوں کے مریضوں کے آپریشن کئے جاتے ہیں۔ بورکینا فاسو میں اس سال سولہ سو بتیس (1632) کی تعداد میں آنکھوں کے مفت آپریشن کئے گئے۔ بورکینا فاسو میں اب تک کل پانچ ہزار چھ سو چوالیس (5644) کی تعداد میں آنکھوں کے فری آپریشن کئے گئے۔ سیرالیون میں اڑھائی سو (250)۔ ہیٹی میں سو (100)۔ گوئٹے مالا میں مجموعی طور پر ایک سو بیالیس (142) آپریشن کئے جا چکے ہیں۔ اس طرح مختلف ممالک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام ہو رہا ہے۔

خون کے عطیات کے ذریعہ سے بھی امریکہ اور دوسرے ممالک میں کام ہو رہا ہے اور اس کا بڑا اچھا مثبت اثر ہو رہا ہے۔

چیریٹی واک کے ذریعہ سے بھی نیوزی لینڈ، جرمنی، ماریشس، امریکہ، آئرلینڈ، یوکے میں چیریٹی واک کے ذریعے سے مجموعی طور پر نو لاکھ اڑسٹھ ہزار ڈالر سے زائد رقم جمع کر کے مختلف چیریٹیز میں تقسیم کی گئی ہے۔ یہاں یوکے (UK) میں اس بارے میں سب سے زیادہ اچھا کام ہو رہا ہے۔

قیدیوں سے رابطے، خبر گیری

قیدیوں سے رابطہ اور ان کی خبر گیری کا بھی بڑا انتظام ہو رہا ہے۔ بورکینا فاسو میں آٹھ ریجن میں مختلف مقامات پر عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقع پر قیدیوں سے ملاقات کی گئی۔ ان کو صابن اور کھانے پینے کی چیزیں چینی وغیرہ مہیا کی گئیں۔ سترہ سو پندرہ (1715) سے زائد مریضوں اور قیدیوں کو تحائف دیئے گئے۔ ماریشس میں، پولینڈ میں، کبابیر میں، کونگو کنشاسا میں کام ہو رہا ہے۔

نومبائعین سے رابطے

نومبائعین سے رابطے کے تحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے غانا سرفہرست ہے۔ دوران سال سترہ ہزار چار سو انیس (17419) نومبائعین سے رابطہ بحال کیا گیا۔ جن سے بہت عرصے سے رابطہ ختم ہو گیا تھا۔ گزشتہ نو (9) سال میں اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے نو لاکھ ستاون ہزار (957000) سے اوپر نومبائعین سے یہ رابطہ بحال کر چکے ہیں۔ دوسرے نمبر پر نائیجیریا ہے۔ انہوں نے اس سال اٹھارہ ہزار سے زائد نومبائعین سے رابطہ کیا۔ یہاں بھی نومبائعین سے رابطے کی تعداد چھ لاکھ پچاس ہزار سے اوپر ہو چکی ہے۔ سیرالیون نے اس سال اسّی ہزار نومبائعین سے رابطہ بحال کیا۔ ان کی کل تعداد تین لاکھ ہو چکی ہے۔ اکیس ہزار سے زائد بورکینا فاسو میں اور اس طرح مختلف ممالک ہیں۔

امیر صاحب آئیوری کوسٹ بیان کرتے ہیں کہ قریباً دس سال کے طویل انقطاع کے بعد (جو ملکی امن عامہ کی صورتحال کی وجہ سے تھا) نارتھ ریجن کی اکثر پرانی جماعتوں سے رابطہ بحال ہوا۔ نارتھ ریجن میں ایک گاؤں نیڈیو (N'deou) نام کا ہے۔ جب اس گاؤں سے دوبارہ رابطہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس گاؤں کے امام عیسیٰ

فانے صاحب جو کہ اس گاؤں سے ملحقہ تقریباً اٹھارہ گاؤں کے مرکزی امام ہیں ابھی تک احمدیت پر اسی طرح قائم ہیں۔ چنانچہ جب ہم وہاں پہنچے تو بڑا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ موصوف کے گھر میں اب تک ایم ٹی اے کی سہولت موجود تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اور میری تصاویر بھی موجود تھیں۔ اور یہ وہ امام ہیں جنہوں نے لندن جا کے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف بھی حاصل کیا تھا۔ وہاں میٹنگ رکھی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا مثبت اثر ہوا۔

امسال ہونے والی بیعتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ لاکھ پچپن ہزار دو سو پینتیس (555235) ہیں۔

خاص خاص جو بڑی جماعتیں ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب سے زیادہ بیعتیں حاصل کرنے کی سب سے پہلے جو توفیق ملی وہ مالی کو ہے۔ اس کے بعد نائیجیریا، پھر سیرالیون، گھانا، بورکینا فاسو، گنی کناکری، آئیوری کوسٹ۔ سینیگال کو آئیوری کوسٹ سے زیادہ بیعتوں کی توفیق ملی ہے۔ بینن کو بھی زیادہ ملی ہے۔ ترتیب انہوں نے غلط لکھی ہوئی ہے۔ کیمرون کو بھی کافی بیعتوں کی توفیق ملی۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ میں کافی تیزی سے جماعت پھیل رہی ہے۔

مالی کی بیعتیں سب سے زیادہ ہیں۔ وہاں مالی کے ریجن بماکو سے ابوبکر سِیڈ بے صاحب (Abubakar Sidibe) معلم ہیں بیان کرتے ہیں کہ ایک بزرگ داؤد کانتے صاحب نے خواب میں دیکھا کہ مالی کی تمام سرزمین احمدیوں سے بھری پڑی ہے۔ اس کے بعد جب انہوں نے چاند کی طرف دیکھا تو اس پر انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر نظر آئی جس کی روشنی نے تمام زمین کو گھیرا ہوا ہے۔

بیعتوں کے ایمان افروز واقعات

بیعتوں کے تعلق میں ایمان افروز واقعات بھی ہیں۔ امیر صاحب انڈونیشیا لکھتے ہیں کہ ایک استاد جن کا نام زکی ہے انہوں نے دو سال قبل بیعت کی تھی۔ استخارہ کے بعد انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور آواز بھی سنی کہ یہ شخص سچا ہے۔ اس پر زکی صاحب نے اپنے شاگردوں کو احمدیت کی سچائی کے حوالے سے کافی تبلیغ کی۔ ان کی تبلیغ کے نتیجے میں دسمبر 2013ء میں جلسے کے موقع پر ان کے نو (9) شاگرد بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئے۔

کانگو سے حافظ بوکانڈے (Bokand) صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے اپنے گاؤں میں دو غیر ملکی نوجوانوں کو دیکھا جو اسلام کی تبلیغ کے لئے آئے تھے۔ ان کو دیکھ کر میرے دل میں یہ خیال آیا کہ یہ نوجوان خدا کے لئے اپنا گھر بار چھوڑ کر یہاں آئے ہیں۔ یقیناً ان کے بیان میں سچائی ہے۔ چنانچہ مجھے احمدیت قبول کرنے کی سعادت ملی۔

پھر آئیوری کوسٹ سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں۔ یہ لمبا واقعہ ہے۔ (اس کی جگہ) مَیں قرغیزستان کا ایک واقعہ بیان کر دیتا ہوں۔ وہاں کے جماعت کے نیشنل پریذیڈنٹ صاحب لکھتے ہیں کہ خاکسار جہاں کام کرتا ہے وہاں میری ایک کولیگ رشین خاتون یُولیا گُبانوا (Yuliya Gubanova) سے جو مذہباً پہلے عیسائی تھیں، اکثر دینی موضوعات پر گفتگو رہتی تھی۔ گفتگو کے دوران انہوں نے خاکسار سے کہا کہ مجھے اپنے مذہب پر دلی اطمینان نہیں تھا اور بہت سے سوالوں کے جواب مجھے نہیں ملتے تھے۔ تم سے بات کرنے کے بعد مجھے ان تمام سوالوں کے جواب مل گئے ہیں اور تسلی ہوگئی ہے کہ اسلام ہی حقیقی اور سچا مذہب ہے اور ان پر حقیقت واضح ہوگئی۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔ اس کے بعد انہوں نے سلسلے کا لٹریچر مثلاً اسلامی اصول کی فلاسفی، احمدیت کا پیغام وغیرہ کتب کا مطالعہ کیا جس سے ان کا ایمان مزید مضبوط ہو گیا۔ بیعت سے پہلے وہ غیر اسلامی لباس پہنا کرتی تھیں۔ بیعت کے بعد خاکسار نے انہیں اسلامی لباس کی طرف توجہ دلائی یعنی حیادار لباس ہو تو انہوں نے اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنے لباس کو درست کیا۔ ان کے گھر والے بہت حیران ہو گئے کہ اسے کیا ہو گیا ہے بلکہ اب تو اپنے گھر والوں کو بھی اسلام اور احمدیت کی وقتاً فوقتاً تبلیغ کرتی رہتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ بیعت کے بعد دسمبر 2013ء میں مَیں قادیان جلسے کے لئے جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ جب انہیں پتا چلا کہ خاکسار جلسے کے لئے جا رہا ہے تو انہوں نے بھی جانے کا اظہار کیا کہ شامل ہونا چاہتی ہوں۔ چنانچہ انہوں نے ذاتی خرچ پر جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت اختیار کی۔ وہاں سارے مقدس مقامات کی زیارت کی۔ جلسے کے دنوں میں روزانہ بہشتی مقبرہ جا کر دعا کرتیں۔ اس دوران انہوں نے خاکسار سے نظامِ وصیت کے بارے میں پوچھا۔ کہتے ہیں مَیں نے انہیں نظامِ وصیت کی بنیاد اور برکات کے بارے میں بتایا تو انہوں نے کہا مَیں اس نظام میں شامل ہونا چاہتی ہوں۔ مَیں نے انہیں کہا کہ اس نظام میں شامل ہونے سے پہلے اس کو اچھی طرح سمجھنا ضروری ہے۔ چنانچہ ان کو رسالہ الوصیت دیا گیا جس کو انہوں نے دو دفعہ پڑھا ہے اور ان کی مکمل تسلی ہوگئی ہے اور اللہ کے فضل سے وصیت فارم بھی اب انہوں نے فل (fill) کر دیا ہے۔

رؤیائے صادقہ کے ذریعہ سے بیعتیں

ناظر صاحب دعوت الی اللہ قادیان نے جموں کشمیر کے ایک شاہ صاحب کی رؤیا بھجوائی ہے جس میں پیر صاحب نے اپنا نام لکھ کے لکھا ہے کہ ساکن پلوامہ جموں کشمیر اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کے حلفاً تحریر کرتا ہے کہ خاکسار نے مؤرخہ 2/ جولائی 2014ء بروز بدھ بمطابق 10 رمضان المبارک رات گیارہ بجے بعد نماز تراویح کثرت سے ذکر و اذکار اور گریہ وزاری سے درود شریف پڑھنے کے بعد دعا کی۔ یا ربی! یا تو مجھے اس جہان سے اٹھا لے یا پھر سیدھے راستے کی طرف میری رہنمائی فرما۔ روتے روتے آنکھ لگ گئی۔ خواب میں ایک نہایت نورانی صورت بزرگ نے خاکسار ناچیز کو سہارا دیا اور نہایت شفقت کا سلوک فرمایا اور فرمایا کہ 'کلگام' چلے جاؤ وہاں سے آپ کی رہنمائی ہوگی۔ خواب میں نظر آنے والے جس بزرگ کو دیکھا ان کا حال میں اپنے الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ وہ ایک تخت پر بیٹھے ہوئے تھے اور سر پر پگڑی تھی۔ اس کے بعد جب سحری کے لئے بیدار ہوا تو مجھے اپنا وجود معمول سے ہٹ کر بہت بھاری لگا۔ بہرحال صبح سحری کے بعد جب میں نے اپنا موبائل فون آن کیا اور انٹرنیٹ پر گریٹر کشمیر اخبار پڑھنا چاہا مگر اچانک alislam.org آ گیا۔ الاسلام کی اس ویب سائٹ پر جب میں نے تصاویر دیکھیں تو میری حیرانگی کی حد نہ رہی کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرما دی کیونکہ یہ بزرگ جن کو مَیں نے خواب میں دیکھا تھا وہ بزرگ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام تھے اور میں حلفاً اقرار کرتا ہوں کہ بچپن سے آج تک نہ کبھی مذکورہ بزرگ کی تصویر دیکھی تھی اور نہ کبھی اس بزرگ کے بارے میں سوچا تھا۔ بہرحال تصویر دیکھنے کے بعد میری بے چینی بڑھ گئی۔ چنانچہ میں نے کلگام کا رخ کیا اور ایک احمدی دوست قریشی طارق محمود صاحب ساکن کاپورہ سے ملنے ان کے گاؤں پہنچا۔ میں پہلی بار اس علاقے میں گیا تھا اور میری جان پہچان والا کوئی نہ تھا۔ خانپورہ پہنچنے پر معلوم ہوا کہ طارق صاحب کا بچہ بیمار ہے اور وہ دہلی میں ہیں۔ بہرحال اس کے بعد انہوں نے یہ سارا واقعہ بیان کیا۔

پھر کانگو سے جبرئیل صاحب نے بتایا ان کا تعلق بازانزا (Bazanza) گاؤں سے ہے کہ میں نے یتیمی کی حالت میں پرورش پائی۔ تین ماہ کی عمر میں ماں فوت ہوگئی۔ جبکہ باپ پہلے ہی فوت ہو چکا تھا۔ جب میری عمر پندرہ سال تھی تو مجھے خواب میں آواز آئی کہ اپنی جیب دیکھو اس میں ایک خط ہے جس کا نام قرآن ہے۔ دن چڑھا تو میں نے اپنے چچا سے پوچھا کہ قرآن کیا چیز ہے؟ اس پر انہوں نے بتایا کہ یہ مسلمانوں کی مقدس کتاب کا نام ہے۔ میں سنّی مسلمانوں کے امام کے پاس گیا اور اس کو کہا کہ مَیں مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔ اس پر اس امام نے کہا کہ تم ابھی چھوٹے ہو، جاؤ اپنا کام کرو۔ پھر میں جماعت احمدیہ کے امام کے پاس گیا اور انہوں نے کھلے دل سے مجھے خوش آمدید کہا۔ اس طرح میں احمدیت کی آغوش میں آ گیا۔ تو اس طرح بہت سارے رؤیا صادقہ کے ذریعہ سے (بیعت کے) واقعات ہیں۔

پھر نشان دیکھ کر بیعتیں ہوئیں۔ اس کے بھی بہت سے واقعات ہیں۔ کونے عبداللہ (Kone Abdullah) صاحب جو بوُآ کے مشن ہاؤس میں ڈرائیور کی حیثیت سے توفیق پا رہے ہیں، کہتے ہیں دو سال قبل جب میں نے احمدیت کا نام نیا نیا سنا تھا اور امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور کی خبر ابھی میرے کانوں تک پہنچی ہی تھی تو میں نے حصول اولاد کے لئے یوں دعا کی کیونکہ میری شادی ہوئے دو سال سے زائد عرصہ ہو چکا تھا اور کوئی اولاد نہ تھی کہ اے میرے اللہ! اے سمیع و علیم خدا! اگر واقعی مسیح موعود کا ظہور ہو چکا ہے اور مرزا صاحب ہی وہ وجود بابرکات ہیں تو مجھے اولاد کی نعمت سے بھی مالا مال فرما اور مسیح محمدی کے غلاموں میں بھی شامل ہونے کی توفیق عطا فرما۔ چنانچہ موصوف بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور اسی ماہ میری اہلیہ امید سے ہوگئیں اور اب میری ایک بیٹی بھی ہے۔ یہ نشان دیکھ کر میں نے پوری فیملی نے بیعت کر لی۔

محمد عارف صاحب مبلغ ٹوگو بیان کرتے ہیں کہ ہم کولی (Kolli) دورہ پر گئے۔ وہاں ہماری ملاقات ایک نومبائع محمد احمد سے ہوئی۔ اس نے اپنی بیعت کا واقعہ سناتے ہوئے کہا کہ میں ایک امیر آدمی تھا۔ میں نے بعض لوگوں کی باتوں میں آ کر جماعت کی مخالفت شروع کر دی۔ ٹوگو کے مختلف حصوں میں میری ذاتی زمین بھی تھی جو میں نے مولویوں کو مساجد بنانے کے لئے دے دی اور مولویوں کے ساتھ مل کر بڑھ چڑھ کر جماعت احمدیہ کی مخالفت بھی کی۔ اس مخالفت کرنے کے نتیجے میں آہستہ آہستہ میری ساری جمع پونجی ختم ہوتی گئی۔ آخر نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ میرے پاس دوائی کے لئے پیسے نہیں تھے۔ اپنی حالت دیکھ کر مجھے پتا چل گیا کہ مجھے احمدیت کی مخالفت کی سزا ملی ہے۔ پھر ایک دن مَیں نے اپنی بیوی سے کہا کہ جب مَیں مر جاؤں تو میرا جنازہ کسی احمدی سے پڑھوانا اور مجھے احمدی قبرستان میں دفن کرنا۔ شاید اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم فرمائے اور مجھے بخش دے کیونکہ یہی لوگ سچے اور حقیقی مسلمان ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ احمدی ہوگئے ہیں۔

کئی دفعہ مَیں کہہ چکا ہوں کہ نمونے سے لوگ بہت توجہ کرتے ہیں۔ چنانچہ احمدی کا نمونہ دیکھ کر بیعت کا واقعہ تنزانیہ سے اروشہ ریجن کے ہمارے ایک مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک دوست جن کا نام ہاشم الیاس ہے۔ ان سے رابطہ ہوا۔ یہ پہلے عیسائی تھے۔ پھر شیعہ مسلمان ہوئے، پھر سنّی مسلمان لیکن سنّیوں کے عقائد دیکھ کر، ان کی باتیں دیکھ کر پھر یہ احمدیت کی طرف مائل ہوگئے۔ عاجز کے پاس آئے تو کافی لمبی تحقیق کے بعد جس میں خاص طور پر وفات مسیح اور ختم نبوت اور قرآن کی رُو سے دلائل جاننے کے بعد بیعت فارم لے کر گئے لیکن ابھی فارم نہ بھرا۔ چند دن کے بعد اس سال کا نیشنل جلسہ سالانہ تھا۔ کہتے ہیں مَیں نے ان کو بھی شمولیت کی دعوت دی۔ ان کی ٹرانسپورٹ کا انتظام کیا۔ چنانچہ جلسے پر گئے اور تمام احمدیوں کا آپس میں پیار و محبت دیکھ کر وہیں بیعت کر لی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اروشہ واپس آ چکے ہیں اور باقاعدہ جماعت میں شامل ہیں۔ چندہ دیتے ہیں۔

قرغیزستان سے ایک نومبائعہ بیان کرتی ہیں کہ میرے خاوند نے جب بیعت کی تو میرے گھر والوں یعنی والدین اور بہن بھائیوں کی طرف سے کافی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن چونکہ مَیں اپنے خاوند میں کوئی برائی نہیں دیکھتی تھی اور انہیں نمازوں میں باقاعدہ پاتی تھی اس لئے میں نے فیصلہ کیا کہ ان کا ساتھ نہیں چھوڑوں گی۔ اس لئے میں صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتی رہی کہ اے اللہ! جو سیدھا اور سچا راستہ ہے وہ مجھے دکھا اور میرا خاوند جس مذہب میں ہے اگر وہ سچا ہے تو مجھے اس کو ماننے کی توفیق دے۔ اس امر کو کم و بیش دو سال گزر گئے۔ دعاؤں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر خاص فضل کیا اور کرم کیا۔ اس میں سب سے پہلی بات یہ ہوئی کہ میرے والدین اور بہن بھائیوں کی مخالفت میں کمی ہوئی۔ دوسرے سب سے بڑی اور اہم بات یہ کہ (میرا لکھا ہے کہ) خلیفۃ المسیح الخامس مجھے خواب میں آئے اور مجھے سمجھایا اور سچا ہونے کا ثبوت دیا۔ اس کا میرے دل پر بہت گہرا اثر ہوا۔ اگلے ہی دن عیدالفطر کا دن تھا اور میرے خاوند مجھے اور بچوں کو لے کر احمدی فیملیوں کے ساتھ ملوانے اور یہ دکھانے کے لئے لے گئے کہ احمدی لوگ کس طرح عید کے تہوار مناتے ہیں۔ جب میں بچوں کے ساتھ وہاں پہنچی تو احمدی مرد حضرات اور خواتین الگ الگ جگہوں پر بیٹھے تھے۔ اور جب کھانے کا وقت آیا تب بھی عورتیں اور مرد الگ الگ اپنی جگہوں پر کھانا کھانے لگے۔ اس سے میرا دل اور بھی ایمان سے مضبوط ہو گیا کہ یہ کیسی جماعت ہے جو عورتوں کے حقوق اور ان کے پردے کا خیال رکھتی ہے۔ اس سے قبل میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا تھا۔ پھر میں نے مقامی جماعت کے صدر آشیر علی صاحب کی بیگم صاحبہ سے کچھ سوال کئے۔ انہوں نے مجھے اس بارے میں مزید رہنمائی کی اور پاکستان سے آئی ہوئی فیملیز سے ملوایا کہ یہ پاکستان سے ہیں اور ہم یہاں کے، رنگ نسل قوم زبان کا فرق ہے لیکن ہمیں صرف ایک بات جوڑے ہوئے ہے اور وہ صرف اور صرف احمدیت ہے۔ اس کے بعد میں نے فیصلہ کر لیا کہ اللہ تعالیٰ نے میری تسلی اور ہدایت کے سامان پیدا کر دیئے ہیں جس کی مجھے ضرورت تھی چنانچہ بیعت کر لی۔

مخالف علماء کے بحث و مباحثہ اور مخالفانہ پروپیگنڈہ کے نتیجہ میں بیعتیں ہونے کے واقعات عموماً لمبے ہیں۔ مَیں تلاش کر رہا تھا کہ کوئی چھوٹا واقعہ مل جائے۔ امیر صاحب ضلع کنور کیرالہ کے تحریر کرتے ہیں کہ کنور شہر کی ایک 19 سالہ بچی کو کسی کے ذریعے جماعتی کتب ملیں۔ یہ بچی کئی ماہ تک کتب کا مطالعہ کرتی رہیں اور نماز جمعہ میں حاضر ہوتی رہیں۔ اس بچی کے والدین اہل قرآن فرقہ سے تعلق رکھتے تھے اور والدین نے اس بچی کا رشتہ چند سال قبل ہی کسی

باقی صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 329

مکرم حسنی ابو صبیح صاحب (2)

گزشتہ قسط میں ہم نے مکرم حسنی عبدالحمید ابو صبیح صاحب کے احمدیت کی طرف سفر کی داستان کا ایک حصہ بیان کیا تھا اس قسط میں ان کے سفر کا باقی حصہ بیان کیا جائے گا۔

سنگ مقید، سگ آزاد

مکرم حسنی ابو صبیح صاحب بیان کرتے ہیں:

مَیں جو بھی نئی بات ایم ٹی اے سے سیکھتا اسے اپنے حلقہ احباب میں بیان کرنا شروع کر دیتا، یہ باتیں مولویوں کے پھیلائے ہوئے خیالات کے لئے کسی دھچکے سے کم نہ تھیں۔بعض لوگوں نے یہ باتیں سنیں اور شرپسند مولویوں کے کان بھرے چنانچہ انہوں نے پولیس میں شکایت کر دی کہ یہ معاشرے میں غلط خیالات پھیلا رہا ہے۔گو اس وقت تک میں نے ابھی بیعت نہیں کی تھی لیکن احمدیت میرے دل کی زمین میں اپنی جڑیں اس قدر مضبوط کر چکی تھی کہ اس کو وہاں سے کوئی خوف یا دھمکی یا تکلیف اکھاڑ نہیں سکتی تھی۔

بہرحال مجھے صحیح اسلامی تعلیم کی تبلیغ کے جرم میں دو دفعہ سی آئی ڈی کی برانچز میں بلایا گیا، ہر بار یہی احساس غالب تھا کہ شاید میں ہمیشہ کے لئے جا رہا ہوں کیونکہ ایسے معاملات میں سابقہ حکومتوں کے دور میں جسے بھی سی آئی ڈی برانچز میں بلایا جاتا تھا اس کی واپسی کی امید کم ہو جاتی تھی۔

سی آئی ڈی والوں نے مجھ سے پوچھا کہ تمہیں احمدیت میں کیا اچھا لگا کہ اس کی تبلیغ کرنے لگے ہو؟ مَیں نے کہا کہ آپ کے سوال کا جواب بہت لمبا ہو جائے گا کیونکہ مجھے احمدیت ساری کی ساری ہی بہت اچھی لگی۔ پھر مَیں نے جماعت احمدیہ کی خصوصیات اور عقائد بیان کرنے شروع کئے جن میں یہ بھی بیان کیا کہ مولویوں کے موقف کے برعکس احمدیت فتنہ وفساد اور حکومتوں کے خلاف سازشوں سے دُور رہنے کا درس دیتی تھی۔

پھر اس آفیسر نے کہا کہ تم مسیح علیہ السلام کے بارہ میں اپنی بستی میں کیا کہتے پھرتے ہو؟ مَیں نے کہا کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ میری یہ بات اس کے حلق میں اٹک کر رہ گئی۔اس کے پوچھنے پر جب میں نے قرآن کریم اور حدیث نبوی سے دلائل پیش کئے تو وہ جلدی سے قرآن کریم اٹھا لایا۔ میں ہر آیت حوالے کے ساتھ بیان کرتا تو وہ قرآن کریم سے وہ آیت نکال کر پڑھتا اور میرے استدلال کو سن کر خاموش ہو جاتا۔ ازاں بعد اس نے اپنی دانست میں حیات مسیح کے بارہ میں آیات تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن تلاش بسیار کے بعد اسے کچھ نہ مل سکا۔ اسے میرے موقف اور پیش کردہ دلائل پر تو کوئی اعتراض نہ تھا تاہم مولویوں کے شور کی وجہ سے اس نے ان خیالات کی تبلیغ کرنے سے مجھے روک دیا۔

پھر دوسری دفعہ مجھے سی آئی ڈی کی ایک اور برانچ میں بلایا گیا۔ اس میٹنگ میں بھی مجھ سے سابقہ سوالات ہی پوچھے گئے، نیز مجھے دھمکی دی گئی کہ اگر تم احمدیت کے بارہ میں بات کرنے سے باز نہ آئے تو تمہیں دھماکے کرنے کے الزام میں دھر لیا جائے گا۔مَیں نے کہا کہ مَیں کسی کو قبول احمدیت کے لئے خود نہیں بلاتا، لیکن جب لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں تو جواب دینا میرا حق ہے۔

واضح رہے کہ اس دفعہ میری آنکھوں پر پٹی بندھی ہوتی تھی اور تحقیق سے قبل ہی میرے ساتھ مجرموں والا سلوک کیا جا رہا تھا۔اللہ تعالیٰ کو ظلم پسند نہیں ہے اور وہ ظلم کی حکومت کو جڑ سے اکھاڑ دیتا ہے۔چنانچہ اخوان المسلمین کی اس متشدد حکومت کا بھی یہی انجام ہوا۔ایک طرف تو اللہ تعالیٰ نے ان کی حکومت کو ختم کر دیا اور دوسری طرف ایم ٹی اے کے ذریعہ مصر میں احمدیت بکثرت پھیلنے لگ گئی۔

بیعت

ایم ٹی اے العربیہ کے پروگرامز دیکھتے دیکھتے احمدیت میرے دل میں ایسے راسخ ہوگئی کہ میں بے خود ہو کر احمدیوں کو ڈھونڈنے لگا۔ میں نے ایم ٹی اے پر دیئے گئے فون نمبرز پر کال کی تو میرا رابطہ ہو گیا اور مَیں نے اپنی بیعت ارسال کر دی نیز درخواست کی کہ میرا مصری احمدیوں سے رابطہ کروا دیا جائے تا مجھے ان سے مل کر مزید استقامت کی توفیق ملے۔

پھر کچھ عرصہ کے بعد حضور انور کی طرف سے بیعت قبول فرمانے کی اطلاع ملی تو ہمارے گھر کا منظر یکدم ایسے گھر میں بدل گیا جس میں شادی کی خوشیاں اپنے عروج پر پہنچی ہوئی ہوں۔

مَیں اور میری اہلیہ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ کی دعا کرتے رہے اور کچھ عرصہ کے بعد ہمارا اپنے علاقے میں رہنے والے احمدیوں سے رابطہ ہو گیا۔ وہ دن بھی ہمارے لئے غیر معمولی خوشی کا دن تھا۔

اہلیہ کو علیحدہ کرنے کی کوشش

بیعت کے بعد مولویوں کی سرگرمیاں اس حد تک تیز ہو گئیں کہ انہوں نے میری تکفیر کے فتوے جاری کر دیئے۔ کچھ مولوی میری اہلیہ کو احمدیت سے برگشتہ کرنے کے لئے ہمارے گھر بھی آ پہنچے۔ایک مولوی نے اسے کہا کہ تمہیں تمہارے خاوند نے دھوکہ دہی سے احمدیت میں شامل کر لیا ہے اس لئے ہم تمہاری راہنمائی کے لئے آئے ہیں کہ تا اس کافر سے تمہاری علیحدگی کروا دی جائے کیونکہ تمہارا اس کے ساتھ رہنا اب جائز نہیں رہا۔ میری اہلیہ نے کہا کہ میرا خاوند مجھے دھوکہ کیسے دے سکتا ہے؟ کیونکہ میں نے اس سے پہلے احمدیت قبول کی ہے۔ پھر میری اہلیہ نے انہیں اسراء ومعراج اور سلیمان علیہ السلام کے واقعہ اور ہُدہُد وغیرہ جیسے موضوعات پر ایم ٹی اے پر بیان کئے جانے والے دلائل دیئے تو مولوی صاحب نے خدا حافظ کہہ کر جانے میں ہی عافیت سمجھی۔ اسے جاتے ہوئے دیکھ کر میری اہلیہ نے بآواز بلند کہا کہ اگر آپ تحقیق کر کے ان سوالوں کا جواب دینا چاہیں تو مجھے آپ کے جوابات کا انتظار رہے گا۔ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایسے مضبوط اور قاطع دلائل عطا فرمائے ہیں کہ انہیں پڑھ کر ایک عام احمدی بھی بڑے بڑے مولویوں کو بھاگنے پر مجبور کر سکتا ہے۔

برگ وبار

جب مولوی حضرات ہمیں احمدیت سے باز رکھنے میں کامیاب نہ ہو سکے تو انہوں نے میرے متعلق لوگوں میں یہ کہنا شروع کر دیا کہ شکر ہے کہ اس کے زیادہ بچے نہیں ہیں، لہٰذا انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں کیونکہ ایک دن یہ چند لوگ اس معاشرے میں گم ہو کر رہ جائیں گے۔ اُس وقت میری عمر 50 سال تھی اور میری اہلیہ بھی عام اور معروف معاییر کے مطابق عمر کے اس حصہ میں تھی جہاں عموماً اولاد کی خواہش دم توڑنے لگتی ہے۔لیکن جب میں نے مولویوں کی باتیں سنیں تو خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعا کی کہ مخالفین کی یہ خواہش بھی خاک میں مل جائے اور انکی اس جھوٹی خوشی پر بھی پانی پھر جائے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اپنا خاص فضل فرمایا اور ہمیں عمر کے اس حصے میں بھی ایک اور بیٹی سے نوازا۔ ہم نے برکت کی خاطر حضرت امّ المؤمنین نصرت جہاں رضی اللہ عنہا کے نام پر اس کا نام رکھا۔ بچی کی پیدائش ہمارے لئے ایک نشان اور مخالفین و حاسدین کے لئے کسی صدمہ سے کم نہ تھی۔ یہی نہیں بلکہ مخالفین کی طرف سے ہمارے خلاف بے سروپا باتیں مشہور کرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے میری اہلیہ کی بہن کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

ایک دیرینہ تمنا برآئی

مَیں بیعت سے قبل اکثر معاشرے کی گمراہ کُن حالت دیکھ کر خدا تعالیٰ سے رو رو کر دعا کیا کرتا تھا کہ خدایا کاش مَیں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوا ہوتا اور آپؐ کے پیروکاروں میں شامل ہو کر روحانی منازل طے کرتا۔

بیعت کرنے کے بعد احساس ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری اس دلی تمنا اور دعاؤں کو قبول فرما لیا اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے وقت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ آپؐ کے حقیقی متبعین میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

تائیدِ ربانی

بیعت سے قبل میرے مالی حالات دگرگوں تھے۔ پھر یوں ہوا کہ میری زمین پر لگی پانی کی موٹر بھی خراب ہو گئی۔ مَیں نے اپنی سی کوشش کی لیکن وہ ٹھیک نہ ہو سکی۔ اس کو ٹھیک کروانے یا نئی موٹر لگوانے کے لئے میرے پاس مالی کشائش نہ تھی۔ میں نے اپنی فصل اور مویشیوں کو بچانے کے لئے بعض ہمسایوں سے پانی لیا لیکن چونکہ میری زمین اردگرد کے علاقہ سے اونچی ہے اس لئے نالیوں کے ذریعہ پانی کا میری زمین تک پہنچنا ممکن نہ تھا۔ کئی روز تک یہی حالت رہی۔ مجھے میرے خدا سے پوری امید تھی کہ معجزانہ طور پر میری مشکل کا کوئی حل نکل آئے گا۔

ایک روز مَیں اپنی اہلیہ اور بچوں کے ساتھ اپنی زمین میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا جس نے ایک بڑا سا تھیلا اٹھایا ہوا تھا۔اس نے آ کر بستی کے ایک شخص کا پتہ پوچھا۔ مجھے اس کا تھیلا دیکھ کر ایسے لگا جیسے اس میں کوئی اوزار وغیرہ ہوں۔ لہٰذا میں نے اس سے اس کے پیشہ کے بارہ میں پوچھ لیا۔اس نے بتایا کہ وہ پانی نکالنے والی موٹریں ٹھیک کرنے کا کام کرتا ہے۔ یہ سنتے ہی میں تو چونک کر رہ گیا اور میرے دل میں یہ بات راسخ ہو گئی کہ اسے خدا تعالیٰ نے میری مدد کے لئے بھیجا ہے۔مَیں نے اس سے اپنی موٹر کی خرابی کا ذکر کیا تو اس نے بغیر کسی عذر کے تھیلا کھولا اور موٹر ٹھیک کرنے لگا۔ پھر کچھ دیر کے بعد ہی میری موٹر زمین کے سینے سے پانی نکالنے لگی۔ یہ الٰہی مدد دیکھ کر ہم میاں بیوی حیران بھی تھے اور خدا کے شکر کے جذبات سے مغلوب بھی۔ہمیں یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں استقامت عطا فرمانے کے لئے غیب سے یہ سامان فرمایا ہے۔

....

مکرم صالح حسام الدین صاحب

مکرم صالح حسام الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرا تعلق مصر سے ہے جہاں میری پیدائش 1957 میں ہوئی۔ میں نے عربی زبان میں بی اے کیا ہوا ہے اور دینی مسائل کے بارہ میں بفضلہٖ تعالیٰ بہت کچھ پڑھا سنا ہے۔

جماعت سے تعارف

میں بھی اپنے معاشرے کے دیگر افراد کی طرح اسلام کے بارہ میں بگڑے ہوئے خیالات وعقائد سیکھ کر پروان چڑھا لیکن ان کی حقیقت کا اندازہ جماعت احمدیہ سے تعارف کے بعد ہوا۔ اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ ایک رات مَیں گھر میں بیٹھا مختلف ٹی وی چینلز چیک کر رہا تھا کہ اچانک ایم ٹی اے مل گیا جہاں محترمہ مہا دبوس صاحبہ سورۃ التکویر کی تفسیر بیان کر رہی تھیں جس کے دوران بار بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام آ رہا تھا۔ گو یہ نام مجھے چونکا دیتا تھا لیکن یہ مضمون اس قدر دلچسپ تھا کہ میں اس میں محو ہو کر رہ گیا۔ پروگرام کے بعد سکرین پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس لکھا ہوا ظاہر ہوا اور اس کے ساتھ حضور علیہ السلام کی تصویر تھی۔ وہ تصویر اور سورۃ التکویر کی تفسیر اور اس اقتباس پر یکجائی نظر سے میرے دل میں جستجو کی لَو لگ گئی۔

اگلے دن جب میں نے دفتر سے آ کر ٹی وی لگایا تو ایم ٹی اے پر پروگرام الحوار المباشر میں دجال کے بارہ میں گفتگو ہو رہی تھی۔ یہ بات بھی میرے لئے نئی تھی لیکن عقل و منطق کے عین مطابق تھی اور سوچ کے کئی دروازے کھولنے والی تھی۔ اس کے بعد میں نے باقاعدگی سے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کر دیا اور ایم ٹی اے کے کئی پروگرامز دیکھے جن میں حضور انور ایدہ اللہ کے خطبات، التفسیر المقارن، السیرۃ المطہرۃ، لقاء مع العرب اور سبیل الہدیٰ وغیرہ نمایاں ہیں۔ میں ان سے بہت محظوظ ہوا اور انہیں بہت زیادہ مفید پایا۔

بیعت اور تبلیغ

علاوہ ازیں میں نے جماعتی ویب سائٹ پر موجود کتب کا بھی مطالعہ کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن واسلام کی مدح میں کئی قصائد پڑھے اور مختلف اختلافی مسائل کے بارہ میں بھی معلومات حاصل کیں۔ مجھے جماعت ہر لحاظ سے پسند آئی اور مجھے بیعت کے لئے کامل انشراح ہو گیا لہٰذا مَیں نے 2011ء میں بیعت کر لی۔

مَیں نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو پھیلانا اپنا فرض سمجھ لیا اور اپنے علاقے میں لوگوں سے اس بارہ میں بات کرنے لگا۔ مَیں نے عربی ویب سائٹ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصائد اور اختلافی موضوعات پر مواد پرنٹ کر کے لوگوں میں بانٹنا شروع کر دیا۔ اسی طرح کتاب ''القول الصریح'' سے مختلف حصے پرنٹ کر کے تبلیغ شروع کر دی۔ الحمد للہ کہ میرے اہل خانہ بھی احمدیت سے محبت کرنے لگے۔ اور میرے گھر میں اب ایم ٹی اے ہی چلتا ہے۔ اور میری اہلیہ بھی بیعت کرنے کے بہت قریب ہے۔ مجھے فخر ہے کہ میں اس جماعت کا رکن ہوں جو اس زمانے میں اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے والی ہے۔

(باقی آئندہ)

بعض سوالات کے جوابات

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

[حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے 28 دسمبر 1930ء کو جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر جو خطاب فرمایا اس کے آغاز میں اختصار کے ساتھ ایک سائل کے بعض سوالات کے جواب ارشاد فرمائے۔ ذیل میں خطاب کا یہ حصہ ہدیۂ قارئین ہے۔ (مدیر)]

مسلمان محکوم ہوسکتا ہے یا نہیں؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''سائل کا ایک سوال یہ ہے کہ مسلم کو کسی کا محکوم نہیں ہونا چاہئے۔ اگر احمدی حقیقی مسلمان ہیں تو معلوم ہوا کہ دنیا میں کوئی مسلمان بھی آزاد نہیں۔ یہ صورت حالات کیوں ہے؟

اس سوال کے پہلے حصہ کا جواب تو یہ ہے کہ مُسلم کے سوا کوئی محکوم ہوتا ہی نہیں۔ مُسلم کے معنی ہی فرمانبردار کے ہیں۔ پس مسلم محکوم ہوتا ہے مگر اصول کا۔ مسلم محکوم ہوتا ہے مگر راستی کا۔ مسلم محکوم ہوتا ہے مگر حق کا۔ پس جب ہم کسی مسلم کی محکومی کو دیکھیں گے تو یہ معلوم کریں گے کہ اس کی محکومی اسلام کے مطابق ہے یا خلاف۔ اگر اس کی محکومی خلاف اسلام ہو تو ہم کہیں گے ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن اگر اسلام کے مطابق ہو تو ہم کہیں گے کہ سچا مومن یہی ہے۔ پس اگر یہ ثابت ہوجائے کہ کسی غیر مسلم حکومت کے ماتحت رہنا اسلام کے اصول کے خلاف ہے تو ماننا پڑے گا کہ انگریزوں کے ماتحت احمدیوں کا رہنا بھی خلاف شریعت ہے۔ لیکن اگر یہ ثابت ہوجائے کہ غیر مسلم حکومت کے ماتحت رہنا اسلام کے خلاف نہیں تو ماننا پڑے گا کہ احمدیوں کا انگریزی حکومت کے ماتحت رہنا بھی خلافِ شریعت نہیں بلکہ ماتحت رہنا اسلام کے عین مطابق ہے۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام اس مذہب کا نام نہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لائے بلکہ ہر نبی جو مذہب بھی لایا وہ اسلام ہی تھا۔ چنانچہ قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق آتا ہے: إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۔ یعنی جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا اَسْلِمْ مسلمان ہوجاؤ۔ تو انہوں نے کہا أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۔ مَیں تو رَبِّ الْعَالَمِينَ کے لئے پہلے ہی اسلام لاچکا ہوں۔ غرض پہلے تمام انبیاء جو دین لائے وہ بھی اسلام ہی تھا۔ ان ہی انبیاء میں سے ایک نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے ماتحت اس کی حکومت میں رہے۔ حالانکہ فرعون کا نام اب گالی کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ پھر ان ہی انبیاء میں سے ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے جو رومی حکومت کے ماتحت رہے جو مشرک تھی۔ پس جب ان انبیاء کے اسلام کو غیر مسلموں کے ماتحت رہنے سے کوئی نقصان نہ پہنچتا تھا تو ہم جن کے ماتحت رہتے ہیں وہ تو اہل کتاب ہیں جو ان لوگوں سے اَقرب ہیں۔ رومی کسی شریعت کے پابند نہ تھے اور نہ فرعون کے پاس کوئی شریعت تھی۔ اب اگر ان کی اور ہماری محکومیت میں کوئی فرق ہے تو یہ کہ ہم کم محکوم ہیں اور وہ زیادہ محکوم تھے۔ اگر اس محکومیت سے ان کے اسلام میں فرق نہ آیا تو پھر ہمارے اسلام میں بھی فرق نہیں آسکتا۔ اسلام میں کہیں یہ حکم نہیں کہ کسی مسلمان کو کسی غیر مسلم حکومت کے ماتحت نہیں رہنا چاہئے۔ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم 13 سال تک مکّہ میں مشرکوں کے قوانین کے ماتحت رہے۔

باقی رہا یہ کہنا کہ احمدی اگر حقیقی مسلمان ہیں تو گویا ایک مسلمان بھی دنیا میں آزاد نہیں ہے۔ مَیں اس کا بھی قائل نہیں ہوں۔ میرا یہ عقیدہ ہے کہ مومن کسی کا غلام نہیں ہوتا۔ بھلا اس شخص کو کون غلام کہہ سکتا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہو کہ دنیا کی ساری حکومتیں اور بادشاہتیں بھی اسلام کے خلاف کچھ منوائیں گی تو مَیں نہیں مانوں گا، وہ غلام کس طرح کہلا سکتا ہے۔ اور جو شخص یہ کہے کہ مَیں بڑی سے بڑی طاقت کی اسلام کے خلاف بات مان لوں گا وہ احمدی نہیں۔ پس کوئی احمدی غلام نہیں بلکہ ہر احمدی آزاد ہے۔

عیسائیوں کو حکومت کیوں ملی؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ قرآن کریم پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے مسلمانوں کی حکومتیں چھن گئیں۔ لیکن عیسائی بھی حضرت مسیحؑ کی کتاب کے خلاف عمل کرتے ہیں پھر ان کو کیوں حکومتیں ملی ہوئی ہیں؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ سزا اُسی کو دی جاتی ہے جو خزانہ کا محافظ ہو کر غفلت اور سستی کرتا ہے۔ عیسائی روحانی خزانہ کے محافظ نہ تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کے بعد عیسائی اس خزانہ کی محافظت سے برخاست کردیئے گئے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کرنے کی وجہ سے یہ محافظت مسلمانوں کے سپرد ہوچکی تھی۔ اب وہ غفلت کریں تو ان کو سزا دی جائے گی، عیسائیوں کو نہیں۔

مسیح موعود کی بعثت سے مسلمانوں کو کیا طاقت حاصل ہوئی؟

تیسرا سوال یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کے بُرے افعال کے نتیجہ میں مسلمانوں سے حکومت اور شوکت چھن گئی تو مسیح موعود نے آکر مسلمانوں کو کیا شوکت دی۔ ان کے دعویٰ پر اب چالیس سال کے قریب گزر چکے ہیں مگر انہوں نے کوئی حکومت نہ دلائی؟

اس کا جواب یہ ہے کہ حکومت اس لئے نہ ملی کہ حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام اور کئی اَور انبیاء کے زمانہ میں بھی حکومت نہیں ملی تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد تین سو سال تک ان کے ماننے والوں میں حکومت نہیں آئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک شرعی نبی ہوتے ہیں اور ایک غیر شرعی۔ شرعی نبی نے چونکہ شریعت کے احکام پر جو اُسے دیئے جاتے ہیں عمل کرانا ہوتا ہے اس لئے اس کی زندگی میں ہی خدا تعالیٰ حکومت دے دیتا ہے۔ اور غیر شرعی نبی نے چونکہ کسی ایسے حکم پر عمل نہیں کرانا ہوتا جس پر پہلے عمل نہ ہوچکا ہو اس لئے اس کے زمانہ میں خدا تعالیٰ قلوب کی فتح رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی خدا تعالیٰ نے یہی فتح عطا کی ہے۔

علیؓ اور خالدؓ کے مثیل

چوتھا سوال یہ کیا گیا ہے کہ چالیس پچاس سال کے عرصہ میں احمدیت کیوں ایک بھی علیؓ یا خالدؓ پیدا نہ کرسکی؟

اس کا جواب یہ ہے کہ احمدیہ جماعت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جماعت کی مثیل ہے۔ اور یہ وہی کام کرنے آئی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمّت نے کیا۔ اس لئے اس میں خالدؓ اور علیؓ کی مثال تلاش نہیں کرنی چاہئے کیونکہ وہ شرعی نبی کے ماننے والے تھے۔ شریعت کے مغز کو جاری کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے اور اس کے لئے نفس کی قربانی کی ضرورت تھی جس میں جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوگئی ہے۔ پس ہم سے اگر کوئی مطالبہ ہوسکتا ہے تو یہ کہ چالیس سال میں کتنے پطرس پیدا کئے؟ اس کے جواب میں ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ پطرس کیا ان سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں پیدا ہوئے۔ پطرس تو جب پکڑا گیا اس نے صاف کہہ دیا کہ مَیں مسیح کو جانتا بھی نہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ماننے والا جب پکڑا گیا تو اس نے پتھروں کی بوچھاڑ کے نیچے جان دے دی لیکن ایمان ہاتھ سے نہ دیا۔ پھر ہم تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں سے ایسے لوگ پیش کرسکتے ہیں جنہوں نے حضرت مسیحؑ کی طرح قربانیاں کیں۔ جس طرح حضرت مسیح علیہ السلام نے صداقت نہ چھوڑی اور صلیب پر چڑھنا گوارا کرلیا۔ اسی طرح ہماری جماعت کے پانچ آدمیوں نے کابل میں صداقت کے لئے اپنی جان قربان کردی۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت میں حضرت مسیح علیہ السلام کے حواریوں جیسے افراد پیدا نہیں کئے بلکہ ایسے افراد پیدا کئے جنہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام جیسی قربانی کے نظارے دکھائے۔

احمدیت کا پیغام ابھی تک ساری دنیا میں نہیں پہنچا

پانچواں سوال یہ کیا گیا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے بعد خلیفہ اوّلؓ کا زمانہ بھی گزر گیا۔ اب خلیفہ دوم کا زمانہ ہے مگر ابھی تک ساری دنیا میں مرزا صاحب کا نام نہیں پہنچا لیکن گاندھی جی کا پہنچ گیا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ نام پھیلنے میں حقیقی عظمت نہیں ہوتی۔ مشہور ہے کہ کسی شخص نے چاہِ زمزم میں پیشاب کردیا۔ لوگوں نے اسے پکڑ کر خوب مارا۔ اس نے کہا خواہ کچھ کرو میری جو غرض تھی وہ پوری ہوگئی ہے۔ اس سے جب پوچھا گیا کہ تمہاری کیا غرض تھی؟ تو اس نے کہا مجھے شہرت کی خواہش تھی۔ یہاں چونکہ ساری دنیا کے لوگ آئے ہوئے تھے اس لئے جب میری اس حرکت کا علم سب کو ہوگا تو خواہ مجھے گالیاں دیں لیکن جہاں جہاں بھی جائیں گے اس بات کا ذکر کریں گے اور اس طرح ساری دنیا میں میری شہرت ہوجائے گی۔ غرض نام اس طرح بھی پھیل جاتا ہے۔ لیکن حقیقی نام وہ ہوتا ہے جو دنیا کی مخالفت کے باوجود پیدا کیا جائے۔ گاندھی جی نے کھڑے ہوکر کیا کہا؟ وہی جو ہر ہندوستانی کہتا تھا۔ قدرتی طور پر ہر ہندوستانی یہ خواہش رکھتا ہے کہ اس کا ملک آزاد ہو۔ یہی گاندھی جی نے کہا۔ لیکن حضرت مرزا صاحب وہ منوانا چاہتے تھے جسے دنیا چھوڑ چکی تھی اور جس کا نام بھی لینا نہیں چاہتی تھی۔ گاندھی جی کی مثال تو اُس تیراک کی سی ہے جو اُدھر ہی تیرتا جائے جدھر دریا کا بہاؤ ہو۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مثال اس تیراک کی سی ہے جو دریا کے بہاؤ کے مخالف تیر رہا ہو۔ اس وجہ سے آپ کا ایک میل تیرنا بھی بہاؤ کی طرف پچاس مِیل تیرنے والے سے بڑھ کر ہے۔ دنیا الہام کی منکر ہوچکی تھی۔ حضرت مرزا صاحبؑ اسے یہ مسئلہ منوانا چاہتے تھے۔ دنیا مذہب کو چھوڑ چکی تھی۔ آپ مذہب کی پابندی کرانے کے لئے آئے۔ پھر آپؑ کا اور گاندھی جی کا کیا مقابلہ۔ ابھی دیکھ لو۔ میرے مضامین چونکہ عام لوگوں کی خواہشات کے خلاف ہوتے ہیں اس لئے دوسرے اخبارات میں نہیں چھپتے۔ لیکن ابھی مَیں انگریزوں کے خلاف وہی روش اختیار کرلوں جو دوسرے لوگوں نے اختیار کر رکھی ہے تو تمام اخبارات میں شور مچ جائے کہ خلیفہ صاحب نے یہ بات کہی ہے جو بڑے عقلمند اور محبّ وطن ہیں۔ لیکن چونکہ ان کے منشاء کے مطابق اور ان کی خواہشات کے ماتحت ہمارے مضامین نہیں ہوتے اس لئے خواہ ان میں کیسی ہی پختہ اور مدلّل باتیں ہوں انہیں شائع نہیں کرتے۔ سوال کرنے والے دوست نے شاید اس پوربی عورت کا قصّہ نہیں سنا جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ جب اس کا خاوند مرگیا تو وہ یہ کہہ کر رونے لگی کہ اس کا اتنا قرضہ فلاں فلاں کے ذمہ ہے وہ کون وصول کرے گا۔ اس کے رشتہ کے مَردوں میں سے ایک نے اکڑ کر کہا اری ہم ری ہم۔ اسی طرح وہ وصولیاں گناتی گئی اور وہ کہتا چلا گیا: اری ہم ری ہم۔ لیکن جب اس نے کہا کہ اس نے فلاں کا اتنا قرض دینا ہے وہ کون دے گا؟ تو کہنے لگا: ''ارے مَیں ہی بولتا جاؤں یا کوئی اَور بھی بولے گا''۔ اسی طرح گاندھی جی تو وصولیوں کی بات کہہ رہے ہیں اور سارا ہندوستان ان کی آواز پر کہتا جاتا ہے: ''ہم ری ہم''۔ لیکن حضرت مرزا صاحب نے جو کچھ کہا اس پر اپنے پاس سے دینا پڑتا ہے۔ اس لئے اس آواز پر لوگ کہنے لگ جاتے ہیں کہ ''ارے ہم ہی بولیں یا کوئی اَور بھی بولے گا''۔ کہا گیا ہے کہ گاندھی جی کے کارنامے دنیا کو ان کی طرف متوجہ کررہے ہیں اور حکومت ان کے نام سے کانپ رہی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ حکومت گاندھی جی سے نہیں بلکہ ہندوستان سے کانپ رہی ہے۔ وہ یہ دیکھ رہی ہے کہ 33 کروڑ کی آبادی پر چند لاکھ افراد کی حکومت کس قدر مشکل ہے۔ انگریز اس بات سے ڈر رہا ہے نہ کہ گاندھی جی سے۔''

(انوار العلوم جلد 11 صفحہ 554 تا 559)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

یہ سلسلہ اب کسی ہاتھ اور طاقت سے نابود نہ ہوگا۔ یہ ضرور بڑھے گا اور پھولے گا اور خدا کی بڑی بڑی برکتیں اور فضل اس پر ہوں گے۔ جب تمہیں خدا کے زندہ اور مبارک وعدہ ہر روز ملتے ہیں اور وہ تسلی دیتا ہے کہ مَیں تمہارے ساتھ ہوں اور تمہاری دعوت زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ پھر ہم کسی کی تحقیر اور گالی گلوچ پر کیوں مضطرب ہوں۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 213۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

خطبہ جمعہ

اس زمانے کے حَکَم اور عدل نے واضح فرمادیا کہ سوائے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں کی نفی کرنے والے احکامات کے عموماً دنیاوی احکامات میں ایک مومن کا کام ہے کہ وہ مکمل طور پر ملکی قوانین کی پابندی کرے۔ اگر یہ سنہری اصول اس وقت کے مسلمان بھی اپنالیں کہ حکومت وقت سے لڑنا نہیں ہے تو بہت سے ملکوں میں جو فساد کی صورتحال ہے اس میں بہت حد تک سکون آ سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت کرو اور پھر اولوا الامر یعنی اپنے سرداروں، حکومت وغیرہ کی اطاعت کرو۔ اس میں حکومتی نظام بھی آجاتا ہے اور نظامِ جماعت بھی آجاتا ہے۔ اور خلافت کی اطاعت تو ان دونوں سے اوپر ہے کیونکہ خلافت اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کو ہی قائم کرتی ہے۔ اور نظام جماعت خلافت کے تابع ہے۔ مَیں نے کہا کہ خلافت کی اطاعت حکومت سے بھی اوپر ہے تو کسی قسم کی غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے۔ خلیفۂ وقت ملکی قوانین کی سب سے زیادہ پابندی کرتا ہے، کرنے والا ہے اور کروانے والا ہے۔

ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ خلافت کا نظام ہم میں جاری ہے ورنہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف لوٹانے کے بارے میں مختلف فرقوں اور فقہاء کی اپنی اپنی تشریح ہے، تفسیریں ہیں اور بعض ایسی ہیں جو معاملوں کو سلجھانے کے بجائے الجھانے والی ہیں اور الجھا سکتی ہیں۔ اسی طرح حکومت وقت کے ساتھ معاملات میں بھی مختلف نظریات مختلف مسائل پیدا کر سکتے ہیں۔ پس ایک اجتہاد اور فیصلہ خلافت کے تابع رہ کر ہی ہوسکتا ہے اور اس بات پر احمدی جتنا بھی شکر کریں وہ کم ہے۔ اور اس شکر کا اظہار خلافت کی مکمل اطاعت سے ہی ہوسکتا ہے۔

حکومت وقت کی اطاعت سے امن اور سکون تو پیدا ہوگا لیکن روحانی روشنی اور لذّت روحانی نظام کی اطاعت میں ہی ہے۔

بیعت کا تو مفہوم ہی اطاعت میں اپنے آپ کو فنا کرنا ہے۔ اور یہ مفہوم اتنا بلند ہے کہ دنیوی امور میں فرمانبرداری اس کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو ہر وقت سامنے رکھنے کی ضرورت ہے کہ قوم بننے کے لئے یگانگت اور فرمانبرداری انتہائی ضروری ہے اور اس کے بغیر گراوٹ اور تنزل ہی ہوگا۔

بیعت کے معیار کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں اطاعت کا جذبہ ہے لیکن بعض ایسے بھی ہیں جب کسی عہدہ سے ہٹایا جائے تو سوال ہوتا ہے کیوں ہٹایا گیا ہے؟ کس لئے ہٹایا گیا ہے؟ کیا کمی تھی ہم میں؟

یہ ایک احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کا ایسا نمونہ بنیں جو دنیا کی توجہ اپنی طرف کھینچنے والا ہو۔ اور یہی وہ حربہ ہے جس سے ہم دنیا کے دل جیت سکتے ہیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 05 دسمبر 2014ء بمطابق 05 فتح 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا كَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ- فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ- ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا (النساء:60)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حُکّام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں اولوا الامر سے اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو اگر فی الحقیقت تم اللہ پر اور یومِ آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر طریق ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

پس اس آیت میں ایک حقیقی مومن کے بارے میں ایک اصولی بات بیان فرمادی کہ اس نے اپنے اطاعت کے وصف کو نمایاں کرنا ہے، نکھار کر دکھانا ہے، چاہے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہو، اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت ہو یا حکام کی اطاعت ہو۔ ہاں اگر حکومت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے واضح حکم کے خلاف کوئی حکم دے تو پھر بہرحال اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم مقدّم ہے۔ لیکن اگر مذہبی معاملات میں دخل اندازی نہیں ہے تو پھر حُکّام چاہے مسلم ہوں یا غیر مسلم ان کی اطاعت ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”قرآن میں حکم ہے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔ اب اولی الامر کی اطاعت کا صاف حکم ہے۔ اور اگر کوئی کہے کہ گورنمنٹ مِنْکُمْ میں داخل نہیں۔ تو یہ اُس کی صریح غلطی ہے۔

گورنمنٹ جو بات شریعت کے موافق کرتی ہے۔ وہ مِنۡکُمۡ میں داخل ہے۔ جو ہماری مخالفت نہیں کرتا۔ وہ ہم میں داخل ہے۔''

فرمایا: ''اشارۃ النص کے طور پر قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت کرنی چاہئے۔'' یعنی صاف طور پر ظاہر ہے۔ اس آیت میں قرآن کریم سے بڑا واضح ہے اشارہ ہے'' کہ گورنمنٹ کی اطاعت کرنی چاہئے۔'' (رسالہ الانذار صفحہ 69 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 2 صفحہ 246)

پس اس زمانے کے حَکَم اور عدل نے واضح فرمادیا کہ سوائے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں کی نفی کرنے والے احکامات کے عموماً دنیاوی احکامات میں ایک مومن کا کام ہے کہ وہ مکمل طور پر ملکی قوانین کی پابندی کرے۔ اگر یہ سنہری اصول اس وقت کے مسلمان بھی اپنالیں کہ حکومت وقت سے لڑنا نہیں ہے تو بہت سے ملکوں میں جو فساد کی صورتحال ہے اس میں بہت حد تک سکون آ سکتا ہے۔ بہرحال اس وقت میں اس بحث میں پڑے بغیر کہ حکمرانوں کا کتنا قصور ہے اور فساد پیدا کرنے والے گروہوں کا کتنا قصور ہے اور اس وجہ سے مسلم اُمّہ کس حد تک متاثر ہو رہی ہے، مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس آپ کے سامنے رکھوں گا۔ کافی لمبا اقتباس ہے جو اطاعت کے معیار، اطاعت کی اہمیت، اطاعت نہ کرنے کے نقصانات اور اسلام کے پھیلنے میں اطاعت کے کردار وغیرہ پہلوؤں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ اس زمانے میں احمدی ہی اس بات کا صحیح اظہار کر سکتے ہیں یا اطاعت کا صحیح اظہار کر سکتے ہیں اور دنیا کو دکھا سکتے ہیں کہ مسلمانوں کے وقار کو کس طرح قائم کیا جا سکتا ہے۔ بہرحال اپنے عملی نمونے پہلے ہیں۔ پہلے اپنے اطاعت کے معیاروں کو بلند کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''یعنی اللہ اور اس کے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدُوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی۔ اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔ اور اگر اختلاف رائے اور پھوٹ رہے تو پھر سمجھ لو کہ یہ ادبار اور تنزل کے نشانات ہیں۔'' (پھر زوال ہی زوال ہے۔ فرمایا) ''مسلمانوں کے ضعف اور تنزل کے منجملہ دیگر اسباب کے باہم اختلاف اور اندرونی تنازعات بھی ہیں۔ پس اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو سرّ ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ بڑے بڑے اہل الرائے تھے خدا نے ان کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی وہ اصول سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بارگراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپ نے کچھ فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا۔ اور جو کچھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا۔ ان کی اطاعت میں گمشدگی کا یہ عالم تھا کہ آپ کے وضو کے بقیہ پانی میں برکت ڈھونڈتے تھے اور آپ کے لب مبارک کو متبرک سمجھتے تھے۔ اگر ان میں یہ اطاعت، یہ تسلیم کا مادہ نہ ہوتا بلکہ ہر ایک اپنی ہی رائے کو مقدم سمجھتا اور پھوٹ پڑ جاتی تو وہ اس قدر مراتب عالیہ کو نہ پاتے۔ میرے نزدیک شیعہ سنّیوں کے جھگڑوں کو چکا دینے کے لئے یہی ایک دلیل کافی ہے کہ صحابہ کرام میں باہم پھوٹ، ہاں باہم کسی قسم کی پھوٹ اور عداوت نہ تھی کیونکہ ان کی ترقیاں اور کامیابیاں اس امر پر دلالت کر رہی ہیں کہ وہ باہم ایک تھے اور کچھ بھی کسی سے عداوت نہ تھی۔ ناسمجھ مخالفوں نے کہا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا۔ مگر میں کہتا ہوں یہ صحیح نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہ نکلی تھیں یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کرلیا۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ وہ تلوار جو ان کو اٹھانی پڑی وہ صرف اپنی حفاظت کے لئے تھی ورنہ اگر وہ تلوار نہ بھی اٹھاتے تو یقیناً وہ زبان ہی سے دنیا کو فتح کر لیتے۔'' فرماتے ہیں: ''سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دل'' یعنی وہ بات جو دل سے نکلتی ہے۔ نشیند لاجرم بر دل۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ دل پر ضرور اثر کرتی ہے۔ جو بات دل سے نکلے وہ دل پر ضرور اثر کرتی ہے۔

فرماتے ہیں: ''انہوں نے ایک صداقت اور حق کو قبول کیا تھا اور پھر سچے دل سے قبول کیا تھا۔ اس میں کوئی تکلف اور نمائش نہ تھی۔ ان کا صدق ہی ان کی کامیابیوں کا ذریعہ ٹھہرا۔ یہ سچی بات ہے کہ صادق اپنے صدق کی تلوار ہی سے کام لیتا ہے۔ آپ (پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم) کی شکل و صورت جس پر خدا پر بھروسہ کرنے کا نور چڑھا ہوا تھا اور جو جلالی اور جمالی رنگ کو لئے ہوئے تھی۔ اس میں ہی ایک کشش اور قوت تھی کہ وہ بے اختیار دلوں کو کھینچے لیتے تھے۔ اور پھر آپ کی جماعت نے اطاعت الرسول کا وہ نمونہ دکھایا اور اس کی استقامت ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی کہ جو اُن کو دیکھتا تھا وہ بے اختیار ہو کر اُن کی طرف چلا آتا تھا۔ (اس نمونے کی جو انہوں نے دکھایا اور پھر مستقل مزاجی سے دکھاتے چلے گئے اس کی ہی کرامت تھی کہ جس نے اس کو دیکھا وہ بے اختیار ان کی طرف کھنچا چلا آیا) غرض صحابہ کی سی حالت اور وحدت کی ضرورت اب بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعود کے ہاتھ سے تیار ہو رہی ہے اسی جماعت کے ساتھ شامل کیا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کی تھی۔ اور چونکہ جماعت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے نمونوں سے ہوتی ہے اس لئے تم جو مسیح موعود کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو۔ باہم محبت اور اخوّت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہ کی تھی۔''

(الحکم جلد 5 نمبر 5 مورخہ 10 فروری 1901ء صفحہ 1-2 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 2 صفحہ 246 تا 248)

اس ایک اقتباس میں آپ علیہ السلام نے بہت سی باتوں کی وضاحت فرمادی۔ پہلی بات تو یہ کہ جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت کرو اور پھر اولوا الامر یعنی اپنے سرداروں، حکومت وغیرہ کی اطاعت کرو۔ اس میں حکومتی نظام بھی آ جاتا ہے اور نظامِ جماعت بھی آ جاتا ہے۔ اور خلافت کی اطاعت تو ان دونوں سے اوپر ہے کیونکہ خلافت اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کو ہی قائم کرتی ہے۔ اور نظام جماعت خلافت کے تابع ہے۔ اور یہ خلافت کی خوبصورتی ہے کہ بعض دفعہ اگر نظام جماعت کو چلانے کے لئے مقرر کردہ کارکنوں اور افراد جماعت کے تعلق میں کوئی مسئلہ پیدا ہو جائے، کوئی تنازعہ پیدا ہو جائے تو خلیفہ وقت اسے دُور کرتا ہے۔ یہ اس کے فرائض میں شامل ہے۔ یہاں یہ بھی واضح ہو کہ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ خلافت کی اطاعت حکومت سے بھی اوپر ہے تو کسی قسم کی غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے۔ خلیفۂ وقت ملکی قوانین کی سب سے زیادہ پابندی کرتا ہے، کرنے والا ہے اور کروانے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''اولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے۔''

(ضرورۃ الامام، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 493)

پس حکومت کے دنیاوی نظام کے اندر ایک روحانی نظام بھی چل سکتا ہے اور چلتا ہے اور ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم اس روحانی نظام کا حصہ ہیں اور امام الزمان کے نظام کو جاری کرنے کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے خلافت کا نظام بھی جاری فرمایا ہے جو اللہ اور اس کے رسول کی حکومت دلوں میں قائم کرنے کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اور تنازعہ کی صورت میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔

یہ بھی ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ خلافت کا نظام ہم میں جاری ہے ورنہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف لوٹانے کے بارے میں مختلف فرقوں اور فقہاء کی اپنی اپنی تشریح ہے، تفسیریں ہیں اور بعض ایسی ہیں جو معاملوں کو سلجھانے کے بجائے الجھانے والی ہیں اور الجھا سکتی ہیں۔ اسی طرح حکومت وقت کے ساتھ معاملات میں بھی مختلف نظریات مختلف مسائل پیدا کر سکتے ہیں۔ پس ایک اجتہاد اور فیصلہ خلافت کے تابع رہ کر ہی ہو سکتا ہے اور اس بات پر احمدی جتنا بھی شکر کریں وہ کم ہے۔ اور اس شکر کا اظہار خلافت کی مکمل اطاعت سے ہی ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پھر یہ بھی فرمایا اور یہ بڑی اہم بات ہے کہ اطاعت اگر سچے دل سے کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت و روشنی آتی ہے اور یقیناً اس سے مراد روحانی نظام کی اطاعت ہے اور ہر ایک کے لئے اپنی اطاعت کے ماپنے کا یہ معیار ہے کہ کیا دل میں نور پیدا ہو رہا ہے۔ اطاعت سے روح میں لذت روشنی آ رہی ہے؟ اگر ہر ایک خود اس پر غور کرے تو وہ خود ہی اپنے معیار اطاعت کو پرکھ لے گا کہ کتنی ہے۔ کس قدر وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر رہا ہے۔ کس قدر وہ رسول کی اطاعت کر رہا ہے۔ اور کس قدر مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم کردہ نظام خلافت کی اطاعت کر رہا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بعد کوئی نور حاصل نہیں ہوتا تو آپ نے فرمایا اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ حکومت وقت کی اطاعت سے امن اور سکون تو پیدا ہو گا لیکن روحانی روشنی اور لذّت روحانی نظام کی اطاعت میں ہی ہے۔

پھر اپنے روحانی معیار کو بلند کرنے کے لئے ایک نکتہ آپ نے یہ بیان فرمایا کہ ''مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں جتنی اطاعت کی ہے''۔ انسان جتنے چاہے مجاہدات کرتا رہے لیکن اگر اطاعت نہیں تو نہ ہی

انسان کو روحانی لذّت اور روشنی مل سکتی ہے، نہ زندگی کا سکون مل سکتا ہے۔ پس جو لوگ اپنی نمازوں اور عبادتوں پر بہت مان کر رہے ہوتے ہیں اور اطاعت سے باہر نکلتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث نہیں بن سکتے۔

پھر اطاعت کا معیار حاصل کرنے کے لئے ایک اہم بات آپ نے بیان فرمائی کہ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کرنا ضروری ہے۔ اپنے تکبّر کو مارنا ہوگا۔ اپنی انانیت پر چھری پھیرنی ہوگی۔ اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے موافق کرنا ہوگا تب ہی اطاعت کا معیار حاصل ہوگا۔ ورنہ آپ فرماتے ہیں اس کے بغیر اطاعت ممکن ہی نہیں۔

آپ نے فرمایا کہ بڑے بڑے موحّدوں کے دلوں میں بھی بُت بن سکتے ہیں۔ ایسے لوگ جو خدائے واحد کی عبادت کرنے والے ہیں یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہیں۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد بقول اُن کے ان کے دل میں ہے۔ فرمایا کہ ان کے دلوں میں بھی بُت بن سکتے ہیں۔ بیشک ایک خدا کی عبادت کا دعویٰ ہو لیکن خود پسندی اور فخر کے بت دلوں میں بیٹھے ہوں گے جو ایک وقت میں پھر انسان کو ادنیٰ اطاعت سے بھی باہر نکال دیتے ہیں۔ بڑی بڑی باتیں تو ایک طرف رہیں۔

آپ نے واضح فرمایا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے سچی اطاعت کے بعد ہی اپنی عبادتوں کے وہ اعلیٰ ترین نتائج حاصل کئے جو ہمارے لئے آج نمونہ ہیں۔ اطاعت کس طرح ہونی چاہئے؟ ایک حدیث میں آتا ہے آپؐ نے یہ فرمایا کہ تمہارے اوپر اگر حبشی غلام بھی امیر مقرر کیا جائے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ منقّہ کے سر والا بھی اگر امیر مقرر کیا جائے یعنی اگر اس میں عقلی لحاظ سے کچھ کمیاں بھی ہوں تو اس کی بھی اطاعت کرو۔

(صحیح البخاری کتاب الاحکام باب السمع و الطاعۃ...... حدیث نمبر 7142)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قومی ترقی کو بھی اطاعت سے باندھ کر واضح فرمایا کہ کوئی قوم قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہیں کریں گے۔ پس اس اصول کو اپنانا ہی ترقی کا راز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا ہے کہ ترقی جماعت کے ساتھ رہنے، امام وقت کی باتیں سننے اور اطاعت سے ہی ملنی ہے۔ اس کے بغیر ترقی نہیں مل سکتی۔ آج اس اصل کو اگر مسلمان بھی سمجھ لیں تو ایک ایسی عظیم طاقت بن جائیں جس کا دنیا کی کوئی طاقت مقابلہ نہیں کرسکتی۔ لیکن ہم جو احمدی کہلاتے ہیں ہمیں کامل فرمانبرداری کے معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اطاعت کو روحانی جماعتوں کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے انجام کے لحاظ سے بہترین کہا ہی ہوا ہے۔ اور یہ تو ہے ہی کہ جب اطاعت کریں گے تو انجام بہتر ہوگا جس سے انقلاب پیدا ہوگا۔ لیکن دنیاوی نظاموں میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ فرمانبرداری کی روح کیسے کیسے انوکھے کام دکھاتی ہے۔

نپولین کے بارے میں ہم تاریخ میں دیکھتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے فرانس کو ایسے وقت میں سنبھالا جب وہ اپنے عروج سے زوال کی طرف جا رہا تھا۔ نیچے نیچے گر رہا تھا۔ ملک کی حالت خراب سے خراب تر ہو رہی تھی۔ نپولین نے لوگوں سے کہا کہ جب تک تم میں تفرقہ اور پھاڑ ہے تم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اگر تم اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ اپنے اندر پیدا کرو تو تم جیت جاؤ گے، ترقیاں حاصل کرو گے، اپنا مقام حاصل کرلو گے۔ چنانچہ ایسی روح اس نے پیدا کی کہ جو اس کے اردگرد تھے، ہر بات ماننے والے تھے، جو ملک کے خیر خواہ لوگ تھے انہوں نے اس کی بات مان لی اور اس کے اردگرد جمع ہونے شروع ہوگئے۔ اسی کو اپنا لیڈر بنالیا اور اطاعت اور فرمانبرداری کا بہترین نمونہ دکھایا۔ بلکہ کہا جاتا ہے کہ ایسا نمونہ دکھایا کہ اس نے نپولین کی اپنی زندگی کو بھی بدل دیا۔ باوجود اس کے کہ خود اس کو اطاعت کے لئے کہا جاتا تھا جب عملی طور پر اس کے سامنے اطاعت آئی تب اس نے اپنے آپ میں مزید انقلاب پیدا کیا۔

بہرحال ایک وقت ایسا بھی آیا کہ ایک بڑی جنگ کے بعد نپولین ہار گیا اور اٹلی کے ایک جزیرے میں قید کر دیا گیا۔ وہاں کچھ وقت کے بعد کچھ لوگوں کی مدد سے آزاد ہوا۔ دوبارہ فرانس کے ساحل پر آیا۔ اس وقت تک فرانس میں نئی حکومت قائم ہوچکی تھی۔ نیا نظام تھا۔ بادشاہ نے پادریوں کو بلا کر ان کے ذریعہ جرنیلوں اور سپاہیوں سے بائبل پر ہاتھ رکھوا کر قسمیں لی تھیں۔ یہ عہد لیا تھا کہ وہ نئی حکومت کی اطاعت اور فرمانبرداری کریں گے۔ بادشاہ نے بائبل پر ہاتھ رکھوا کر قسمیں اس لئے لی تھیں کہ اس کو پتا تھا کہ نپولین نے لوگوں میں اطاعت اور فرمانبرداری کی ایسی روح پیدا کر دی ہے کہ اگر وہ واپس آگیا تو لوگ پھر اس کے ساتھ مل جائیں گے۔ نپولین جب کسی طریقے سے قید سے رہا ہوگیا اور کچھ ساتھیوں نے اس کی مدد کی تو قید سے رہا ہو کر وہ واپس فرانس آیا۔ وہاں اس نے اپنے اردگرد کے لوگوں کو، زمینداروں کو، عام لوگوں کو اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔ عوام میں سے جو اس کے وفادار تھے ان کو جمع کرنا شروع کر دیا۔ وہ تجربہ کار فوجی نہیں تھے۔ اسلحہ بھی ان کے پاس اتنا نہیں تھا۔ بہرحال جب بادشاہ کو پتا لگا تو اس نے ایک جرنل کو فوج دے کر بھیجا کہ اس کو ختم کریں۔ اتفاقاً ان کا آمنا سامنا ایک ایسی جگہ ہوگیا جہاں ایک تنگ درّہ تھا۔ جہاں سے صرف آدمی کندھا ملا کر گزر سکتے تھے۔ نپولین نے اپنے فوجیوں کو آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ وہ آگے بڑھے لیکن حکومتی فوجیوں نے انہیں گولیوں کی بارش کر کے ختم کر دیا۔ پھر اس نے اور آدمی بھیجے۔ وہ بھی مارے گئے۔ ان کا بھی وہی انجام ہوا۔ آخر سپاہیوں نے کہا کہ آگے بڑھنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔ دشمن سامنے ہے اور جگہ تنگ ہے۔ اِدھر اُدھر ہم ہو نہیں سکتے۔ اور پھر وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم نے بائبل پر قسمیں کھائی ہیں کہ حکومت کا ساتھ دینا ہے اور نپولین کے سپاہیوں کو ختم بھی کرنا ہے۔ بہرحال ہم حملہ پوری طرح کر نہیں سکتے۔ درّہ چھوٹا ہے اور مارے جاتے ہیں۔ کیونکہ نپولین نے خود ہی ان حکومتی سپاہیوں میں بھی تربیت کر کے اطاعت اور فرمانبرداری کا جذبہ پیدا کیا تھا۔ اس نے اپنے سپاہیوں سے جو اب اس کے ساتھ تھے کہا کہ ان سے جا کے درّہ میں کھڑے ہو کے کہو کہ نپولین کہتا ہے کہ راستہ چھوڑ دو۔ لیکن اس پر بھی حکومتی سپاہی گولیوں کی بوچھاڑ کرتے رہے کہ ہم نے بائبل پر قسمیں کھائی ہیں۔ اس لئے اب نپولین کا حکم نہیں مان سکتے۔ نپولین کو اس پر یقین نہ آیا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ میری ایسی تربیت ہے کہ یہ ہو نہیں سکتا کہ میری بات نہ مانیں کیونکہ میں نے ہی ان میں فرمانبرداری کا مادہ پیدا کیا ہے، اطاعت کا مادہ پیدا کیا ہے۔ کس طرح ہوسکتا ہے کہ میرے سپاہیوں پر گولیاں چلائیں۔ پھر اس نے بھیجا اور مزید آدمی مارے گئے۔ یہی انجام ہوا۔ آخر نپولین خود گیا کہ مَیں دیکھوں گا وہ کس طرح میری بات نہیں مانتے۔ چنانچہ وہ گیا اور اس نے کہا میں نپولین ہوں اور تم سے کہتا ہوں کہ راستہ چھوڑ دو۔ حکومتی فوج کے افسر نے کہا کہ اب وہ دن گئے۔ ہم نے نئی حکومت سے وفاداری کی قسم کھائی ہے۔ مگر نپولین کو یہ یقین تھا کہ فرمانبرداری کا سبق تو اس نے لوگوں کو دیا ہے اور یہ سبق اتنی جلدی یہ لوگ بھول نہیں سکتے۔ نپولین نے انہی حکومتی فوجیوں کو کہا کہ میری فوجوں نے تو بہرحال آگے جانا ہے۔ اگر تم میرا سکھایا ہوا سبق بھول گئے ہو تو لو مَیں سامنے کھڑا ہوں جس سپاہی کا دل چاہتا ہے وہ اپنے بادشاہ کے سینے میں گولی مار دے۔ میں اب تک تم پر حکومت کرتا رہا ہوں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ اپنے بادشاہ کو مارنا ہے تو لو میں کھڑا ہوں تم میرے سینے میں گولی مارو۔ جب نپولین نے یہ کہا تو ان سپاہیوں کا جو پرانا وفاداری اور فرمانبرداری کا جذبہ تھا وہ واپس آگیا۔ انہوں نے نپولین زندہ باد کا نعرہ لگایا اور دوڑ کر اس میں شامل ہوگئے بلکہ کہتے ہیں کہ ان میں سے بعض بچوں کی طرح رو رہے تھے۔ جب یہ خبر جرنل کو ملی جو فوج کے بڑے حصے کے ساتھ پیچھے تھا تو وہ آگے بڑھا کہ حملہ کرے۔ لیکن جب اس کے کان میں نپولین کی آواز پہنچی کہ تمہارا بادشاہ نپولین تمہیں بلاتا ہے تو وہ فوج اور جرنل بھی اپنا جو بعد کا اقرار تھا وہ بھول کر اس کے ساتھ شامل ہوگئے اور فرمانبرداری کا جو پہلا اقرار تھا اس پر قائم ہوگئے۔ بہرحال یہ نپولین کی کوششیں تھیں کہ فرانس کے شدید تفرقے کو دور کر کے اس نے فرمانبرداری کا جذبہ پیدا کر دیا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جگہ یہ مثال بیان کر کے فرماتے ہیں کہ نپولین یا اس جیسے دوسرے لیڈروں کے پاس تو خدا تعالیٰ کی وہ تائید نہیں تھی جو سچے مذہب کے پاس ہوتی ہے۔ لیکن پھر بھی انہوں نے انقلاب پیدا کیا۔ لیکن بیعت کرنے والوں کی تو مختلف صورت ہوتی ہے۔ بیعت کا تو مفہوم ہی اطاعت میں اپنے آپ کو فنا کرنا ہے۔ اور یہ مفہوم اتنا بلند ہے کہ دنیوی امور میں فرمانبرداری اس کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ گُر اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ایسا ہے کہ جب تک کوئی قوم اس پر عمل نہیں کرتی خواہ وہ سچے مذہب کی پابند ہو یا اس سے ناواقف، کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 509 تا 512)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو ہر وقت سامنے رکھنے کی ضرورت ہے کہ قوم بننے کے لئے یگانگت اور فرمانبرداری انتہائی ضروری ہے اور اس کے بغیر گراوٹ اور تنزل ہی ہوگا۔ اس بارے میں قرآن کریم نے بھی ہمیں واضح فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔ وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا۔ وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْھَا۔ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ۔ (آل عمران: 104) یعنی اللہ کی رسّی کو سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہوگئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر کھڑے تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد ہے۔ لیکن مسلمانوں کی بدقسمتی کہ اس واضح ارشاد کے باوجود تفرقہ کی انتہا تک پہنچے ہوئے ہیں اور اپنے اوپر جو انعامات ہوئے تھے ان کو بھلا بیٹھے ہیں اور ادبار اور تنزّل کی انتہاؤں کو اس وجہ سے چھو رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے سے اس وقت مسلمانوں کی یہ حالت تھی جیسا کہ آپ نے فرمایا اور اب تو اس کی انتہا ہوئی ہوئی ہے۔ اس زمانے کی نسبت اب تو یہ انتہا کو پہنچی ہوئی ہے لیکن سمجھتے نہیں ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اختلاف رائے چھوڑ دو اور ایک کی اطاعت کرو یعنی زمانے کے امام کی اطاعت کیونکہ اس زمانے میں وہ ایک جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے طور پر بھیجا ہے وہ مسیح موعود ہی ہیں تو فرمایا کہ پھر دیکھو کس طرح ہر کام میں برکت پڑے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اور یہی بات ہمیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں بھی ملتی ہے۔ اور جب تک یہ وحدت قائم نہیں ہوگی نہ خدا تعالیٰ ملے گا نہ دوسری کامیابیاں مل سکیں گی۔ خدا تعالیٰ بھی انہی کو ملتا ہے، توحید کا صحیح ادراک بھی انہیں ہی ہوتا ہے جن میں وحدت ہوتی ہے۔

پس ہمیں بھی صرف اس بات پر راضی نہیں ہوجانا چاہئے کہ ہم نے بیعت کر لی۔ بیعت کے معیار کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اور وہ ہے جیسا کہ بیعت کے لفظ سے پتا لگتا ہے بک جانا۔ اور تبھی خدا تعالیٰ کے فضلوں کے بھی ہم وارث بنیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثال دے کر اور دوسرے صحابہ کا عمومی ذکر کر کے یہ بتایا کہ یہ لوگ صائب الرائے اور دنیاوی اور سیاسی سوجھ بوجھ رکھتے تھے اور وقت آنے پر ان کی یہ خوبیاں ان پر ظاہر ہوئیں اور بڑے شاندار طریق پر انہوں نے حکومت چلائی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں لگتا تھا کہ انہیں کچھ پتا نہیں۔ مکمل اطاعت اور فرمانبرداری اور حکموں پر چلنا ان کا کام تھا۔ اپنی تمام راؤں اور دانشوں اور عقلمندیوں کو وہ لوگ انتہائی حقیر سمجھتے تھے اور پھر دنیا نے دیکھا کہ ایک دن صحابہ نے کس طرح دنیا کی رہنمائی کی۔ یہی تربیت تھی جس نے خلافت راشدہ میں بھی اتحاد کے اعلیٰ ترین نمونے دکھائے۔

تاریخ میں جو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ کی دانشمندی، بےنفسی اور قومی مفاد کو پیش نظر رکھنے کا ایک واقعہ آتا ہے کہ ایک جنگ کے دوران حضرت ابوعبیدہ کو حضرت عمر کا خط ملا جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا ذکر تھا اور حضرت عمر نے حضرت خالد بن ولید کو معزول کرتے ہوئے حضرت ابوعبیدہ کو امیر لشکر مقرر فرمایا تھا۔ حضرت ابوعبیدہ نے حضرت خالد کو وسیع تر قومی مفاد کے پیش نظر اس وقت تک اس کی اطلاع نہیں کی جب تک اہل دمشق کے ساتھ صلح نہیں ہوگئی۔ اور جو معاہدہ صلح تھا اس پر آپ نے حضرت خالد بن ولید سے دستخط کروائے۔ حضرت خالد بن ولید کو بعد میں پتا چلا کہ مجھے تو معزول کر دیا گیا تھا اور ان کو سپہ سالار بنایا گیا تھا تو انہوں نے شکوہ کیا مگر آپ ٹال گئے اور ان کے کارناموں کی تعریف کرتے ہوئے انہیں مطمئن کر دیا۔ اسلامی جرنیل حضرت خالد بن ولید نے اس موقع پر اطاعتِ خلافت کا انتہائی شاندار نمونہ دکھاتے ہوئے کہا کہ لوگو! تم پر اس اُمّت کے امین امیر مقرر ہوئے ہیں۔ (حضرت ابوعبیدہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امین کے لقب کا خطاب دیا تھا۔) حضرت ابوعبیدہ نے جواب میں کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ خالد خدا کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اور قبیلے کا بہترین نوجوان ہے۔

(تاریخ الطبری جزء4 صفحہ 82 ثم دخلت سنة ثلاث عشر......، صفحہ 242 ثم دخلت سنة سبع عشرة......دارالفکر بیروت لبنان 2002ء)

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 751 مسند خالد بن ولید حدیث نمبر 16947، 16948 عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس یہ تھا خوشدلی سے خلیفہ وقت کے فیصلے کو ماننا۔ آج بھی بعض دفعہ ایسے واقعات ہوجاتے ہیں۔ عموماً تو نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں اطاعت کا جذبہ ہے لیکن بعض ایسے بھی ہیں۔ جب کسی عہدہ سے ہٹایا جائے تو سوال ہوتا ہے کیوں ہٹایا گیا ہے؟ کس لئے ہٹایا گیا ہے؟ کیا کمی تھی ہم میں؟ اگر یہ نمونے اپنے سامنے رکھیں جو تاریخ ہمیں دکھاتی ہے تو کبھی اس قسم کے سوال نہ اٹھیں۔ بہرحال ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ آج بھی وہی قرآن ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے احکامات ہیں۔ اسی رسول کی ہم پیروی کرتے ہیں جس نے ہماری رہنمائی کی ہے اور احادیث کی کتب میں ہمیں وہ رہنمائی مل بھی جاتی ہے۔ لیکن مسلمانوں کی حالت کیا ہے؟ یا آپس کا فتنہ وفساد ہے یا دنیا کے آگے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ آج جو یہ پھوٹ ہے اور شیعہ سنّی کے جھگڑے ہیں، (بلکہ اب تو اور بھی مزید تقسیمیں ہوگئی ہیں)، یہ اطاعت سے باہر نکلنے کی وجہ سے ہی ہیں۔ یہ زوال ہے اگر آج آپس میں ایک ہوجائیں تو یہ اعتراض بھی مخالفین کے ختم ہوجائیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا تھا۔ صحابہ کی یگانگت اور اطاعت ایسی تھی کہ اس نے دلوں کو فتح کر لیا تھا۔ پس اس اتحاد کی ضرورت ہے اور خاص طور پر مسیح موعود کی جماعت کو، آپ نے اپنی جماعت کو توجہ دلائی کہ تم صحابہ کا نمونہ پیدا کرو تا کہ تمہاری سچائی کی تلوار دشمنوں کو کاٹتی چلی جائے۔ اور یہ اس وقت ہوگا جب کامل اطاعت اور فرمانبرداری ہم میں سے ہر ایک میں پیدا ہوگی۔ ہر ایک اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی کامل اطاعت ہوگی تو اس نور سے بھی حصہ ملے گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا۔

پس یہ ایک احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آکر اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کا ایسا نمونہ بنیں جو دنیا کی توجہ اپنی طرف کھینچنے والا ہو۔ اور یہی وہ حربہ ہے جس سے ہم دنیا کے دل جیت سکتے ہیں، جس سے ہم دنیا کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا کے ڈال سکتے ہیں، جس سے ہم دنیا کی رہنمائی کر سکتے ہیں، جس سے ہم دنیا کے فسادوں کو ختم کر سکتے ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے کہا ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کے احکام قرآن کریم کی صورت میں موجود ہیں جو ہمارے لئے قابل اطاعت ہیں اور قابل عمل ہیں۔ ہمارے پاس اُسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے جس کی اطاعت کرنا ہم پر فرض کیا گیا ہے۔ ہمارے اندر اولی الامر کا روحانی نظام بھی موجود ہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم اپنے میں اور دوسروں میں ایک نمایاں امتیاز پیدا نہ کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور جو توقعات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے رکھی ہیں ہم ہمیشہ ان کو پورا کرنے والے ہوں۔

فِن لینڈ کے دارالحکومت ہیلسنکی میں منعقدہ سالانہ بُک فیئر میں جماعت احمدیہ کی شمولیت

(رپورٹ: سید عبدالصمد۔ نیشنل سیکرٹری اشاعت فِن لینڈ)

مورخہ 23 تا 26 اکتوبر 2014ء کو فن لینڈ کا سالانہ بُک فیئر دارالحکومت ہیلسنکی کے سب سے بڑے ہال Messukeskus میں منعقد ہوا۔ اِس میں کُل 340 سٹالز لگائے گئے اور اسے 78 ہزار سے زائد افراد نے وزٹ کیا۔ اِمسال جماعت احمدیہ فِن لینڈ کو پہلی مرتبہ اِس بُک فیئر میں شرکت کی توفیق ملی۔ چار روزہ سالانہ بُک فیئر میں جماعت احمدیہ کے سٹال پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء احمدیت کی کتب رکھی گئیں۔ کچھ بینرز بھی آویزاں کیے گئے جن میں جہاد کی اصل حقیقت، اسلام میں عورتوں کے حقوق، اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی امن سے متعلق کوششوں کو ظاہر کیا گیا۔

ہمارے سٹال کا آغاز 23 اکتوبر کی صبح دس بجے دعا کے ساتھ ہوا جو مکرم مصور احمد شاہد صاحب مبلغ سلسلہ نے کروائی۔ فیئر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ کی کتاب World Crisis and Pathway to Peace کی 95 کاپیاں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کی کتاب Life of Muhammad (PBUH) کی 84 کاپیاں بھی بطور تحفہ تقسیم کی گئیں۔ اِس کے علاوہ 1600 تبلیغی پمفلٹس تقسیم کئے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بُک فیئر بہت کامیاب رہا۔ ہمارے سٹال کو مختلف مکاتبِ فکر کے لوگوں نے وزٹ کیا جن میں پروفیسرز، مختلف مذاہب پر ریسرچ کرنے والے اور لامذہب حضرات شامل تھے۔ ان افراد سے حقیقی اسلامی تعلیمات کے حوالہ سے تبادلۂ خیال کیا گیا اور اُن کے سوالات کے جواب دیئے گئے۔ ان احباب نے حقیقی اسلامی تعلیمات کو سراہا۔

بک فیئر کی تیاری اور کاموں میں تمام ذیلی تنظیموں نے بھی حصہ لیا۔ لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ نے سٹال پر مختلف اوقات میں ڈیوٹیز کے فرائض بھی انجام دیئے۔ لجنہ اماء اللہ کی شمولیت بھی مقامی افراد کے لئے اسلام کے عورتوں کو دیے جانے والے حقوق کو پیش کرنے کا باعث بنی۔ اور سٹال پر آنے والے افراد نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ مسلمان خواتین بھی اسلام کی امن کی تعلیم پھیلانے میں حصہ لے رہی ہیں۔

جماعت احمدیہ کے سٹال پر ایک وزیٹر سے گفتگو کا ایک منظر

فیئر کے اختتام پر وقار عمل کیا گیا اور پھر صدر جماعت فِن لینڈ مکرم عطاء الغالب صاحب نے دعا کروائی۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اِن کوششوں میں برکت ڈالے اور فن لینڈ میں جماعت کو مستحکم بنیادوں پر قائم فرمائے، آمین۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

کاسر صلیب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا
عیسائیت کے خلاف کامیاب جہاد
اور اس کے عظیم الشان اثرات

غلام مصباح بلوچ۔ استاذ جامعہ احمدیہ کینیڈا

تیسری و آخری قسط

جماعت احمدیہ کے زوال سے متعلق عیسائی پادریوں کی جھوٹی تمنائیں اور خلافت احمدیہ کے ذریعہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم مشن کی تکمیل

موجودہ زمانے میں عظیم مذہبی انقلاب دیکھ کر اب عیسائی پادری بالآخر اسی امید میں تھے کہ سلسلہ احمدیہ کا یہ ثبات بانی سلسلہ کی حیات تک ہی ہے، جیسے ہی وہ اس دنیا سے رخصت ہوں گے یہ سلسلہ بھی رخصت ہو جائے گا۔

❁ پادری Wherry نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذہبی انقلاب کے بارے میں لکھا:

"The glamour will soon disappear."

(Report of the Fourth Decennial Indian Missionary Conference held in Madras 1902, page 346)

❁ ڈاکٹر گرس وولڈ کا مقالہ بعنوان "The Messiah of Qadian" وکٹوریہ انسٹی ٹیوٹ لندن میں پڑھے جانے کے بعد اس اجلاس کے چیئرمین Colonel Thomas Holbein Hendley, C.I.E. (1847-1917) نے اپنے صدارتی ریمارکس میں انڈیا کی بعض دیگر نئی تحریکات کی مثال دیتے ہوئے کہا:

"In the lifetime of the founder they flourished, but decay as a rule soon set in after his death. So in the ordinary course we may expect that, on the death of Mirza Ghulam Ahmad Gisault will probably decline."

(The Messiah of Qadian by Rev. H. D. Griswold page 16 published in 1905)

❁ فورمین کالج لاہور کے ایک عیسائی پروفیسر Sirafud Din, B.A. نے ایک امریکی رسالے میں ایک مخالفانہ مضمون بعنوان Mirza Ghulam Ahmad میں لکھا:

"The Mirza will, of course, pass away and his work will perish,"

(The Missionary Review of the World, October 1907, page 756, Funk & Wagnalls Company Publishers, New York)

1893ء میں ہونے والے مباحثہ المعروف ''جنگ مقدس'' کی رپورٹ کرتے ہوئے ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک نے یہ تعلّی ماری:

"Mirza Ghulam Ahmad of Qadian..... As the sprouting fungus shows the decaying stem, so do he and his like show the steady decadence of the tree of Islam."

(The Church Missionary Intelligencer, February 1894 page 95, London, Church Missionary Society, Salisbury Square)

بعض اور حوالے بھی اس ضمن میں موجود ہیں کہ یہ عیسائی حضرات اب یہی امید لگائے بیٹھے تھے کہ حضرت اقدسؑ کی وفات کے ساتھ ہی یہ سلسلہ بھی خود بہ خود دفن ہو جائے گا۔ یہ وہی بات ہے جس کا ذکر حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنی کتاب ''الوصیت'' میں فرمایا ہے کہ نبی کی وفات پر دشمن ''خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی''۔ پس یہ لوگ دیگر اصلاحی تحریکات کی طرح تحریک احمدیت کو بھی معمولی اور جلد تباہ ہو جانے والی خیال کر رہے تھے اور یہ کہہ کر تسلی حاصل کر لی کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے اپنے نام سے آنے والے بہت سے جھوٹے مسیحوں کی پیشگوئی کی ہوئی ہے۔ لیکن مسیح کے نام سے تو اس زمانے میں اور بھی بہت سے آئے ان کا کیا انجام ہوا اور جو اُن کا انجام ہوا وہ اس مدعی مسیحیت کا کیوں نہیں ہوا؟ کیوں اُن کے مقابل پر صرف اور صرف اس مسیح کو کامیابی و کامرانی ملی؟ اللہ تعالیٰ جھوٹوں کی تائید و نصرت نہیں کرتا۔ پس یہ کوئی عام مدعی نہیں بلکہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی تھی اور وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کا جو وعدہ حضرت مسیح ناصریؑ کے ساتھ تھا وہی وعدہ اللہ تعالیٰ کا اس مسیح محمدیؐ کے ساتھ بھی تھا۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ نے اپنے بعد اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اُس کے عظیم الشان انعام ''خلافت'' کی پیشگوئی فرمائی جس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے آپ کے مشن کی تکمیل کرنی تھی۔ پس حضرت اقدس علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت کے سایہ میں وہ کام بڑھا، پھیلا اور ساری دنیا میں اس تیزی سے اس کی شاخیں قائم ہوئیں کہ دشمن حیران و ششدر رہ گئے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ اس موضوع سے بھری پڑی ہے کہ نہ صرف انڈیا میں بلکہ پوری دنیا میں اسلام کی نمائندگی میں جماعت احمدیہ نے عیسائیوں سے کامیاب مناظرے و مباحثے کیے اور صلیبی عقائد کو شکست دی۔

جماعت احمدیہ کی کامیاب تبلیغی مساعی سے متعلق عیسائی پادریوں کے اعترافات

جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں پر بھی عیسائیت کی خاص نظر رہی ہے اور اس بات کا برملا اظہار کیا ہے کہ مسلمانوں میں سے جماعت احمدیہ وہ واحد جماعت ہے جس کی تبلیغ اسلام کی کاوشیں عروج پر ہیں۔

❁ مدراس (انڈیا) میں تیس سال سے زائد کام کرنے والے مشہور پادری Rev. Canon Edward Sell احمدیت کے متعلق لکھتے ہیں:

"The Ahmadis, or Qadianis, as they are also called, are active propagandists of the views of the founder of the sect. This propaganda is not confined to India, but is extended to foreign countries.... Whether the movement will grow and what form it may yet take is hard to say."

(Studies in Islam page 154,155 by Canon Edward Sell , Church Missionary Society Salisbury Square, London. 1928)

❁ ایک اور معروف مشنری Dr. Murray Thurston Titus لکھتے ہیں:

"The Ahmadiyya movement is active today, and carries on missionary propaganda in many lands." (page 58)

"Accordingly he and his followers organized an extensive movement with the avowed purpose of spreading the revival spirit in Islam and of conducting a vigorous missionary effort through the world among non-Moslems. This Ahmadiyya movement, as it is called, has been a surprisingly bold effort."

(The Young Moslem Looks at Life page 152,153 by Murray T. Titus, Friendship Press New York 1937)

❁ یہی مصنف اپنی ایک اور کتاب "Indian Islam" میں احمدیت کے بارے میں گیارہ صفحاتی تعارف میں لکھتے ہیں:

".... the **Ahmadis are at present the most active propagandists of Islam in the world.**"

(Indian Islam by Murray T. Titus Ph.D. page 217, Humphrey Milford, Oxford University Press. Printed in India at the Wesleyan Mission Press, Mysore City 1930)

❁ ایک کینیڈین مستشرق Wilfred Cantwell Smith جنہوں نے فورمین کالج لاہور میں بطور لیکچرار وقت گزارا ہے اپنی کتاب Modern Islam in India میں احمدیت کے بارے میں لکھتے ہیں:

"It has become important in the West, partly because of its extensive and able missionary enterprise, and partly because Christian missionaries in India have devoted much attention to it and to reporting its activities....

The community is certainly active, and it flourishes as the green bay tree. It has an exceedingly strong and closely-knit organization.... they have a positive and concrete programme, and are busy carrying it into effect.

(Modern Islam in India by Wilfred Cantwell Smith page 324-327

Minerva Bookshop Anarkali, Lahore, 1943)

❁ مشہور پادری زویمر 1924ء میں جب قادیان آیا تو اس دورے کے متعلق وہ لکھتا ہے:

"From Lahore, we went to Gurdaspur and on to Qadian, the birthplace of the promised messiah of the Punjab and of the Ahmadiyya Movement.... Not only is the "Review of Religions" published here, but three other magazines; and correspondence is carried on with London, Paris, Berlin, Chicago, Singapore, and all the Near East; pigeon-holes filled with possibilities; shelves crowded with encyclopedias, dictionaries, and anti-Christian philosophies; **an armoury to prove the impossible; a credulous faith that almost removes mountains**."

(The Church Missionary Review June 1925, vol:76 No. 850 page 114 Published Quarterly by Church Missionary Society, Salisbury Square, London)

(نوٹ: یہی رپورٹ پادری زویمر نے اپنی کتاب Across the World of Islam میں بھی شائع کی ہے۔)

❁ نائیجیریا میں 35 سال سے زائد مشنری کام کرنے والے Walter Richard Samuel Miller (1872-1952) اپنی ایک کتاب میں صاف اقرار کرتے ہیں کہ احمدیت کا لٹریچر مزعومہ جہاد اور کسی ریاست کی فوج سے زیادہ بڑا ہتھیار ہے۔ چنانچہ وہ اسلام کے بارے میں لکھتے ہیں:

"She may have lost lands, temporal power, and dogmatic faith, but may not her increased flexibility and greater accentuation of spiritual truths be mighty assets? In **the greatly increased and widely read literary output of the Ahmadiyya sect**, in the really scholarly and convincing apologetic of such men as Sir Icqbal Ali Shah, and the passionate fervour and deeply spiritual devotion of some of the

leaders of the Dervish orders, **are there not stronger weapons than those of the Jihad and armies of empire**."

(Yesterday and Tomorrow in Northern Nigeria by Walter Miller page 105,106 Student Christian Movement Press 58, Bloomsbury Street, London, Printed in Great Britian by William Clowes and Sons, Limited, London, December 1938)

❁ مشہور امریکی رسالہ Life نے اپنے شمارہ 9/مئی 1955ء میں اسلام کے متعلق مختلف موضوعات پر 20 سے زائد صفحات پر مضامین شائع کیے جس میں افریقہ میں جاری بعض احمدی مشنز کی تصاویر کے ساتھ یہ رپورٹ شائع کی کہ اسلام میں تبلیغی سرگرمیوں کے لحاظ سے سب سے آگے احمدیہ جماعت ہے۔

(Life, Vol: 38 No:19, May 9, 1955 page 72)

❁ خلافت ثالثہ کے آغاز میں ایک عیسائی دوست E. R. Reynolds (سابق پرنسپل پاکستان یونین سکول فاروق آباد ضلع شیخوپورہ) نے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے ربوہ میں ملاقات کی۔ احمدیت کا اتنا قریبی مطالعہ کرنے کے بعد انہوں نے ایک عیسائی رسالہ Ministry میں ایک مضمون بعنوان Seventh-day Adventists and Ahmadiyat دو قسطوں میں لکھا، جس میں لکھا:

"No one working in the larger centers of Moslem population can long avoid meeting the Ahmadi missionaries. Wherever a Christian evangelist begins a work of public missionary effort, one of these persistent emissaries of Ahmadiyat is sure soon to show up. His presence can be embarrassing if the evangelist is unacquainted with the methods of the Ahmadis."

(monthly magazine "The Ministry" Vol:XL No:3, March 1967 page 21

The Review and Herald Publishing Association, Washington, D.C., 20012 USA)

❁ کینیڈا کے ایک معروف صحافی Douglas Todd کینیڈا میں احمدیت کے بارے میں لکھتے ہیں:

"They are a small religious sect in Canada. But I receive more emails and news releases from the Ahmadiyya Muslims than I do from the rest of Canada's roughly one million Muslims combined.

(blogs.vancouversun.com/2013/04/28/who-are-the-ahmadi-muslims)

عیسائیت کے مقابلہ کے لئے احمدی خواتین کا کردار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زبردست علم کلام اور دلائل کی برکت سے نہ صرف احمدی مردوں نے عیسائیت کے پھیلائے ہوئے جال کا مقابلہ کیا بلکہ احمدی خواتین نے بھی ان کے سحر کو کھوکھلا ثابت کیا۔

حضرت شیخ فضل الٰہی صاحب کلانوری چٹھی رساں (بیعت 1893ء) بیان فرماتے ہیں:

''پادری وائٹ بریخٹ صاحب جو بٹالہ میں کرسچن مشن کے انچارج تھے، بٹالہ سے معہ دو لیڈیوں کے قادیان آئے۔ چونکہ میری عیسائیوں کے ہاں بھی آمد و رفت تھی اور پادری صاحب موصوف سے بھی واقفیت تھی میری ان سے ملاقات ہوئی۔ پادری صاحب نے مجھ کو کہا یہ دونوں لیڈیاں عورتوں میں تبلیغ کرنا چاہتی ہیں ان کو چند گھروں میں لے جاؤ۔ مَیں نے ان دونوں عورتوں کو حضرت صاحب کے گھر میں بھیج دیا۔ وہاں جب انہوں نے بات چیت کی تو اندر سے ایسے سوال کیے گئے جن سے ان کے مذہب کا مردہ ہونا ثابت ہوا اور ان کے سامنے زندہ اسلام پیش کیا گیا تو وہ جھنجھلا کر نکل آئیں اور باہر آ کر مجھے ناراضگی کے لہجہ میں کہا کہ تم نے ہم کو کس گھر میں داخل کر دیا، ہم تو خاکروبوں کے گھر میں جانا چاہتی ہیں۔ چنانچہ میں نے ان کو خاکروبوں کے مکانات کا نشان دے دیا اور وہاں چلی گئیں۔''

(الحکم 14 مارچ 1935 صفحہ 3 کالم 1,2)

محترمہ مسعودہ بیگم اہلیہ محترم بابو عبدالعزیز صاحب اپنی والدہ حضرت حسین بی بی صاحبہ (وفات: 24/ستمبر 1921ء۔ قادیان) زوجہ حضرت مولوی محمد علی صاحب بدوملہوی رضی اللہ عنہما کے متعلق بیان کرتی ہیں:

''میرے بھائی ظفر اسلام صاحب گودی میں بیمار ہو گئے۔ والدہ صاحبہ ان کو شفاخانہ نارووال میں لے گئیں۔ مشن کے پاس پہلے جو عورت پیش ہوئی اس کے بچے کا نام محمد دین تھا۔ پھر جب ان کی باری آئی تو انہوں نے اپنے فرزند کا نام ظفر اسلام بتلایا۔ اس پر مِس نے کہا کہ محمد اور اسلام نے ہی تو تم کو ڈبویا ہے۔ یہ اُسی وقت اپنے بچے کو لے کر اٹھ کھڑی ہوئی اور غصے اور زور سے کہا محمدؐ اور اسلام نے ہمیں تارا ہے۔ مَیں تجھ سے علاج نہیں کراؤں گی۔ میرا وہ مولا جس نے محمدؐ کو رسول کر کے اور اسلام دے کر بھیجا ہے وہ میرے بچے کو خود تندرستی بخشے گا۔ مِس دجل کرنے لگ گئی کہ نہیں نہیں، مَیں بچے کا علاج کروں گی۔ مگر والدہ نے کچھ پرواہ نہ کی اور اپنے بچے کو بغیر علاج کروانے کے واپس لے آئی۔ مولا نے صحت بھی بخش دی۔''

''بدوملہی میں ایک دفعہ ایک انگریز پادرائن .... نے دو طرح سے گفتگو شروع کی۔ اوّل یہ کہ تم کو سَتر کی پابندی نے قید میں رکھا ہے۔ دوسرا یہ کہ نجات عملوں سے نہیں۔ جب تک یسوع مسیح کے خدا ہونے پر ایمان نہ لایا جاوے، نجات نہیں۔ امّاں جان مرحومہ نے پہلی بات کی طرف تو پوری توجہ نہ فرمائی اور سرسری سا جواب دیا کہ اب یہ قید ہمیں پسند ہے۔ ہم اس قید میں ہی رہنا چاہتی ہیں۔ مگر دوسرے سوال پر کمال توجہ سے فرمایا کہ **مجھے بہت حیرانی ہے کہ عورتیں خوب جانتی ہیں کہ ہمارے پیٹ کے اندر بچے کو ہمارے خون کی غذا پہنچتی ہے، روتا ہوا باہر آتا ہے، ہم بول و پاخانہ کرائیں، ہم ہی اٹھاویں ہم ہی بٹھاویں، تربیت کا سارا سامان ہمارے ہاتھ میں ہو، وہی بچہ پھر خدا بن جاوے! بہن! کچھ ہوش کی باتیں کرو۔** وہ نہایت حیران رہ گئی اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ والدہ مرحومہ بہتیرا ہی اس کو بٹھاوے مگر وہ پلّہ چھڑا گئی۔'' (الحکم 21 اکتوبر 1921ء)

یہ احمدی خواتین نہ صرف خود حضرت اقدس علیہ السلام کے لائے ہوئے نور سے منور تھیں اور عیسائیت کی ان دجالی چالوں کے سامنے سینہ سپر تھیں بلکہ بطور ماں اولاد کی پہلی درسگاہ ہونے کے لحاظ سے آئندہ اپنے بچوں کو بھی اسی عظیم الشان جہاد کے لیے بچپن سے تیار کر رہی تھیں۔

حضرت مولوی ابوالبشارت عبدالغفور صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ اپنی والدہ محترمہ حضرت برکت بی بی صاحبہ (وفات: 18/اکتوبر 1917ء۔ قادیان) زوجہ حضرت میاں فضل محمد صاحب رضی اللہ عنہ آف ہرسیاں ضلع گورداسپور کے متعلق بیان کرتے ہیں:

''میری عمر قریباً چھ برس کی ہوگی جبکہ ہمارے گاؤں میں ایک یورپین لیڈی آئی ...... اور الوہیت مسیح پر تقریر کی ...... مگر اس وقت مجھے جس بات نے چونکا دیا تھا وہ یہ تھی کہ جب وہ یسوع مسیح کو خداوند خداوند کہہ کر پکارتی تو میں کہتا ''کیا یہ ہمارے قرآن کو نہیں مانتی۔ ہم کو امّاں جان نے سکھایا ہوا ہے **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** کہ اللہ ایک ہے، یہ تین کیوں کہتی ہے!''

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 5 صفحہ 8,9)

پس یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کا ہی اثر تھا کہ احمدی خواتین بھی عیسائیت کے غلط عقائد کے بطلان میں پُرجوش تھیں۔

لائل پور میں متعینہ ایک عیسائی مشنری خاتون Miss Nannie J. Spencer اپنی ایک رپورٹ میں لکھتی ہے:

"Our Bible woman reports that some Mohammedans are very bitter, **especially the followers of the Mirza of Qadian**."

(Annual Report of the Board of Fereign Missions of the United Presbyterian Church of North America 1908, page 126)

صلیب ایک مذہبی علامت ہے اور حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ فرما کر بتا دیا کہ مسیح موعودؑ کے ہاتھوں یہ مذہبی فتنہ ختم ہوگا اور اسلام کا بول بالا ہوگا۔ پس مغرب نے مسلمانوں کی سیاسی طاقت کے بدلے اسلام کی روحانی طاقت کو محسوس کیا ہے۔

معروف عیسائی مشنری Dr. Murray Thurston Titus ان الفاظ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا اقرار کرتے ہیں: (درج ذیل اقتباس میں عبدالحمید سے مراد ترکی کے مشہور سیاسی لیڈر ہیں جنہوں نے 10/فروری 1918ء کو وفات پائی۔)

"The names of Mirza Ghulam Ahmad and Abdul Hamid stand today as symbols of the challenge of Islam to the world in these modern times. The caliph's great political challenge of Pan-Islamism collapsed with the crumbling of the Ottoman Empire; **but the spiritual challenge of Islam as found in the world-wide missionary effort of the Ahmadiyya movement of Mirza Ghulam Ahmad is still very much alive**..... it represents the ever present spiritual desire and aspiration of the whole Moslem world to see the faith of Islam triumph."

(The Young Moslem Looks at Life page 152,153 by Murray T. Titus, Friendship Press New York 1937)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے:

وَ وَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَکْسِرَنَّ صَلِیْبَکُمْ
وَ لَوْ مُزِّقَتْ ذَرَّاتُ جِسْمِیْ وَ اُکْسَرُ

(ترجمہ: اللہ کی قسم! مَیں ضرور تمہاری صلیب کو توڑ ڈالوں گا اگرچہ (اس راہ میں) میرے جسم کے ذرّات کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے اور توڑ ڈالا جائے۔)

آج سے تقریباً پندرہ سو سال قبل کفار کے ایک سردار نے جب ہرقل کے دربار میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رعب و دبدبہ کا اثر دیکھا تو یہ کہے بغیر نہ رہ سکا کہ لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ اِبْنِ أَبِی کَبْشَة، اِنَّهٗ یَخَافُهٗ مَلِکُ بَنِی اَصْفَرِ (بخاری کتاب بدء الوحی) یعنی ابن ابی کبشہ (مراد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ ناقل) کا معاملہ اتنا بڑھ گیا ہے کہ بنی اصفر یعنی روم کا بادشاہ بھی اُس سے ڈرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ آج اُسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کا یہ رعب و اثر ہے کہ آج کے بنی اصفر یا روم (الروم أَوْ بَنُو الأَصْفَر هُمُ الأوروبیون و الأمریکیون بِلَا خِلافٍ بَیْنَ أَهْلِ التاریخ) کے مذہبی صنادید اُس کے نام اور کام سے خائف ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''غرض یہ دلائل اور حقائق اور معارف ہیں جو عیسائی مذہب کے باطل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر ثابت کئے جن کو مَیں نے اپنی تالیفات میں بڑے بسط سے لکھا ہے اور ظاہر ہے کہ ان روشن دلائل کے بعد نہ عیسائی مذہب قائم رہ سکتا ہے اور نہ اس کا کفّارہ ٹھہر سکتا ہے بلکہ اس ثبوت کے ساتھ یہ عمارت یکدفعہ گرتی ہے۔ کیونکہ جبکہ حضرت مسیح علیہ السلام کا مصلوب ہونا ہی ثابت نہ ہوا تو کفّارہ کی تمام اُمیدیں خاک میں مل گئیں اور یہ وہ فتح عظیم ہے جو حدیث کسرِ صلیب کی منشاء کو کامل طور پر پورا کرتی ہے۔ اور وہ کام جو مسیح موعود کو کرنا چاہیے یہی تھا کہ ایسے دلائل واضح سے عیسائی مذہب کو گرا دے، نہ یہ کہ تلواروں اور بندوقوں سے لوگوں کو قتل کرتا پھرے۔ اور یہ فتح صرف ایک شخص کے نام پر مقدر تھی جو عین وقت فتنۂ صلیب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا اور یہ فتح اس کے ہاتھ سے کامل طور پر ظہور میں آ گئی۔

اب کسی کاسر الصلیب اور مسیح موعود کی انتظار کرنا عبث اور طلب محال ہے کیونکہ جن حقائق کے کھلنے سے عیسائیت کو شکست آتی ہے وہ حقائق بفضلہ تعالیٰ میرے ہاتھ پر کھل گئے۔ اب کسی دوسرے مسیح کے لئے کوئی روحانی کام باقی نہیں ...... غرض جیسا کہ خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کی یہ علامت قرآن شریف میں بیان فرمائی تھی کہ **لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ** وہ علامت میرے ہاتھ سے پوری ہوگئی۔''

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 245,246)

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
15 London Rd, Morden SM4 5HT
0044 20 3609 4712

بقیہ: خطاب حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ انگلستان 2014ء ...... از صفحہ نمبر 2

اہل حدیث لڑکے کے ساتھ کر دیا تھا لیکن اس پر جب جماعت احمدیہ کی صداقت ظاہر ہوگئی تو اس نے تمام امور لکھ کر مجھے خط لکھا۔ جس کا جواب میری طرف سے یہ موصول ہوا کہ خوب دعا کر کے فیصلہ کرنا۔ کہتی ہیں جب دعائیہ خط لکھا تھا اسی رات ان کا اپنے خاوند کے ساتھ جھگڑا ہوا جس سے اس بچی کو ایسا محسوس ہوا کہ یہ رشتہ اس کے لئے بابرکت نہیں ہے۔ گھر والوں نے لڑکی کو بہت سمجھایا۔ ایک اہل حدیث مولوی کے پاس بھی لے کر گئے۔ اس مولوی نے بچی کو سمجھایا کہ احمدیوں کی کتب نہ پڑھو۔ ان سے کوئی رابطہ نہ رکھو مگر اس سب کا بچی پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ بچی نے ان کو یہی جواب دیا کہ یہی تو مرزا صاحب کی سچائی کی دلیل ہے کہ آپ لوگ کہتے ہیں کہ ان کی کتابیں نہ پڑھی جائیں۔ اگلے دو دن موصوفہ نے روزہ رکھ کر خوب دعا کی اور سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوگئی۔ بیعت کی خبر چاروں طرف پھیل گئی۔ کئی فرقوں کے علماء آئے اور اس بچی کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن اس بچی نے ہر ایک کو یہی جواب دیا کہ آپ لوگ قرآن کریم میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ کر کے دکھا دو تو آپ کی بات مان لوں گی۔ بچی کے ایمان کی مضبوطی دیکھ کر اس کے گھر والے بھی کافی متأثر ہوئے۔ اس بچی کے والد خود اپنی اس بچی کو ہماری مسجد میں روز چھوڑنے کے لئے آتے ہیں۔

بیعت کے بعد نومبائعین میں غیر معمولی پاک تبدیلی کے واقعات

مالی سے معلم لکھتے ہیں کہ احمدیت خدا تعالیٰ کے فضل سے آج وہی تبدیلی لا رہی ہے جو آج سے پندرہ سو سال پہلے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے آئی تھی جب جان کے پیاسے ایک دوسرے پر جان نثار کرنے لگ گئے تھے۔ سِکاسَوْ (Sikasso) ریجن کی ایک جماعت کَلِیلا (Klela) کے اندر دو خاندانوں کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق ملی جو ایک دوسرے کے لمبے عرصے سے دشمن چلے آ رہے تھے۔ احمدیت میں آنے کے بعد یہ دونوں خاندان بھائی بھائی بن گئے ہیں۔ اب اس جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک خاندان کے سربراہ صدر جماعت اور دوسرے خاندان کے نائب صدر ہیں اور بڑے پیار اور محبت سے یہ کام سرانجام دیتے ہیں۔

پھر کانگو کنشاسا سے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک شخص نے لکھا۔ میں ایک ہٹ دھرم اور متکبر انسان تھا۔ اپنی من مرضی کرتا اور کسی کی نہ سنتا تھا۔ گو مسلمان تھا لیکن قرآنی احکامات کو تحقیر کی نظر سے دیکھتا۔ اپنے علاقے میں چور اور ڈاکو کے نام سے جانا جاتا۔ ایک ماہ باہر نہ گزرتا کہ مَیں پھر جیل پہنچ جاتا۔ جب احمدیت کا پیغام ملا تو قبول کرنے کی توفیق ملی۔ احمدی ہو کر قرآن کی تفسیر سمجھ آئی۔ تمام بُرے کام چھٹ گئے۔ جن غلط فہمیوں کی وجہ سے قرآنی احکامات کی تحقیر کرتا تھا وہ دُور ہوئیں اور الحمد للہ آج یہ عثمان صاحب کئی گاؤں میں اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہیں اور تبلیغ کر رہے ہیں اور کافی ایکٹو (active) داعی ہیں۔

جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے لوگوں پہ ظلم بھی ہوتے ہیں۔ ایک واقعہ سنا دیتا ہوں۔ ناروے کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ جلسہ سالانہ ناروے کے موقع پر ایک کردستانی عرب دوست کو بیعت کر کے جماعت میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ دوست کرسچن ساند میں رہتے ہیں۔ ان کی منگنی ہو چکی تھی۔ ان کی احمدیت قبول کرنے کی خبر پر ان کے سسرال نے وہ رشتہ ختم کر دیا۔ ان کی منگیتر کے بھائیوں نے ان پر تشدد کیا۔ انہیں زدوکوب کیا۔ مجبور کیا کہ وہ احمدیت سے توبہ کر لیں لیکن الحمد للہ وہ ثابت قدم رہے اور انہوں نے احمدیت کی خاطر یہ سب کچھ برداشت کیا اور اپنے عزیزوں کو چھوڑ دیا۔

اس طرح بہت سے اور بھی واقعات ہیں۔ اکثر ہم دیکھتے رہتے ہیں۔ پاکستان میں تو ہم اکثر سنتے ہی رہتے ہیں۔

سیرالیون کے امیر صاحب لکھتے ہیں۔ گزشتہ کچھ عرصے سے تبلیغی جماعت کے مولوی حضرات سیرالیون میں آ کر تبلیغ کے نام پر لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جماعت کو مزید ترقی دے رہا ہے۔ کچھ عرصہ قبل انہی میں سے ایک گروہ فری ٹاؤن ہائی وے پر قائم ہونے والی ایک جماعت مساہوں (Masahun) میں گیا اور وہاں پر نومبائعین کی جماعت کو دعوت اسلام دینے لگے۔ ان کو جب یہ پتا چلا کہ یہ لوگ احمدی ہیں اور جماعت احمدیہ کی مسجد بھی قائم ہے تو یہ لوگ وہاں سے نکل گئے اور اس سے اگلے گاؤں بمبوما (Gbomboma) چلے گئے۔ یہ گاؤں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی گھرانوں پر مشتمل ہے۔ انہوں نے جب اس گاؤں میں تبلیغ شروع کی تو پتا چلا کہ یہ لوگ بھی احمدی ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ مسجد کی تعمیر بھی جاری ہے۔ چنانچہ جب یہاں بھی انہیں مایوسی ہوئی تو اس کے قریب ایک اور گاؤں سمبویا (Sumbuya) کے چیف امام کے پاس گئے اور ان کو بتانے لگے کہ اس طرح ہم دو جگہوں پر گئے تھے اور وہاں کے لوگ تو احمدی ہیں۔ اس پر امام نے کہا کہ بمبوما (Gbomboma) کے لوگ تو میرے خاندان کے ہیں آپ لوگ میرے ساتھ چلیں میں ان کو سمجھاتا ہوں۔ جب یہ مل کر واپس بمبوما پہنچے اور لوگوں کو سمجھایا تو انہوں نے جواب دیا کہ اب تو ہم نے سچ کو پا لیا ہے اور ہمارا جینا مرنا صرف جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے اور خدا تعالیٰ نے ہمیں عبادت کے لئے جگہ بھی دے دی ہے۔ اب ہم کسی صورت سچ کو نہیں چھوڑیں گے۔ اس گاؤں سے بھی خائب و خاسر ہونے کے بعد یہ لوگ یہاں سے اگلے گاؤں بائیما سونگا (Gbaima Songa) پہنچے جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مضبوط جماعت قائم ہے جو کہ نومبائعین احباب پر مشتمل ہے۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ مسجد قائم ہے اور یہاں کی جماعت خلوص میں بڑھی ہوئی ہے۔ جب مولوی یہاں آئے اور پتا چلا کہ یہ لوگ بھی احمدی ہیں تو سخت غصے میں آ گئے اور کہنے لگے کہ ہم اس مسجد میں نماز نہیں پڑھیں گے ہم باہر نماز ادا کریں گے۔ یہ سن کر چیف امام نے ان کو جواب دیا کہ مَیں خود بھی احمدی ہوں اور یہ سارا گاؤں بھی احمدی ہے۔ جن کرسیوں پر آپ بیٹھے ہیں وہ بھی احمدیہ جماعت کی ہیں۔ جس زمین پر آپ نماز پڑھنے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ بھی احمدیہ جماعت کی ہے۔ یہ بات سن کر مولوی حضرات بہت شرمندہ ہوئے۔ اس اثناء میں چیف امام کی اہلیہ جو کہ اَن پڑھ ہیں اور نومبائعہ ہیں انہوں نے مولویوں کو جواب دیا کہ آپ لوگوں کا کام صرف نفرت پھیلانا ہے؟ اور آپ کی اپنی حالت یہ ہے کہ نہ تو آپ کے پاس نماز پڑھنے کی جگہ ہے اور نہ آپ دوسروں کو عبادت کرنے دیتے ہیں۔ بہر حال یہ جواب سن کر مولوی جگہ چھوڑ کے چلے گئے۔

رؤیا کے ذریعہ سے ایمان کی مضبوطی کے بھی کافی واقعات ہیں۔ پھر دعوت الی اللہ میں روکیں ڈالنے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے؟ یہ بھی واقعات ہیں۔ اس وقت یہ ایک بیان کر دیتا ہوں۔

امیر صاحب مالی تحریر کرتے ہیں کہ جِیْجنِی (Didieni) کے ہمارے ایک معلم عبدالقادر کانتے صاحب جب مختلف گاؤں میں تبلیغ کر رہے تھے تو اس دوران وہابیوں کا ایک امام عمر کولی بالی ان کے پیچھے ہر اس گاؤں میں جا کر جماعت کے خلاف زہر اگلتا جہاں وہ تبلیغ کے لئے جاتے تھے۔ ایک گاؤں سے جب وہ معلم صاحب تبلیغ کر کے واپس آئے تو اگلے دن وہ امام اس گاؤں میں گیا اور جماعت کے خلاف خوب تقریر کی۔ اس نے گلے میں ایک چادر ڈال رکھی تھی۔ واپسی پر یہ چادر موٹر سائیکل کے پچھلے ٹائر میں پھنس گئی جس سے وہ نیچے گر گیا اور بیہوش ہو گیا۔ لوگ اسے اٹھا کر ہسپتال لائے جہاں وہ دو ماہ تک بیہوش پڑا رہا۔ اب اس کی گردن مڑ نہیں سکتی۔ اس واقعہ کا اس کے دماغ پر بھی اثر ہے اور نیم پاگل سا ہو گیا ہے۔ اس واقعہ کے بعد سے اس نے جماعت کی مخالفت بند کر دی ہے اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے اپنے خاندان میں کئی لوگ احمدی ہو چکے ہیں۔

نامساعد حالات اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو حفاظت ہوتی ہے اس کے بھی واقعات ہیں۔ پھر اسی طرح قبولیت دعا کے بھی واقعات ہیں۔ ایک غیر احمدی عالم دین اور سعودی عرب سے تعلیم یافتہ امام کی جماعت کے حق میں گواہی (بھی سن لیں)۔

مارادی ریجن نائیجر سے ہمارے مبلغ مجھے لکھ رہے ہیں کہ ریڈیو پر میرے جو خطبات ہیں ان خطبات کا ہم ہاؤسا زبان میں ترجمہ نشر کرتے ہیں۔ 8/اپریل 2014ء کو رات دس بجے ایک عالم دین نے نیشنل ریڈیو کی مارادی برانچ سے تقریر کرتے ہوئے جماعت کی تبلیغ کو سب مسلمان علمائے دین کے لئے رول ماڈل قرار دیا۔ اس نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مَیں اب تک کسی احمدی عالم سے نہیں ملا لیکن میں نے اب تک ان کی جتنی تبلیغ ریڈیو پر سنی ہے مَیں اپنے پورے ایمان سے کہتا ہوں کہ ان سے زیادہ خوبصورت انداز میں تبلیغ اسلام میں نے آج تک نہیں سنی۔ اسی عالم دین نے یہ اعلان کیا کہ وہ لوگ جو جماعت احمدیہ کو کافر کہنے سے باز نہیں آتے۔ میرا ان کے نام پیغام ہے کہ مَیں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر قرآن پر ہاتھ رکھ کر قسم کھاتا ہوں کہ جماعت احمدیہ سچے مسلمانوں کی جماعت ہے مگر وہ لوگ جو ان کو کافر کہنے سے باز نہیں آتے ان میں سے کسی میں یہ جرأت ہے کہ اس ریڈیو پر آ کر اس طرح سے قسم کھا کر اعلان کر سکے کہ احمدی مسلمان نہیں، کافر ہیں۔

بہر حال مولویوں کے شور بھی ہیں، مخالفتیں بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی کام کر رہی ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں لوگ خوابوں کے ذریعہ سے بھی، تبلیغ کے ذریعے سے بھی، احمدیوں کا رویہ دیکھ کر، سلوک دیکھ کر اور ان کی حالت دیکھ کر بھی جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کے انتہائی فضل اور احسانات ہیں جن کا ہم کبھی شکر ادا نہیں کر سکتے۔

پس ہمارا یہ کام ہے کہ دعائیں کرتے رہیں اور جس مقصد کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اس حالت میں اپنے آپ کو ڈھالیں جس میں اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھنا چاہتا ہے اور وہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا اپنے پر لاگو کریں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور یہ ہو گی۔ اور کوئی مخالف، کوئی روک اس راہ میں کبھی حائل نہیں ہو سکتی۔ ہر سال نہیں بلکہ ہر روز ہم اس کے نظارے دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ نظارے بڑھاتا چلا جائے اور ہمیں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
190 Merton High Street , Wimbledon,London, SW19 1AX
(1 minute from South Wimbledon Tube Station)
Tel: 02085 401 666, Fax: 02085 430 534
BRANCH OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact: Anas A.Khan, John Thompson ,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

بقیہ: اجتماع خدام الاحمدیہ یوکے سے حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

……از صفحہ نمبر 20

والسلام کی تبلیغ اور آپ علیہ السلام کی کتب کو جن میں آپ نے اسلام کا دفاع فرمایا پڑھ کر آپ کے دعویٰ پر ایمان لائے۔ لیکن ان لوگوں کی تعداد بہت قلیل تھی اور ہر طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کا بازار گرم تھا اس مخالفت میں مسلمان، عیسائی، ہندو اور دوسرے مذاہب کے لوگ شامل تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی تائید حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شامل حال تھی۔ اسی لئے باوجود اس تمام مخالفت کے آپ کی جماعت مسلسل ترقی کی طرف گامزن رہی اور جب 1908ء میں آپ کا وصال ہؤا تو اس وقت احمدیوں کی تعداد چار لاکھ سے بھی تجاوز کر چکی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق تھا اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک نشان تھا وہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ آج بھی موجود ہے جو اپنی سنّت کے مطابق دنیا کی اصلاح کی غرض سے اپنے فرستادوں کو بھیجتا ہے۔ اگر آپ صرف اسی ایک حقیقت کو دیکھیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ یہ ہستی باری تعالیٰ اور اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان ثبوت ہے۔ ایک شخص جو ہندوستان کے دور افتادہ گاؤں میں پیدا ہوا۔ جس نے نہ تو باقاعدہ دنیاوی تعلیم حاصل کی اور نہ ہی اس کا اپنے خاندان یا برادری میں کوئی ظاہری مقام تھا۔ ایسا شخص جب اللہ تعالیٰ کے نام پر دعویٰ کرتا ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے اور اس دعویٰ کے ساتھ وہ اپنے مشن کا آغاز کرتا ہے تو اسے عظیم الشان کامیابیاں حاصل ہوتی ہیں۔ اور وہ کامیابیاں آج بھی جاری وساری ہیں۔ اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ آج جماعت احمدیہ دنیا کے 200 سے زائد ممالک تک پھیل چکی ہے۔ آج بھی وہ خدا پہلے کی طرح جماعت کی سچائی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو لوگوں کے دلوں میں براہِ راست ڈال رہا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہر سال لاکھوں نفوس جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت میں داخل ہونے والوں میں سے بہت سے ایسے ہیں جو بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی ان کی صداقت کی طرف رہنمائی فرمائی۔ اب مَیں آپ کے سامنے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی اور آج کے دَور کی بھی چند مثالیں پیش کرتا ہوں جن سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کو لوگوں کے دلوں میں قائم کیا۔

حضرت رحمت اللہ صاحب احمدی رضی اللہ عنہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے ایک واقعہ بیان کرتے ہیں جب کہ ان کی عمر صرف سترہ یا اٹھارہ برس تھی۔ آپ لوگ جو میرے سامنے بیٹھے ہیں آپ میں سے بہت سوں کی عمر بھی یہی ہوگی۔ آپ لوگ جب یہ واقعہ سنیں گے تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ اتنی کم عمر میں بھی ان کی سوچ کس قدر بلند تھی۔

وہ بیان کرتے ہیں کہ میرے طالبعلمی کے زمانہ میں ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لدھیانہ تشریف لائے اور کچھ دیر قیام فرمایا۔ میں وقتاً فوقتاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوجاتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چہرہ مبارک پر صرف نور ہی نور نظر آتا۔ مَیں اکثر سوچا کرتا تھا کہ مولوی کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف زبان درازی کر سکتے ہیں اور آپ علیہ السلام کے بارہ میں شبہات پیدا کر سکتے ہیں جبکہ میں دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ تو صرف حسن اور نور سے معمور ہے؟ اور یہ کسی جھوٹے کا چہرہ ہو ہی نہیں سکتا!

آپ مزید بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میری رہنمائی کرنا چاہتا تھا۔ اسی لئے انہی دنوں مجھے کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف 'ازالہ اوہام' کے دو حصے بھیجے۔ جب مَیں نے اس کتاب کے دونوں حصوں کا مطالعہ کیا تو مجھے خالصتاً نور اور ہدایت ہی دکھائی دی۔ میں رات بھر کتاب کا مطالعہ کرتا رہتا اور بعض اوقات کتاب ہاتھ میں ہی ہوتی اور سو جاتا۔ میں نے اس کتاب کا مطالعہ جاری رکھا اور جوں جوں یہ کتاب پڑھتا جاتا میری آنکھوں سے آنسو رواں ہونے لگ جاتے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں روتے روتے سوال کیا کرتا کہ 'اے اللہ! کیا وجہ ہے کہ دوسرے مولوی قرآن کریم کی تعلیم کو پس پشت ڈالتے ہیں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تو حرف حرف سے صرف قرآن کریم کی محبت ہی ظاہر ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ جیسے ہی میں نے یہ کتاب پڑھی میرے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کا چشمہ پھوٹ پڑا۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ اس وقت رشید احمد گنگوہی نام کا ایک مشہور غیر احمدی مولوی تھا جو بہت بڑا عالم سمجھا جاتا تھا۔ میں نے مولوی صاحب کو لکھ کر پوچھا کہ حضرت مرزا صاحب نے قرآن کریم کی تیس آیات سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو ثابت کیا ہے۔ آپ کو چاہئے کہ اگر مسیح علیہ السلام زندہ ہیں تو مجھے بتائیں کہ قرآنِ کریم کی کونسی آیات اور کن احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے؟ آپ کو چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی تیس آیات کے حوالہ سے وفاتِ مسیح کے جو دلائل پیش کئے ہیں آپ ان کا ردّ پیش کریں۔ اگر آپ اس کا ردّ بھجوا دیں گے تو مَیں اسے اپنے خرچ پر شائع کرواؤں گا۔ مگر اس کے جواب میں مولوی صاحب نے مجھے لکھا کہ مرزا صاحب کے مریدوں کے ساتھ عیسیٰ کی وفات اور حیات کی بحث میں نہ پڑو۔ کیونکہ اگر تم صرف قرآن کریم کی ہی بات کرو گے تو ایسی کئی آیات ہیں جن سے وفات مسیح نکلتی ہے۔ پس یہ ایک متنازعہ فیہ مسئلہ ہے۔ اس لئے اس کی بجائے مرزا صاحب سے صرف اس موضوع پر بات کرو کہ انہوں نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیونکر کیا ہے؟

حضرت رحمت اللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے اس کے جواب میں لکھا کہ اگر تو مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام سچے ہیں اور مجھے مزید کسی ثبوت کی ضرورت نہیں۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ تم پر مرزا صاحب کا بداثر ہو گیا ہے اس لئے میں دعا کروں گا کہ یہ بداثر ختم ہو جائے۔ اس کے جواب میں حضرت رحمت اللہ صاحب نے جو اس وقت ابھی ایک نوجوان تھے مولوی صاحب کو لکھا کہ بہتر ہے کہ آپ اپنے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دے۔ اس کے بعد حضرت رحمت اللہ صاحب کامل عاجزی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور جھک گئے۔ اور ان کا دل اللہ تعالیٰ کے سامنے پگھل گیا اور انہیں یوں محسوس ہوا کہ جیسے عرش لرز اُٹھا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اسی حالت میں مَیں نے خلوص کے ساتھ دعا کی کہ مجھے صرف اللہ کی محبت اور رضا ہی چاہئے اور اس راہ میں اپنی عزت قربان کرنے کے لئے تیار ہوں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی رسوائی قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مَیں نے دعا کی کہ اللہ میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ کچھ ہی عرصہ کے بعد مَیں نے 25 / دسمبر 1893ء کو خواب میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا۔ خواب میں ہی مَیں اپنے گاؤں میں وضو کر رہا تھا اور اسی اثناء میں کوئی شخص آیا اور اس نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گاؤں میں بنفس نفیس موجود ہیں اور آپ یہیں قیام فرمائیں گے۔ مَیں نے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ جو تمام خیمے مجھے نظر آ رہے ہیں وہ خیمے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ہیں۔ اس کے بعد مَیں نے خواب میں ہی جلدی سے نماز ادا کی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ میں نے دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کی معیت میں وہاں موجود تھے اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا اور کمال عاجزی سے اپنے آقا کے سامنے بیٹھنے سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحے کا بھی شرف حاصل کیا۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عربی زبان میں خطاب فرما رہے تھے۔ میں نے حتی الوسع اس کو سمجھنے کی کوشش کی۔ بعض اوقات آپ چند کلمات اردو زبان میں بھی فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ مَیں صادق ہوں اس لئے مجھے جھوٹا سمجھ کر ردّ مت کرو۔

حضرت رحمت اللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے خواب میں ہی جواباً عرض کیا کہ 'اٰمَنَّا وَ صَدَّقْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔ کہ یا رسول اللہ ہم آپ پر ایمان لاتے ہیں اور ہم آپ کی صداقت کا اقرار کرتے ہیں۔

وہ بیان کرتے ہیں کہ اس خواب میں سارے کا سارا گاؤں مسلمانوں کا تھا لیکن اس کے باوجود بھی اس گاؤں کے رہنے والوں میں سے کوئی ایک بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا جس کی وجہ سے مَیں سخت حیرت اور تعجب کا شکار تھا۔ خواب میں مَیں نے خیال کیا کہ آج ہی وہ دن ہے کہ جب اپنا آپ مکمل طور خدا کے حضور سپرد کر دیا جائے اور اپنے آقا کے سامنے مکمل طور پر قربان ہو جایا جائے۔ میں نے ایسا محسوس کیا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نشأۃ اُولیٰ کا زمانہ ہے۔ گو پہلے مجھے بتایا گیا تھا کہ آنحضرتؐ یہیں قیام فرمائیں گے لیکن پھر معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے جانے کے لئے روانہ ہونے لگے ہیں تو یہ سن کر مَیں آبدیدہ ہو گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا آپ واقعی تشریف لے جا رہے ہیں اور اگر ایسا ہی ہے تو مَیں کس طرح آپ سے دوبارہ ملاقات کا شرف حاصل کر سکتا ہوں؟ اس کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ پریشان مت ہو۔ ہم تم سے خود ہی ملیں گے۔ حضرت رحمت اللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس خواب کے بعد میرے دل میں یہ بات ڈال دی گئی کہ حضرت مرزا صاحب ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق ہیں اور اس طرح یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح ہدایت اور صداقت کا ایک عملی اظہار تھا۔ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ انہوں نے بیعت کا خط حضور کی خدمت میں روانہ کر دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ خواب قرآن کریم کی سورۃ جمعہ کی تیسری اور چوتھی آیات کی تشریح ہی تھی جن کی (اِس اجلاس کے) آغاز میں تلاوت کی گئی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ''وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔''

(ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ۔ آیت 3 و 4)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک اور صحابی حضرت محمود خان صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ 1902ء میں انہوں نے خواب دیکھا کہ آسمان سے ان کی گود میں چاند آ گرا ہے۔ انہوں نے اس خواب کا ذکر سید محمد شاہ صاحب رضی اللہ عنہ سے کیا جو ایک مخلص احمدی تھے اور سید محمد شاہ صاحب رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ اس خواب کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو بہت بڑا رُتبہ حاصل ہوگا یا پھر آپ کسی متقی شخص کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔

اس وقت حضرت محمود خان صاحبؓ کی عمر صرف 24 برس تھی۔ حضرت محمود خان صاحبؓ اور سید محمد شاہ صاحب دونوں ایک ہی سکول میں ملازمت کرتے تھے۔ سید محمد شاہ صاحب نے محمود خان صاحب کو تبلیغ شروع کر دی اور ان دنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو پنڈت لیکھرام سے متعلق پیشگوئی تھی اس کا بھی بہت چرچا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ میں سے وہ لوگ جو اس پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی سے آگاہ نہیں ہیں مَیں ان کو بتا دیتا ہوں کہ پنڈت لیکھرام وہ بدبخت شخص تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے متعلق انتہائی غلیظ زبان استعمال کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بالآخر اسے تنبیہ کی کہ اگر وہ باز نہ آیا تو اللہ تعالیٰ کے غضب کا مورد بنے گا اور ایک مقررہ میعاد کے اندر اس کی موت واقع ہو جائے گی۔ حضرت محمود خان صاحبؓ نے سید محمد شاہ صاحب سے کہا کہ یہ بڑی مشہور پیشگوئی ہے۔ اگر یہ پیشگوئی سچی ثابت ہوئی تو میں حضرت مرزا صاحب کی بیعت کر لوں گا۔

حضرت محمود خان صاحبؓ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی بعینہٖ پوری ہوئی اور اس طرح انہوں نے فوراً بیعت کر لی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح ایک اَور واقعہ ہے۔ حضرت قائم دین صاحب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ مسجد میں نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو کچھ لوگ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ایک آفت آئی ہے جس سے دنیا تباہ ہو جائے گی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اس خواب میں ان کو بھی یہ خیال پیدا ہوا کہ اس آفت کے ذریعہ ہر شخص اور ہر چیز تباہ ہو جائے گی۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک گہرے سیاہ رنگ کی لکڑی ہے اور انہوں نے لوگوں سے کہا کہ یہ وہ لکڑی ہے جو ہم سب کو تباہ کر دے گی۔ ہمیں چاہئے کہ کم از کم اس وقت تو اللہ تعالیٰ کو یاد کریں۔ پھر وہ لکڑی ایک بہت بڑے کیڑے کی شکل میں ظاہر ہوئی اور اس لکڑی کے ایک حصہ نے ان کی انگلی کو بھی پکڑ لیا۔ انہیں محسوس ہوا کہ اب میں بھی تباہ ہو جاؤں گا۔

حضرت قائم دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے اس کیڑے سے پوچھا کہ کیا تمہیں خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ہاں۔ پھر مَیں نے پوچھا کہ کیا مرزا صاحب سچے ہیں؟ تو اس کیڑے نے کہا: ہاں! اگر تم نے ان کو نہ مانا تو یقیناً ہم تمہیں تباہ کر دیں گے کیونکہ وہ سچے ہیں۔ اور اس کیڑے نے تین مرتبہ کہا کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سچے ہیں۔ اور اس کے بعد ان کی آنکھ کھل گئی۔ انہوں نے فوراً اپنی والدہ سے پوچھا کہ جمعہ کب ہے؟ ان کی والدہ نے جواب دیا کہ جمعہ پرسوں ہے۔ اس کے بعد آپ قادیان چلے گئے اور وہاں جمعہ کے روز آپ نے بیعت کر لی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ خواب طاعون کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہندوستان میں ظاہر ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بیان فرمایا ہے کہ طاعون آپ علیہ السلام کے حق میں صداقت کا ایک نشان ہے۔ طاعون کی وبا کے پھیلنے سے بہت پہلے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ اعلان فرما دیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ ان نوجوانوں کی مثالیں تھیں جو بے چین اور مضطرب تھے اور جو صداقت کی تلاش میں تھے اور ان کی اس طرف راہنمائی بھی کی گئی۔ جن واقعات کا تذکرہ میں نے آپ کے سامنے کیا ہے وہ پرانے ہیں۔ لوگ کہہ سکتے ہیں کہ ان مثالوں کا تعلق تو ماضی سے ہے نہ کہ آج کے دَور سے۔ اس لئے مَیں آپ کو ایسے واقعات بتاتا ہوں جن کا تعلق دَورِ حاضر سے ہے اور جو ثابت کرتے ہیں کہ ماضی کی طرح اب بھی اللہ تعالیٰ کی مسلسل تائید و نصرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ جماعت احمدیہ دور دور تک پھیل جائے اور متقی لوگ اس جماعت میں شامل ہو جائیں۔

رشید جلالی صاحب ایک مراکشی ہیں اور سپین میں مقیم ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں اپنے بھائی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور ہم ٹی وی پر کوئی مذہبی چینل تلاش کر رہے تھے کہ اتفاقاً ہمیں ایم ٹی اے مل گیا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اس وقت ایم ٹی اے پر امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا ذکر ہو رہا تھا۔ شروع میں تو میرا خیال تھا کہ چینل والوں کا تعلق شیعہ مسلک سے ہے لیکن پھر انٹرنیٹ پر تحقیق کرنے پر احمدیوں کا پتہ چلا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ تحقیق کے دوران مَیں نے ایک مشہور غیر احمدی مولوی شیخ حسن کا دعویٰ پڑھا کہ ظہور امام مہدی صرف سعودی عرب میں ہی ہو گا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ بات بہت عجیب لگی کہ امام مہدی کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی خاص ملک میں ہی ظاہر ہو۔ مجھے لگا کہ امام مہدی جہاں بھی ظاہر ہو اس کی بیعت کر لینی چاہئے قطع نظر اس کے کہ وہ سعودی عرب میں یا کہیں اور ظاہر ہو۔ پھر میں نے انٹرنیٹ پر موجود ہانی طاہر صاحب جو ہمارے عربی ڈیسک میں کام کر رہے ہیں ان کے پروگرام دیکھے اور مجھے یہ پروگرامز نہایت موزوں اور معقول لگے۔ ان پروگرامز کو دیکھنے کے بعد وفاتِ مسیح کے متعلق میرا عقیدہ مکمل طور پر تبدیل ہو گیا اور ختم نبوت کی حقیقت کا بھی علم ہو گیا جس کے مطابق اُمّتی نبی کا ظہور ممکن تھا۔ تب مجھے معلوم ہوا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی شکل میں ایسا نبی ظاہر بھی ہو چکا ہے جس کے تمام دعاوی حکمت پر مشتمل ہیں اور ہر قسم کی جعلسازی سے پاک ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ دنیا میں ایک فساد برپا ہے اور مَیں مغرب یعنی سپین میں رہ رہا ہوں لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے سچائی کی طرف میری رہنمائی کی۔

پھر نائیجیریا سے ہمارے ایک مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ وہ مقامی معلم کے ساتھ وہاں دور دراز واقع ایک چھوٹے سے گاؤں ’جاڈبو‘ میں گئے۔ وہ لکھتے ہیں کہ جب ہم وہاں پہنچے تو گاؤں والوں نے اس بات کا قطعاً برا نہیں منایا کہ ہم انہیں تبلیغ کرنے کے لئے آئے ہیں۔ بلکہ پوچھنے لگے کہ یہ کیسے ثابت ہو سکتا ہے کہ جو بات ہم کہہ رہے ہیں وہ درست ہے اور امام مہدی واقعی ظہور پذیر ہو چکے ہیں؟ اس پر ہمارے مبلغ نے جواب دیا کہ مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں کہ اگر آپ خلوص دل کے ساتھ صحیح راہنمائی پانے کی دعا کریں تو اللہ تعالیٰ خود ہی سچائی کی طرف آپ کی رہنمائی کر دے گا۔ اس کے بعد ہمارے مبلغ اور معلم صاحب اس گاؤں سے واپس چلے گئے۔ دو ماہ کے بعد اس گاؤں کے دو اکابرین جماعت کے مشن ہاؤس میں آئے اور جہاں وہ بیٹھے ہوئے تھے وہاں انہوں نے جماعت کا ایک کیلنڈر دیکھا اور کیلنڈر پر لوائے احمدیت کی تصویر تھی۔ ان مہمانوں نے فوراً پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس پر انہیں بتایا گیا کہ یہ ہماری جماعت کا جھنڈا ہے۔ اس کے بعد ان میں سے ایک مہمان نے بتایا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا تھا کہ وہ یہی جھنڈا تھامے ہوئے ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ اب ہمیں علم ہو گیا ہے کہ ہمارا خواب سچا ہے اور اس کا مطلب ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ بھی ایک سچی جماعت ہے اور امام مہدی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی شکل میں مبعوث فرما دیا ہے۔ انہوں نے بخوشی اس بات کا اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو سن لیا ہے اور فوراً اپنے گاؤں لوٹے اور دوسرے گاؤں والوں کو بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی احمدیت کی سچائی کی طرف رہنمائی کی ہے۔ یہ سن کر گاؤں کے 200 سے زائد افراد نے بھی فوراً جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔

پس ہم دیکھ سکتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ خود ہی دنیا کے دُور دراز علاقوں میں رہنے والوں کی بھی رہنمائی کر رہا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف ان کی رہنمائی فرماتا ہے جو سعید فطرت ہیں، جو متقی ہیں اور صداقت کی تلاش میں ہیں قطع نظر اس کے کہ وہ دنیا میں کس جگہ رہتے ہیں۔ پس جب ہم اس بارے میں غور کریں تو ہماری توجہ استغفار اور بخشش طلب کرنے کی طرف مبذول ہونی چاہئے۔ ہمیں خلوصِ دل کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ دنیا کے اِس حصہ میں رہنے والوں کی بھی سچائی کی طرف رہنمائی کرے۔

پھر مصر سے ایک دوست نے اپنا خواب بیان کیا جو انہوں نے احمدی ہونے سے پانچ سال قبل دیکھا تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ میں حج اور عمرہ کے لئے گیا ہوں لیکن خانہ کعبہ جس علاقے میں واقع ہے وہاں ہر طرف ظلمت ہی ظلمت ہے اور خانۂ کعبہ بھی گردو غبار میں لپٹا ہوا ہے۔ میں نے دیکھا کہ لوگ وہاں کعبہ کا طواف کر رہے ہیں لیکن ان کا رخ غلط ہے۔ کعبہ ان کے بائیں طرف ہونے کے بجائے ان کے دائیں طرف تھا۔ خواب میں ہی میں نے سوچا کہ کیا میں ان طواف کرنے والوں میں شامل ہو جاؤں لیکن پھر فیصلہ کیا کہ مَیں کعبہ کو اپنی بائیں طرف رکھتے ہوئے صحیح طریق پر طواف کروں۔ میں نے درست طریق پر طواف کرنا شروع کیا ہی تھا کہ کسی نے مجھ روک لیا اور مجھ سے پوچھا کہ میں غلط طریق پر طواف کیوں کر رہا ہوں؟ مَیں نے اس شخص کو تحدّی سے جواب دیا کہ مَیں طواف ٹھیک کر رہا ہوں جبکہ باقی لوگ غلط کر رہے ہیں۔ اس پر اس شخص نے مجھے کہا کہ بڑی عجیب بات ہے کہ تمہارے خیال میں باقی سب غلط ہیں اور صرف تم ہی ٹھیک ہو۔ میں نے جواب دیا کہ ہاں صرف میں ٹھیک ہوں اور آپ سب غلط ہیں۔

یہ دوست بیان کرتے ہیں کہ خواب میں ہی لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے میرے خلاف شور و غل برپا کر دیا اور مجھے گھیر لیا اور خانہ کعبہ کی حدود سے پھینک باہر کیا۔ مَیں نے سوچا کہ میں کسی دینی عالم کے پاس جاؤں اور اس واقعہ کے متعلق پوچھوں۔ لیکن جب میں مولویوں اور مسلمان علماء کے گروہ کے پاس گیا تو دیکھا کہ یہ علماء بڑی خوبصورت کرسیوں اور صوفوں پر براجمان ہیں اور بڑی بڑی دنیاوی نعمتیں اور آسائشیں ان کے سامنے پڑی ہوئی ہیں۔ مجھے خیال گزرا کہ انہیں عبادت سے کوئی سروکار نہیں، ان کو تو صرف دنیاوی چیزوں سے مطلب ہے۔ یہ دیکھ کر مَیں سخت مغموم ہو گیا کہ اگر علماء دنیا میں پڑ جائیں گے تو پھر ایک عام آدمی سے کیا امید رکھی جا سکتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے راستہ پر چلے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اُس وقت تو اِس خواب کی مجھے سمجھ نہیں آئی لیکن جب میں احمدی ہوا تو اس خواب کا مطلب مجھ پر واضح ہو گیا کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت ہی سچی ہے۔ اور صرف آپ علیہ السلام کی اتباع سے ہی انسان اس زمانے میں راہ راست پر آ سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ سب جو میرے سامنے اس وقت بیٹھے ہوئے ہیں انہیں یہ واقعہ سن کر احساس ہونا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی توفیق پانا آپ اور آپ کے والدین کے لئے کتنی بڑی خوش قسمتی ہے۔ لیکن احمدیت کے اس راستے پر مضبوطی کے ساتھ گامزن رہنے کے لئے آپ کو اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی پیروی کرنے کے لئے اور اپنے ہر عمل کو درست کرنے کے لئے عظیم کوششیں کرنا ہوں گی اور ہر قربانی کے لئے تیار رہنا ہو گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں اب آپ کے سامنے ایک اور واقعہ بیان کرتا ہوں جس سے آپ پر پھر واضح ہو گا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نیک بندوں کی رہنمائی فرماتا ہے قطع نظر اس کے کہ ان کا مذہب کیا ہے اور وہ کس علاقہ سے ہیں۔

لائبیریا سے ہمارے مبلغ نے بیان کیا کہ ایک دوست ابوبکر صاحب نے احمدیت قبول کی مگر ان کی اہلیہ اور بچے اپنے مذہب عیسائیت یا پھر افریقہ کے جو بھی روایتی مذاہب تھے ان پر قائم رہے۔ اُس وقت ابوبکر صاحب کی ایک بیٹی نے خواب میں دیکھا کہ بہت سارے احمدی ہیں جو سفید لباس میں ملبوس ہیں اور اس کو کہہ رہے ہیں کہ وہ نماز پڑھے۔ اس لڑکی نے جواب دیا کہ اس کے پاس نماز پڑھنے کے لئے مناسب لباس نہیں ہے۔ اور اسی لمحہ اس نے اذان کی آواز سنی اور باہر کی طرف دوڑی تا کہ معلوم کر سکے کہ یہ آواز کہاں سے آ رہی ہے۔ اُس نے دیکھا کہ ہر شخص ایک ہی سمت بھاگ رہا ہے اور وہ بھی اسی طرف بھاگنے لگ گئی۔ پھر اس نے خواب میں ہی ہوا میں تیرتی ہوئی ایک چیز دیکھی جو انسانی چہرے سے مشابہ تھی اور اذان کی آواز بھی اس کے منہ سے آ رہی تھی۔ اسی لمحے وہ لڑکی جاگ گئی۔ اگلے روز وہ اپنی والدہ کے پاس گئی اور اس سے کہا کہ وہ احمدی ہونے جا رہی ہے۔ اس پر اس کی ماں نے کہا کہ تمہارے خاندان والے اور دوسرے عزیز و اقارب کیا کہیں گے؟ لیکن اس لڑکی نے بڑے عزم کے ساتھ جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے میری رہنمائی کر دی ہے اور اب مجھے کوئی نہیں روک سکتا۔ چنانچہ اس نے احمدیہ مشن ہاؤس آ کر بیعت کر لی اور اب اپنے خاوند کو بھی تبلیغ کر رہی ہے۔

اسی طرح اردن میں ایک احمدی دوست ’احمد صاحب‘ اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میں مسلسل اس کوشش میں تھا کہ حقیقی اسلام کو جانوں اور سچائی کو تلاش کروں۔ ہر طرف اسلام کے متعدد فرقے نظر آتے تھے اور ہر فرقہ کے عقائد غیر واضح اور مبہم تھے۔ لیکن میں نے مختلف کتب کا مطالعہ جاری رکھا اور مختلف ٹی وی چینلز دیکھتا رہا۔ 2011ء کے اوائل میں اتفاقاً میں نے ایم ٹی اے تھری پر عربی پروگرام ’الحوار المباشر‘ دیکھا جس میں ’جنّ‘ کے موضوع پر بات ہو رہی تھی۔ ’جنّ‘ کا مضمون مسلمانوں کے لئے اور خاص طور پر عرب مسلمانوں کے لئے بہت دلچسپی کا باعث ہے۔ مجھے لگتا تھا کہ عرب مسلمان کی حقیقت کو سمجھ نہیں پائے۔ اور جب میں نے ’الحوار المباشر‘ دیکھا تو پہلی مرتبہ محسوس ہوا کہ مجھے اس مضمون کی سمجھ آئی اور احمدی مسلمانوں کے جنّ کے بارے میں عقائد اُن عقائد سے مختلف تھے جو مَیں نے پہلے سن رکھے تھے۔ اس واقعہ کے بعد میں نے جماعت احمدیہ کے متعلق تحقیق شروع کر دی۔ مَیں نے مخالفینِ جماعت کے نظریات بھی پڑھے تا کہ میری تحقیق انصاف پر مبنی اور غیر جانبدار ہو۔ تحقیق کے ساتھ ساتھ میں نے کثرت کے ساتھ دعا بھی کی کہ اللہ تعالیٰ میری رہنمائی فرما دے۔ اس کے بعد ایک رات مَیں نے خواب میں دیکھا کہ میرے سامنے ایک شخص کھڑا ہے اور اس کے قدموں کے نیچے سرخ رنگ کی زمین یا مٹی ہے۔ میں نے دیکھا کہ پاس ہی اور بھی کئی لوگ کھڑے تھے جو اس شخص کی تضحیک کر رہے تھے۔ وہ شخص زمین میں کچھ بو رہا ہے۔ میں اُس شخص کے پاس گیا۔ جب میں اس کے پاس پہنچا تو اس شخص نے اپنا سر اٹھایا اور میں نے دیکھا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عربی میں فرمایا کہ ’میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں صادق ہوں، مَیں کاذب نہیں‘۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے اپنا ہاتھ آگے بڑھانے کو کہا۔ جب میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہی بیج میرے ہاتھ پر رکھ دیئے اور وہ بیج فوراً ہی بڑھنے لگے یہاں تک کہ میرے ہاتھ پر سبز شاخیں نظر آنے لگ گئیں۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا کہ یہ کیسے بیج ہیں جو اس قدر تیزی سے پھل پھول رہے ہیں؟ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ برکتوں والے بیج ہیں جو ہمیشہ پھلتے پھولتے رہیں گے۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوبارہ وہی کلمات دہرائے کہ ’’خدا کی قسم! میں صادق ہوں، میں کاذب نہیں ہوں۔‘‘ یہ دوست بیان کرتے ہیں کہ اگلے روز جب میں نے ٹی وی لگایا تو ایم ٹی اے پر ایک قصیدہ پڑھا جا رہا تھا اور جو شعر اس وقت پڑھا جا رہا تھا اُس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ’خدا کی قسم! میں صادق ہوں۔ میں کاذب نہیں ہوں‘۔ جب میں نے یہ دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ میری خواب سچی ہے۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر احمدیت قبول کر لی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح دنیا کے ہر خطہ میں لوگوں کی رہنمائی فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا بلکہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خاص علم و بصیرت سے بھی نوازا اور یقیناً حقیقی بصیرت ہی ہدایت کا موجب ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تیونس سے ایک خاتون 'حیات صاحبہ' لکھتی ہیں کہ مجھے ہمیشہ مذہب میں دلچسپی رہی تھی اور میں نے کئی صوفیوں کی اور مذہبی علماء کی کتب پڑھی تھیں۔ لیکن مجھے لگا کہ ان کتابوں کو پڑھنے کے باوجود بھی میرے اندر کسی قسم کی روحانی تبدیلی پیدا نہیں ہو رہی۔ لکھتی ہیں کہ مَیں نے چار سال تک صوفیوں کے ایک گروہ میں بھی شمولیت اختیار کی لیکن میرے اندر کسی قسم کی کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ اس کے بعد ایم ٹی اے کے ذریعہ میرا جماعت سے تعارف ہوا۔ میں نے جماعت کے بارے میں تحقیق شروع کر دی اور انٹرنیٹ پر موجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ جوں جوں مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھنا شروع کیں تو مَیں نے محسوس کیا کہ میرے اندر ایک روحانی تبدیلی پیدا ہونا شروع ہو گئی ہے۔ میرے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے بارے میں مَیں آپ کو ایک واقعہ سناتا ہوں۔ مصطفیٰ ثابت صاحب نے بیان کیا کہ ان کے ایک کزن 'احمد حلمی' صاحب جن کا تعلق مصر سے تھا وہ ایک مرتبہ نوجوانی کی عمر میں اپنے ایک دوست 'محمود زینی' صاحب کے گھر گئے جہاں میز پر انہوں نے 'اسلامی اصول کی فلاسفی' کا ایک نسخہ دیکھا۔ کہتے ہیں کہ اس کتاب پر ایک طائرانہ نظر ڈالنے سے ہی انہیں محسوس ہوا کہ یہ کتاب ان کے دل کو چُھو گئی ہے۔ اس پر وہ اپنے دوست سے اجازت لے کر اس کتاب کو گھر لے آئے۔ اور بڑی توجہ کے ساتھ اس کتاب کا مطالعہ شروع کر دیا اور اس کتاب کو اس وقت تک نہ چھوڑا جب تک کہ انہوں نے اس کا آخری لفظ نہ پڑھ لیا۔ احمد حلمی صاحب بیان کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کو پڑھ کر پوری طرح قائل ہو گئے اور فوراً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا۔

پس یہ وہ سعید فطرت لوگ ہیں جن کی خدا تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ واقعات جو مَیں نے ابھی سنائے ہیں یہ صرف محظوظ ہونے کے لئے نہیں ہیں بلکہ یہ ہماری حالتوں کو بدلنے کا محرّک بننے چاہئیں۔ یہ واقعات اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنے کا باعث ہونے چاہئیں تا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے مطابق وہ معیار حاصل کرنے والے بن سکیں جن کی آپ علیہ السلام کو ہم سے توقع تھی۔ ہمیں ان تمام مقاصد کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے جن کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدیت کی سچائی میں ذرہ بھر بھی شک نہیں ہے۔ میں نے تو چند ایک واقعات آپ کے سامنے رکھے ہیں جبکہ ایسے واقعات بے شمار ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت ہماری جماعت کے ساتھ ہے۔ پس ہم جو اپنے آپ کو احمدی مسلمان کہتے ہیں ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو بھی سمجھنا چاہئے اور ہم ایسا تبھی کر سکتے ہیں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کا سنجیدگی کے ساتھ مطالعہ کریں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کریں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مثال بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ اگر کسی شخص کا مقصود اپنی طاقت اور کامیابی کو ثابت کرنا ہے تو وہ مناسب ہتھیار اور سامان جنگ سے اپنے آپ کو لیس کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اپنی دنیاوی طاقت اور مقام کو قائم کرنے کے لئے اہل یورپ نے بڑے عجیب و غریب ہتھیار تیار کئے ہیں۔ اس لئے اگر مسلمان رہنما اور بادشاہ دنیوی کامیابی اور طاقت چاہتے ہیں تو انہیں اپنی نظر یورپ کی طرف رکھنی ہو گی۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ ایک احمدی کا ہتھیار کوئی دنیوی اسلحہ نہیں بلکہ ایک احمدی کو تو روحانی ہتھیاروں کی ضرورت ہے اور دعاؤں کی حاجت ہے جو انہیں روحانی مقاصد کے حصول میں مدد دیتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارا مدّعا اسلام کی عظمت کو دنیا پر ظاہر کرنا ہے اور جماعت احمدیہ کی سچائی کو دُور دراز علاقوں میں قائم کرنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے کسی دنیوی شئے کی ضرورت نہیں بلکہ اس کے لئے صرف روحانی ہتھیار درکار ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا روحانی سامان اللہ تعالیٰ سے قریبی تعلق قائم کر کے ہی تیار کیا جا سکتا ہے اور یہ ہتھیار قرآن کریم کا مطالعہ کرنے اور اس کے مطالب کو سمجھنے کی جستجو میں مضمر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یاد رکھیں! قرآن کریم کی بصیرت حاصل کرنے اور اس کو مکمل طور پر سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مجلس میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس لئے مبعوث فرمایا کہ لوگ خدا تعالیٰ پر ایمان لائیں اور ایک نئی روح سے ایمان میں تقویت حاصل کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس لئے ہم سب کو خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے اس طرف توجہ کرنی ہو گی۔ ہمیں اپنے ایمانوں کو تقویت دینا ہو گی اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین کامل پیدا کرنا ہو گا۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھایا ہے کہ ہم اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے اس سے دعائیں کریں اور پنج وقتہ نمازوں کا التزام کریں۔

مَیں نے آپ کے سامنے نوجوان لوگوں کی مثالیں ہی رکھی ہیں جو نہایت کم عمر میں بھی سچائی کے متلاشی تھے۔ وہ اپنے ایمانوں کو مضبوط کرنے کی خاطر کامل اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھک گئے۔ یہ سب لوگ آپ لوگوں کی عمر کے ہی تھے اور ان کے پاس کوئی خاص روحانی طاقت بھی نہ تھی۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ وہ جس ماحول میں پروان چڑھ رہے تھے وہ کوئی مثبت ماحول نہ تھا لیکن چونکہ ان کی فطرت نیک تھی اور خدا کا قرب حاصل کرنا چاہتے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی راہنمائی کی اور ان پر فضل نازل فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ایمان کے معاملہ میں عمر کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ جب ایک شخص احمدیت کو قبول کر لیتا ہے تو پھر اس کا فرض بن جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک قریبی تعلق پیدا کرے۔ جب یہ تعلق قائم ہو جائے گا تب ہی ہماری جماعت ان مقاصد کو حاصل کرنے والی ہو گی جن کے لئے جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ اگر ہم ان مقاصد کو حاصل نہیں کر رہے تو پھر ہمارے اوپر جو مظالم ہو رہے ہیں ان کو برداشت کرنے کا کوئی جواز نہیں رہتا۔ دنیاوی اعتبار سے دیکھا جائے تو ہم پہلے ہی اپنے آپ کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اور اگر ہم اُن باتوں پر بھی عمل نہ کریں جن پر عمل کرنے کا خدا تعالیٰ کے فرستادہ نے ہمیں حکم دیا ہے تو دینی اعتبار سے بھی ہمارے پاس کچھ نہیں رہے گا۔ ہمیں اس طرف نہایت سنجیدگی سے توجہ دینی ہو گی اور اگر ہم نے توجہ نہ دی تو خدا تعالیٰ کے غضب کو پانے والے بن جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ جس مقصد کے لئے اس جماعت کو قائم کیا گیا ہے وہ اس سچائی کے ثبوت کے لئے ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اگر ہم میں سے ہر ایک اس بات کو نہ سمجھ سکے اور اس کے بجائے دنیاوی خواہشات کی پیروی کرے اور مذہب کو کم اہمیت دے تو پھر ہم بطور احمدی مسلمان ہونے کے اپنے فرائض ادا کرنے والے نہیں ہوں گے۔

پس ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ذاتی تعلق قائم کرنے کے لئے کوشش کرنی چاہئے اور دعاؤں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ انہیں قرآن کریم کی روشنی میں ہر برائی سے بچتے ہوئے اور ہر نیکی کو اختیار کرتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنی چاہئیں۔ ہر احمدی کو اپنی نماز میں باقاعدہ ہونا چاہئے اور اس سچائی کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کا کردار اتنا اچھا ہونا چاہئے کہ ساری دنیا کے لئے نمونہ ہو تا کہ جب غیر احمدی ہمیں دیکھیں تو گواہی دیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے افراد واقعی دوسروں سے ممتاز ہیں۔ آپ اعلیٰ مثالیں قائم کرتے ہوئے اپنے اچھے کردار کے ذریعہ دراصل خاموش تبلیغ کر رہے ہوں گے اور آپ وہ مقاصد حاصل کرنے والے بن رہے ہوں گے جن کے لئے جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ دوسروں کی طرف دیکھنے کے بجائے اپنا محاسبہ کریں اور اپنے رویّوں پر غور کریں۔ آپ لوگوں نے دھوکہ دہی اور منافقت سے پاک ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے حقیقی مقصد کو پورا کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ زمانہ فساد کا زمانہ ہے کہ جب شیطانی قوتیں ہر طرف سے حملہ آور ہیں اس لئے لوگ مذہب سے دُور جا رہے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ اسلام کے خلاف بہت کچھ کہا جا چکا ہے اور مسلمانوں کا رویّہ اسلام کی حقیقی تعلیمات کی پیروی میں نہیں ہے۔ اس لئے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ اس تمام گندگی اور دھول کو دور کر کے ایک نئے فرقے کا اس زمانے میں آغاز فرمائے۔ اور یہ اسی الٰہی سلسلے کا کام ہے جو احمدیہ مسلم جماعت ہے کہ اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کے سامنے پیش کرے اور دنیا کو بتائے کہ اسلام حقیقت میں کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ دین کے دو حصے ہیں۔ ایک کا تعلق اعمال سے ہے اور دوسرے کا عقائد سے۔ آپ نے فرمایا کہ اس دَور میں مسلمان دونوں اعتبار سے اسلام کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔ نہ تو مسلمانوں کا عمل ایسا ہے جیسا ہونا چاہئے اور نہ ہی ان کے عقائد اسلام کی حقیقی تعلیمات پر مبنی ہیں۔ حق تو یہ ہے کہ اسلام ہر آلودگی سے پاک مذہب ہے اور ہر اعتبار سے اسلام میں فتوحات پانے کی اور ہر دوسری چیز پر اپنی فوقیت کو ثابت کرنے کی صلاحیت ہے۔ لیکن دوسرے مسلمان جو ہتھیار اور حربے بروئے کار لاتے ہیں وہ کبھی اسلام کی فتح کا باعث نہیں بن سکتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت ہی دنیا کے سامنے حقیقی اسلام کو پیش کر سکتی ہے۔ لیکن یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ ہم میں سے ہر شخص مرد و زن، بچہ اور بوڑھا اپنی زندگیوں کو اسلام کی خوبصورت تعلیمات سے آراستہ نہ کر لے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ دنیا کے بہت سے خطوں میں اب غیر احمدی بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں اور کھلے عام اس کا اظہار کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ دوسرے مسلمان فرقوں سے جدا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں وقتاً فوقتاً کہتا رہتا ہوں اور دو دن پہلے بھی خطبہ جمعہ میں اپنے جرمنی کے دورہ کے حوالہ سے بعض غیر احمدی مہمانوں کے تأثرات کا ذکر کیا تھا۔ انہوں نے گواہی دی کہ جماعت احمدیہ اور اس کے افراد کو دیکھ کر انہیں احساس ہوا ہے کہ اسلام کو میڈیا میں غلط طور پر پیش کیا جا رہا ہے اور درحقیقت اسلام تو ایک پُر امن مذہب ہے۔ لیکن چند ایک لوگوں پر اپنا اچھا اثر چھوڑ دینا یا صرف چند ایک احمدیوں کا اچھے اخلاق سے پیش آ جانا کافی نہیں۔ بلکہ چاہئے کہ ہر ایک احمدی عملی لحاظ سے بھی اور اپنے عقیدہ کے لحاظ سے بھی اسلام کی خوبصورت تعلیمات کا مظہر ہو۔ یہ اس وقت تک ممکن نہیں ہو سکتا جب تک ہر احمدی اس کے لئے کوشش نہ کرے۔ جب اخلاص کے ساتھ یہ کوشش کی جائے گی تو آپ اپنے اندر ایک مثبت روحانی تبدیلی اور مثبت اثر محسوس کریں گے اور آپ کے لئے تبلیغ کی راہیں کھلیں گی اور اسلام کی فتح کا وقت قریب آ جائے گا۔ اس لئے ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ حقیقی احمدی مسلمان بننے کی کوشش کرے اور اس مقصد کو حاصل کرنے والا ہو جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے۔ اللہ کرے ہم سب ایسا کرنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یقیناً ان کوششوں کے سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ پر بھاری ذمہ داریاں ہیں۔ اس لئے آپ کو آپ کے کندھوں پر ڈالی گئی ذمہ داریوں کو سمجھنا ہو گا اور ان مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہو گی کہ جن کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا گیا تا کہ دنیا کو اسلام کی حقیقی تعلیمات دکھا سکیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ آپ سب اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے والے ہوں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسائلم سیکرز سے مخاطب ہو کر اردو زبان میں فرمایا:

بعض جو نئے اسائلم سیکرز آئے ہوئے ہیں ان کو بھی مَیں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ آپ لوگ یہاں آئے ہیں تو یہاں آ کر اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ جماعت کی خاطر لوگ جو تکلیفیں وہاں برداشت کر رہے ہیں ان کی وجہ سے آپ اپنے ملک سے نکلے اور اس ملک میں آئے، اور اس ملک میں اکثر لوگوں کے کیس پاس ہوئے، یہاں آپ کو پناہ ملی۔ تو آپ نے جماعت کی وجہ سے جو مقام یہاں حاصل کیا یا جو پناہ آپ نے حاصل کی اس کو ایک ذمہ داری سمجھیں۔ کیونکہ اب آپ ایک جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ پہلے آپ کو کوئی جانتا تھا یا نہیں جانتا تھا لیکن یہاں آپ کو لوگ اس لئے جانتے ہیں کہ آپ جماعت احمدیہ کے ممبر ہیں۔ اس لئے تمام اسائلم سیکرز اس بات کو سمجھیں۔ یہاں کی رنگینیوں میں نہ پڑ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھیں۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں۔ قرآن کریم کی طرف توجہ دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کو بلند کرنے کی کوشش کریں۔ اسلام کے نام کو بلند کرنے کی کوشش کریں اور اُس مشن کا حصہ بن جائیں جس کو مکمل کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا۔ اسی سے آپ کی بقا ہو گی اور اسی سے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی آئندہ نسلوں کی بقا ہو گی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آرمی پبلک سکول پشاور (پاکستان) پر دہشتگردوں کا نہایت بہیمانہ اور سفّاکانہ حملہ۔

اس ظلم کی بھینٹ چڑھنے والوں کی اکثریت معصوم بچوں کی تھی۔ درندگی اور سفّاکی کی بدترین مثال۔ ایک ایسا واقعہ جس سے انسانیت چیخ اٹھی ہے۔ یہ ہمارے ہم وطن اور شاید تمام ہی مسلمان کہلانے والے تھے جن کے لئے ہمارے دل رحم کے جذبات سے بھرے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان ظالموں اور بدبختوں سے جلد ملک کو پاک کرے۔

کئی دیگر مسلمان ممالک کی طرح پاکستان بھی ایک لمبے عرصہ سے دہشتگری کا شکار ہے اور اس کے نتیجہ میں ہزاروں بلکہ لاکھوں افراد نہایت ظالمانہ طور پر دہشتگردی کا نشانہ بنتے ہوئے موت کی آغوش میں جاچکے ہیں اور سارا ملک ایک شدید اذیّت میں مبتلا ہے۔

گزشتہ دنوں 16/دسمبر 2014ء کو آرمی پبلک سکول پشاور میں ایک ایسی ہی دہشتگردی کی واردات میں کم وبیش 144 افراد کو پل بھر میں لقمۂ اجل بنادیا گیا اور متعدد زخمی ہوئے۔ ان میں سے اکثریت معصوم بچوں کی تھی۔ اسی طرح بعض خواتین کو بھی نہایت سفّاکانہ طور پر قتل کیا گیا۔ یہ ایسا اندوہناک واقعہ ہے جس پر ہر شریف النفس انسان کا دل بڑے رنج اور غم سے بھرا ہوا ہے۔ پاکستان میں دہشتگردی کا یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں۔ ایسے واقعات وہاں کا قریباً روزمرّہ کا معمول ہے۔ 2010ء میں لاہور میں دو احمدیہ مساجد پر بھی ایسا ہی حملہ کیا گیا تھا جس کے نتیجہ میں 86 معصوم احمدی شہید ہوئے تھے۔

سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 19/دسمبر 2014ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن) میں دہشتگردی کے اس سانحہ پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے اسے ”درندگی اور سفّاکی کی بدترین مثال“ قرار دیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک ایسا واقعہ ہے ”جس سے انسانیت چیخ اٹھی“ ہے۔ ”اس واقعہ میں بہیمیت کی انتہا کی گئی ہے“۔

حضور ایدہ اللہ نے اس سفّاکانہ حملہ میں جاں بحق ہونے والوں کے حق میں دعا کرتے ہوئے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی مغفرت اور رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور ان کے والدین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔“

ذیل میں حضور انور کے اس خطبہ کے بعض اقتباسات پیش کیے جارہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اس واقعہ پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ”آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ ظلم و بربریت کے جتنے نمونے یا واقعات ہمیں مسلمان کہلانے والے ممالک میں نظر آتے ہیں وہ دوسرے غیر مسلم ممالک میں نہیں ہیں۔ یا کم ازکم وہاں ظاہراً یہ نمونے اتنی کثرت سے نہیں ہیں اور جب واقعات ہوتے ہیں تو عموماً ان کے خلاف ان ترقی یافتہ ممالک میں یا غیر مسلم ممالک میں آواز بھی بڑے زوردار طریقے سے اٹھائی جاتی ہے۔ چاہے یہ ظلم حکومتی کارندوں کی طرف سے ہو یا کسی گروپ یا فرد کی طرف سے ہو رہا ہو۔ گزشتہ دنوں میں امریکہ میں بھی واقعات ہوئے اور وہاں بڑے پرزور احتجاج ہوئے۔ لیکن اسلام جتنا پیار محبت اور بھائی چارے کی تلقین کرتا ہے، جتنی تلقین کرتا ہے آجکل کی مسلمان حکومتیں اور اسی طرح اسلام کے نام پر دوسرے جو گروپ بنے ہوئے ہیں وہ یا گروہ یا تنظیمیں اتنا ہی ذاتی مفادات کی خاطر یا امن قائم کرنے کے لئے یا اسلام کے نام پر ظلم کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یعنی گویا کہ اسلام کی تعلیم کے بالکل الٹ چل رہے ہیں اور آجکل اسلام کے نام پر یا شریعت کے نافذ کرنے کے نام پر بے شمار شدت پسند تنظیمیں بن چکی ہیں جو ایسے ایسے ظلم کے مظاہرے کر رہی ہیں کہ انسان انہیں دیکھ کر پریشان ہو جاتا ہے کہ یہ حرکتیں انسان کر رہے ہیں یا انسانوں کے رُوپ میں حیوانوں سے بھی بدتر کوئی مخلوق کر رہی ہے۔

گزشتہ دنوں پاکستان میں ظلم کی ایک ایسی صورت ہمارے سامنے آئی جو صرف ظلم ہی نہیں تھا بلکہ درندگی اور سفّاکی کی بدترین مثال تھی۔ ایسی چیز جس سے ایک انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایسا واقعہ جس سے انسانیت چیخ اٹھی۔ ہر شخص جس میں انسانیت کی ہلکی سی بھی رمق ہے چیخ اٹھا اور بے چین ہو گیا۔ ایسے ہی خون کی ہولی آج سے قریباً ساڑھے چار سال پہلے لاہور میں ہماری مساجد میں بھی کھیلی گئی ہے۔ یہاں کے ایک ٹی وی چینل نے غالباً بی بی سی نے پاکستان کے ہونے والے پانچ ایسے بدترین واقعات کا ذکر کیا جو گزشتہ چند سالوں میں پاکستان میں رونما ہوئے۔ ان میں ہماری جو مساجد کا واقعہ تھا لاہور میں ان کا بھی ذکر کیا گیا“۔

حضور انور نے فرمایا: ”ہم احمدی تو انسانیت سے ہمدردی رکھنے والے ہیں اور انسانیت کو تکلیف میں دیکھ کر ہم بے چین ہو جاتے ہیں اور پھر جو پاکستان میں گزشتہ دنوں واقعہ ہوا یہ تو ہمارے ہم وطن اور شاید تمام ہی مسلمان کہلانے والے تھے جن کے لئے ہمارے دل رحم کے جذبات سے بھرے ہوئے ہیں۔...... ان کے لئے ہم بے چین ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہمارے اندر ہمدردی ہے۔ ان پر ظلم دیکھ کر تو ہم نے بے چین ہونا ہی تھا اور ہوئے...... پھر اس واقعہ میں بہیمیت کی انتہا کی گئی ہے کیونکہ اس ظلم کی بھینٹ چڑھنے والوں کی اکثریت جو تھی وہ معصوم بچوں کی تھی۔ پانچ چھ سات سال کے بچے بھی تھے۔ دس بارہ گیارہ تیرہ سال تک کی عمر کے بچے تھے۔ ایسے بچے بھی بیچ میں شہید ہوئے جو پانچ چھ سال کے تھے جن کو شاید دہشت گردی اور غیر دہشت گردی کا کچھ علم بھی نہیں تھا۔ مسلمان اور غیر مسلم میں کیا فرق ہے۔ یہ بھی نہیں پتا ہوگا۔ لیکن بڑے ظالمانہ طریقے سے ان کی جان لی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی مغفرت اور رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور ان کے والدین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے“۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ”یہ کونسا اسلام ہے اور کونسی شریعت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جنگ کی صورت میں غیر مسلموں کے بچوں اور عورتوں پر بھی تلوار اٹھانے کی سختی سے ممانعت فرمائی تھی۔ جنگ کے دوران ایک یہودی کے بچے کو قتل کرنے پر جب آپ نے اپنے صحابی سے بازپُرس کی تو صحابی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! یہ یہودی کا بچہ تھا۔ اگر غلطی سے قتل ہو بھی گیا تو کیا ہوا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وہ انسان کا معصوم بچہ نہیں تھا؟ پس یہ معیار ہیں جو ہمیں انسانیت کے تقدّس کو قائم کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ سے نظر آتے ہیں۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہے اور اسلام کے نام پر ظلم کرنے والوں کے یہ عمل ہیں جو ہم عموماً دیکھتے رہتے ہیں۔“

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ”اس سفّاکانہ ظلم پر ہر انسان نے دکھ کا اظہار کیا۔ چاہے وہ مسلمان تھے یا غیر مسلم تھے۔...... ہر انسان کو اس واقعہ سے تکلیف پہنچی قطع نظر اس کے کہ اس کا مذہب کیا تھا۔ لیکن ان مسلمان کہلانے والوں نے ایک دو نہیں بلکہ تین چار تنظیموں نے اکٹھی ہو کر بڑے فخر سے اس بات کا اعلان کیا کہ ہاں ہم ہیں جنہوں نے یہ ظلم کیا ہے اور ہمیں اس بات پر کوئی شرمندگی نہیں“۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ”ہم دیکھتے ہیں کہ تھوڑی سی شرافت رکھنے والے انسان نے بھی اس پر دکھ کا اظہار کیا، افسوس کیا اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ احمدیوں کے دل میں تو انسانیت کے لئے درد انتہائی زیادہ ہے۔ ہم تو انسانی ہمدردی کے لئے ہر وقت تیار رہنے والے ہیں۔ ذرا سا واقعہ ہو جائے تو ہمارے دل پسیج جاتے ہیں۔ مجھے کئی خطوط موصول ہوئے کہ اس واقعہ سے سارا دن ہم بے چینی اور تکلیف میں رہے اور یہ حقیقت ہے۔ میرا اپنا یہ حال تھا کہ سارا دن طبیعت پر بڑا اثر رہا اور جب ایسی کیفیت ہوتی ہے تو پھر ظالموں کے نیست و نابود ہونے کے لئے بددعائیں نکلتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان ظالموں اور بدبختوں سے جلد ملک کو پاک کرے بلکہ تمام اسلامی ممالک کو پاک کرے“۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ”یہ واقعات دیکھ کر احمدیوں پر ہوئے ہوئے ظلموں کے زخم بھی تازہ ہوتے ہیں۔ لیکن ان معصوموں کے لئے بھی شدید تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بھی حوصلہ دے، صبر دے اور ان پر رحم فرمائے، ان کا کفیل ہو جن کے ماں باپ بھی اُن سے چھن گئے“۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ”یہ شدّت پسندی اور ظلم کے واقعات تقریباً تمام مسلمان کہلانے والے ملکوں کا المیہ ہے۔ یہ ایک پاکستان کی بات نہیں ہے۔ عراق، شام، لیبیا وغیرہ سب ملکوں میں ظلم ہو رہا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ظلم کی بات یہ ہے کہ یہ سب ظلم خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ہو رہا ہے۔ شام میں ہی حکومتی اور سنّی فسادوں میں ایک رپورٹ کے مطابق ایک لاکھ تیس ہزار کے قریب لوگ مارے گئے ہیں۔ ان میں سے چھ ہزار چھ سو بچے مارے گئے۔ ایک بٹا تین (1/3) سے زیادہ شہری مارے گئے۔ کل جو جتنی اموات ہوئی ہیں۔ ISIS کے ذریعے ہزاروں لوگ مارے گئے۔ سینکڑوں عورتوں اور لڑکیوں کو اس لئے ماردیا گیا، ایک لائن میں کھڑا کر کے گولی سے اڑا دیا گیا کہ انہوں نے ان لوگوں سے شادی کرنے سے انکار کر دیا تھا بلکہ بعض ذرائع کے مطابق ظلموں اور موتوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ یہ ساری چیزیں دیکھ کر اسلام کی حقیقت کو سمجھنے والے انسان کا دماغ چکرا جاتا ہے کہ یہ کیا کچھ ہو رہا ہے جو اسلام کے نام پر ہو رہا ہے“۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ”یہ دیکھ کر انسان پریشان ہو جاتا ہے کہ کس اسلامی تعلیم کے نام پر یہ عمل ہو رہا ہے۔ کیا یہ سب کچھ اس خدا کے نام پر ہو رہا ہے جو رحمان خدا ہے، جو رؤوف ورحیم خدا ہے، جو اتنا مہربان ہے کہ جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اس رسول کے نام پر یہ ظلم ہو رہا ہے جس کو خدا تعالیٰ نے رحمۃٌ للعالمین کہا ہے۔ اس شریعت کے نام پر یہ ظلم ہو رہا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے دشمن سے بھی عدل وانصاف کو پکڑے رکھنے کی تلقین کی ہے“۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ”کاش کہ مسلمان علماء کہلانے والے جنہوں نے جہاد اور فرقہ واریت کے نام پر ان شدت پسند گروہوں کو جنم دیا ہے اپنے قبلے درست کر کے اپنی نسلوں کو حقیقی اسلام کے بتانے والے بنیں اور ان شدت پسند گروہوں کی بیخ کنی کے لئے حقیقی اسلامی تعلیم کے ہتھیار کو استعمال کریں۔ اور یہ تبھی ہوسکتا ہے کہ زمانے کے امام کی بات مان کر حقیقی اسلام پر خود بھی عمل پیرا ہوں اور دوسروں کو بھی عمل کروائیں“۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ”کوئی بتائے کہ ان معصوم بچوں کا کیا قصور تھا۔ وہ معاشرے کا ایک بہتر حصہ بننے کے لئے اور ملک کا سرمایہ بننے کے لئے اور سلامتی پھیلانے کے لئے علم حاصل کر رہے تھے۔ اس لئے وہ تعلیم حاصل کرنے ان سکولوں میں آئے ہوں گے“۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ”کس کس بات کا ذکر کیا جائے جو مسلمان کہلانے والے ممالک کو تباہی کی طرف لے جارہی ہے۔ ایک ظلم ہوتا ہے۔ چند دن عوام پر اثر رہتا ہے شور مچاتے ہیں اور پھر انہی ظالموں کے ہاتھوں عوام الناس کی بھی اکثریت جو ہے وہ آلہ کار بن جاتی ہے۔ پس جب تک خدا تعالیٰ کی بات نہیں مانیں گے جب تک دشمنوں سے بھی انصاف کے معیار قائم نہیں کریں گے۔ جب تک ہر سلام کرنے والے کو امن نہیں دیں گے۔ جب تک اپنے بھائی چارے کے معیاروں کو قائم نہیں کریں گے۔ جب تک حکومت رعایا کا خیال نہیں رکھے گی۔ جب تک رعایا حکومت کی اطاعت گزار نہیں ہوگی۔ جب تک خدا تعالیٰ کا خوف دلوں میں پیدا نہیں ہوگا۔ اس وقت تک ایسے ظالمانہ واقعات ہوتے رہیں گے۔ کاش کہ یہ باتیں ہمارے لیڈروں اور علماء کہلانے والوں کو بھی اور عوام الناس کو بھی سمجھ آجائیں۔ مسلمان اُمّہ کی تکلیف ہمیں بھی تکلیف میں ڈالتی ہے۔ اس لئے کہ یہ ہمارے پیارے آقا کی طرف منسوب ہونے والے ہیں۔ ہمیں تو زمانے کے امام نے اپنے آقا اور مطاع کی طرف منسوب ہونے والوں سے ہمدردی اور پیار کرنے کے گُر سکھائے ہیں“۔

حضور انور نے فرمایا: ”ہر ظلم جو کسی بھی مسلمان پر ہو ہم اپنے دل پر محسوس کرتے ہیں۔ اور یہ ظلم جو پاکستان میں ہوا ہے یقیناً ہمارے لئے انتہائی تکلیف کا موجب ہے۔ اور جو ظلم مسلمان دنیا میں کسی کی طرف سے بھی ہو رہا ہے ہمارے لئے تکلیف کا باعث ہے۔ اور اس تکلیف کا احساس اس وقت اور بھی بڑھ جاتا ہے جب ہم دنیا کو پکار پکار کر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان ظلموں کے خاتمے کے لئے اپنے وعدے کے مطابق مسیح موعود کو بھیج دیا ہے جس نے جنگوں اور سختیوں کا خاتمہ کر کے پیار اور محبت کو پھیلانا تھا۔ پس اس کی بات سنو تاکہ دنیا میں اسلام کی حقیقی تعلیم کو لاگو کرسکو۔ لیکن اس پکار کے باوجود علماء کہلانے والے سب سے زیادہ ہماری دشمنی میں بڑھتے چلے جارہے ہیں اور جب ایسی صورتحال ہو تو انصاف اور ہمدردی کی تمیز پھر ختم ہو جاتی ہے اور نتیجۃً پھر ہر معاشرے میں فتنہ وفساد ہی نظر آتا ہے اور معصوموں کا خون ہوتا ہے اور یہی کچھ ہو رہا ہے۔ کاش کہ مسلمان علماء کہلانے والے اس بات کو سمجھیں اور مُسلم اُمّہ کو فرقہ واریت میں ڈال کر تباہ کرنے کی کوشش کرنے کے بجائے اسلام کی امن، محبت اور پیار کی تعلیم کو مسلمانوں کے اندر راسخ کریں۔...... اللہ تعالیٰ کرے کہ ان کو یہ عقل آجائے“۔

حضور انور ایدہ اللہ نے احباب کو دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ ”پاکستان کے لئے اور مسلم ممالک کے لئے بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان ملکوں میں امن قائم فرمائے اور حکومتیں بھی اور عوام الناس بھی حقیقی اسلامی قدروں کی پہچان کرنے والے بن سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے“۔

غزوات وسرایا

غزوہ طائف

بریگیڈئر (ر) دبیر احمد پیر

1۔پس منظر:

حنین میں شکست کے بعد بنو ہوازن کی بچی کھچی فوج کے ایک حصہ نے طائف کے قلعہ میں پناہ لی۔ یہاں پہنچ کر انہوں نے پھر سے مسلمانوں کے خلاف جنگ کی تیاریاں شروع کردیں۔اور قلعہ بند ہوکر مقابلے کے لئے تیار ہوگئے۔

2۔مروجہ عسکری Doctrine

اس زمانے کے عرب single combat میں مہارت رکھتے تھے۔وہ دوبدو لڑائی کے بھی ماہر تھے لیکن انہیں محاصرے والی لڑائیوں کے بارے میں زیادہ علم نہیں تھا۔

سریہ ذی الکفین سے واپسی پر حضرت طفیل الدوسیؓ جو دبّابہ اور منجنیق ساتھ لائے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں استعمال کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

حضرت سلمان فارسیؓ جنہوں نے غزوہ احزاب میں خندق کے نظریہ کو پیش کیا تھا مشاورت کے لئے موجود تھے۔ گو کہ ان کا علم خالص theoretical تھا کیونکہ انہوں نے اصل لڑائی میں کبھی حصہ نہیں لیا تھا۔

عربوں کو pursuit tactics کا بھی علم نہیں تھا۔دشمن کی میدان جنگ میں شکست کو کافی سمجھا جاتا تھا اور اس کے خلاف کبھی pursuitoperations نہیں کئے جاتے تھے۔

3۔مخالف افواج:

مسلمانوں کی تعداد تقریباً 12000 تھی جبکہ اہل طائف کی تعداد بھی تقریباً اتنی ہی تھی۔طائف والوں کو مقامی سہولیات اور walled city کے سبب فوقیت حاصل تھی۔

4۔طائف:

طائف کا شہر پہاڑی علاقے میں واقعہ تھا اور ایک پرانے قلعے کی حیثیت رکھتا تھا۔ قلعے کی دیواروں اور مورچوں کو جنگ کے لئے تیار کیا گیا تھا اور شہر کے اندر کئی اونچی جگہوں کو observation اور show of force کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ قلعے کے اردگرد کا علاقہ بالکل cover کے بغیر تھا گو کہ پھلوں کے چند باغات موجود تھے۔

5۔دونوں افواج کے منصوبے

......مالک بن عوف کا منصوبہ

مالک بن عوف حنین سے اپنی بچی کھچی فوج لے کر تیزی کے ساتھ طائف پہنچا اور مسلمانوں کے ساتھ ایک لمبی لڑائی کی تیاریوں میں مصروف ہوگیا۔اس نے تیزی کے ساتھ بڑی مقدار میں کھانے پینے کی اشیاء اکٹھی کیں۔ اس کا مسلمانوں کے ساتھ ایک لمبی اور صبر آزما جنگ لڑنے کا ارادہ تھا۔اس نے اندازہ لگالیا تھا کہ چونکہ اسلامی فوج کا مزاج اس قسم کی جنگ لڑنے کا نہیں تھا اس لئے اسے امید تھی کہ وہ زیادہ دیر تک محاصرہ جاری نہیں رکھ سکیں گے۔

اگر مسلمانوں نے شہر پر قبضہ کرنے کے لئے زیادہ حملے کئے تو ان کا زیادہ جانی نقصان ہونے کا خدشہ تھا جس صورت میں شاید وہ جلد واپس چلے جاتے۔

جب مسلمان واپس جانے کے لئے محاصرہ اٹھائیں گے تو مشرکین شہر سے نکل کر ان پر حملہ کریں گے تاکہ انہیں نقصان پہنچائیں۔

یہ منصوبہ صرف اس صورت میں کامیاب ہوسکتا تھا جب مسلمان وہاں سے ممکنہ طور پر پیچھے ہٹتے۔

......مسلمانوں کا منصوبہ

اسلامی لشکر 12 شوال 8 ہجری کو اوطاس سے روانہ ہوا۔ اسلامی لشکر وادی نخلہ اور وادی القرن سے گزرتا ہوا طائف کے شمال مغرب میں واقعہ میدانی علاقے میں پہنچ گیا۔ یہاں سے اسلامی لشکر نے اپنا رخ تبدیل کیا اور نخاب اور سدرہ سے ہوتا ہوا طائف کے عقب میں نمودار ہوا۔

اس مارچ میں حضرت خالد بن ولید بنو سلیم کے ساتھ اسلامی لشکر کے آگے آگے بطور advance guard کے چل رہے تھے۔

اسلامی لشکر 15 شوال 8 ہجری کو طائف پہنچا اور شہر کا محاصرہ شروع کیا۔

وہاں پہنچ کر اسلامی لشکر نے اپنا ایک کیمپ طائف کی دیوار کے نزدیک لگایا۔ کچھ دیر کے بعد وہاں پر دشمن نے تیروں کی بارش شروع کی جس کے سبب چند مسلمان شہید ہو گئے۔مسلمانوں نے یہاں سے اپنا کیمپ شفٹ کر کے مسجد ابن عباس کی موجودہ جگہ پر لگایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر کا محاصرہ اس طرح پلان کیا کہ نہ تو اہل طائف شہر سے باہر نکل سکیں اور نہ ہی کوئی اندر آسکے۔

6۔جنگ کی کارروائی

اس جنگ میں دونوں افواج کے درمیان زیادہ تر لڑائی ایک دوسرے پر تیروں کے تبادلے کی صورت میں ہوئی۔

سریہ ذی الکفین سے واپسی پر حضرت طفیل الدوسیؓ اپنے ساتھ جو دبّابہ اور منجنیق لائے تھے انہیں قلعے کے سامنے نصب کروا کر قلعے پر تیراندازی اور سنگباری کی گئی۔ جواباً اہل طائف نے قلعے کے اندر سے شدید تیراندازی کی اور دبابہ کے ذریعہ آگ میں دہکائی سلاخیں اسلامی لشکر پر پھینکیں۔ دونوں طرف سے یہ مقابلہ کچھ دیر چلتا رہا۔ مسلمان ایک مرتبہ دبابہ کے ذریعہ قلعہ کی دیوار میں شگاف کرنے میں کامیاب ہوگئے لیکن جب وہ آگے بڑھے تو دشمن نے ان پر لوہے کے جلتے ہوئے ٹکڑے پھینکے جن کی وجہ سے بہت سے مسلمان زخمی ہوئے اور کئی شہید بھی ہوگئے۔اسی طرح تقریباً دو ہفتے گزر گئے۔محاصرہ طول پکڑ رہا تھا۔نہ تو مسلمان قلعے میں داخل ہو سکتے تھے اور نہ ہی اہل طائف باہر نکل کر لڑتے تھے۔کئی مرتبہ مسلمانوں نے قلعے پر حملے کی کوشش کی لیکن اہل طائف کے تیروں کی بارش انہیں واپس جانے پر مجبور کردیتی۔

اس دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کروایا کہ جو شخص بھی قلعہ کی فصیل سے اتر کر مسلمانوں کے پاس آجائے گا وہ آزاد ہوگا۔اس پر تیئس (23) آدمی اتر کر مسلمانوں سے آملے۔ان لوگوں میں حضرت ابوبکرہ نفیع بن الحارثؓ بھی تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کو آزاد کردیا اور ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک مسلمان کے سپرد کردیا جو اُن کی نگہداشت کرتا تھا۔اس واقعہ کا اہل طائف پر بہت منفی اثر پڑا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محاصرہ کی صورتحال کے پیش نظر حضرت نوفل بن معاویہ الدیلیؓ سے مشورہ کیا جس پر انہوں نے عرض کی کہ چونکہ طائف کو فتح کرنا مقصود نہیں تھا بلکہ مقصد صرف دشمن کی فوج کا تعاقب تھا اور ان قبائل پر اسلامی لشکر کا رعب قائم کرنا تھا اور یہ غرض پوری ہو چکی تھی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو فوج کی واپسی کے اعلان کا ارشاد فرمایا۔ اس اعلان پر بعض لوگوں نے یہ اظہار کیا کہ ہم بغیر فتح کے کیونکر واپس جارہے ہیں؟ ہم کل بھی لڑنا چاہتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خواہش پر اس دن واپسی کا ارادہ ملتوی فرمادیا۔ چنانچہ وہ لوگ اگلے دن لڑنے کے لئے نکلے لیکن دشمن کی کارگر تیراندازی کے سامنے کسی قسم کی پیش رفت نہ ہوسکی اور کئی مسلمان زخمی ہوئے۔

اس غزوہ میں 12 مسلمان شہید ہوئے اور متعدد زخمی ہوئے۔

غنائم کی تقسیم: جعرانہ طائف اور مکہ کے درمیان لیکن مکہ کے نسبتاً قریب ایک مقام ہے جو عراق کے راستہ پر مکہ سے ایک برید یعنی 12 میل کے فاصلے پر ہے۔غزوہ حنین سے فارغ ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنو ہوزان کے قیدی اور غنائم وغیرہ جعرانہ میں چھوڑ کر طائف کے محاصرہ کے لئے تشریف لے گئے تھے۔اب وہاں سے فارغ ہوکر 5 ذوالقعدہ کو جعرانہ تشریف لائے تاکہ اموال غنائم کی تقسیم وغیرہ کا انتظام کیا جاسکے۔اموال غنائم کی تفصیل درج ذیل ہے:

- ......قیدی: 6000
- ......اونٹ: 24000
- ......بکریاں: 40000
- ......چاندی: 4000 اوقیہ

عسکری نقطۂ نظر سے اس مہم کا تجزیہ

1۔محاصرہ اٹھانے کی وجوہات

......طائف کا مضبوط دفاعی قلعہ اور اہل طائف کی بہادری۔

......مسلمانوں کو مدینہ سے نکلے ہوئے کافی وقت ہوگیا تھا۔ نومسلموں کو اسلامی جنگوں کا کوئی تجربہ نہیں تھا۔جب محاصرہ لمبا ہوگیا تو ان میں تھکاوٹ کے آثار نمایاں ہوئے اور انہوں نے واپس جانے کی خواہش کا اظہار کیا۔

......مسلمانوں نے اہل طائف اور بنو ہوازن پر اپنا رعب قائم کردیا تھا اور اس علاقے کے قبائل کو حنین میں بھرپور شکست دی تھی۔ان قبائل کی جانب سے مستقبل میں کسی قسم کے خطرہ کی امید نہیں تھی۔

2۔اچانک پن (surprise): گو کہ بنو ہوازن نے حنین میں مسلمانوں کے خلاف کامیاب گھات لگا کر اچانک پن حاصل کرلیا تھا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قائدانہ صلاحیتوں اور آپ کی جانب سے غیر معمولی بہادری اور شجاعت کے مظاہرے کے سبب مسلمان ایک بڑے نقصان سے بچ گئے۔اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر کردیا کہ گو اچانک پن جنگ کے دوران ایک بہت اہم جزو کی حیثیت رکھتا ہے لیکن اس کے اثر کو شجاعت، بہادری اور بروقت فیصلہ کی طاقت سے کم یا ختم کیا جاسکتا ہے۔

3۔ لیڈرشپ (leadership): حنین اور طائف کی مہم ایک ہی سلسلے کی جنگ تھی۔ اس میں حنین کے موقع پر تو مسلمانوں پر کڑا وقت آ گیا تھا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قائدانہ صلاحیتوں کے سبب اسلامی فوج کی بچت ہو گئی اور ایک بڑا نقصان ٹل گیا۔اس کے مقابلے میں دشمن کا کمانڈر بہادر تو تھا لیکن اس میں قائدانہ صلاحیتوں کی کمی تھی جس کے سبب بنو ہوازن کے کامیاب گھات کے باوجود وہ مسلمانوں کو زیادہ نقصان نہ پہنچاسکا۔

4۔انٹیلیجنس (intelligence) دونوں افواج نے ایک دوسرے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے موثر انٹیلیجنس network بنایا ہوا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک جاسوس بھجوا کر دشمن کے ارادے، فوج کی تعداد اور اس کی پوزیشن کے بارے میں معلوموت حاصل کیں اور اس کے ذریعہ انہیں اپنا منصوبہ بنانے میں آسانی ہوئی۔ دشمن نے بھی مسلمانوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور انہیں حنین میں trap کیا۔

5۔حوصلہ (morale): اسلامی لشکر کے حوصلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے درمیان موجودگی کے سبب بہت بلند تھے جبکہ دشمن کے کمانڈر نے اپنے منصوبے میں اپنی فوج کا حوصلہ بلند رکھنے کے لئے عورتوں اور بچوں کو ساتھ لانے کا پلان بنایا ہوا تھا تاکہ کسی مشکل کے وقت فوج بھاگ نہ جائے۔اس کے باوجود حنین کی شکست کے بعد بنوہوازن اپنی عورتوں اور بچوں کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔

6۔ انتظامی امور: اہل طائف نے اپنے قلعہ میں بڑی مقدار میں کھانے پینے کی اشیاء، کپڑے، سامان حرب اور دیگر اشیاء مسلمانوں سے جنگ سے پہلے ہی جمع کرلی تھیں۔ محاصرے کے دوران انہیں انتظامی معاملے میں کوئی کمی درپیش نہیں ہوئی۔بہتر انتظامی امور کے سبب انہوں نے مسلمانوں کو محاصرہ اٹھانے پر مجبور کردیا۔

7۔Pursuit کی اہمیت: حنین میں دشمن کی شکست کے بعد اگر اسلامی فوج دشمن کا تیزی سے پیچھا کرتی تو انہیں طائف کے قلعہ میں پناہ لینے سے پہلے شکست دے سکتی تھی۔عرب میں hot pursuit آپریشنز کا رواج نہیں تھا اور نہ ہی انہیں اس کی تکنیک کا علم تھا۔

8۔Current Tactical Doctrine: مسلمانوں کو نہ تو pursuit tactics اور نہ ہی محاصرے کی جنگ کی تکنیک سے آگاہی تھی۔ اہل طائف ایک لمبے عرصہ سے قلعہ میں رہ رہے تھے اور قلعہ میں سے دفاعی جنگ لڑنے کے طریقوں سے آگاہ تھے۔اس طریق جنگ میں دشمن کو مسلمانوں پر فوقیت حاصل تھی۔

اختتام

غزوۂ حنین اور غزوہ طائف ایک ہی لڑائی کے دو phase تھے۔گو کہ بظاہر ان غزوات کا اختتام بنوہوازن کی مکمل شکست کی صورت میں تو سامنے نہیں آیا لیکن مسلمانوں نے اپنے مقصد کو پورا کرلیا جو یہ تھا کہ دشمن پر اپنا رعب قائم کرنا تاکہ وہ آئندہ ان پر حملہ کرنے یا ان کے خلاف تخریبی کارروائیوں سے باز رہے۔ اس لڑائی سے مسلمانوں نے بھی بہت کچھ سیکھا۔ انہیں پہلی مرتبہ ایک بڑی فوجی نفری حاصل تھی لیکن اس کے باوجود حنین کے مقام پر وہ دشمن کی گھات کا نشانہ بنے اور اس ناگہانی کیفیت سے انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ نے نکالا۔ دوسرا تجربہ انہیں محاصرے کی جنگ کا ہوا۔مسلمانوں کو اس طریق جنگ کا بالکل تجربہ نہیں تھا۔ انہیں اس بات کا بھی اندازہ ہوگیا کہ اگر دشمن کی پوزیشن اور منفرد طریق جنگ کے بارے میں معلومات حاصل ہوں تو پھر اس کے لئے ٹریننگ لے کر جنگ کے لئے نکلنا چاہئے۔ مجموعی طور پر مسلمان اب عرب کی سب سے بڑی طاقت بن چکے تھے۔

☆......☆......☆

نیا سال مبارک ھو

ادارہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کی طرف سے تمام احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو نیا سال مبارک ہو۔ اللہ کرے کہ یہ سال جماعت احمدیہ کی بے شمار ترقیات کا باعث ہو۔اللہ تعالیٰ دنیا میں ہر جگہ ہر احمدی کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھتے ہوئے انفرادی و اجتماعی کامیابیوں سے نوازتا رہے اور خلافت احمدیہ کے بابرکت سائے کے نیچے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے نیکیوں کو اختیار کرتے ہوئے ہر احمدی خدا تعالیٰ کی رحمت کا وارث بنتا رہے۔آمین

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

انڈیکس ’’الفضل ڈائجسٹ‘‘ 2014ء

2014ء میں ’’الفضل ڈائجسٹ‘‘ کی زینت بننے والے مضامین کی مکمل فہرست ہدیۂ قارئین ہے:

3؍جنوری 2014ء - شمارہ 1

☆ حضرت صہیب بن سنان رومیؓ ازمکرم حافظ مظفر احمد صاحب
☆ محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب اور محترمہ برکت بی بی صاحبہ ازمکرم ندیم احمد مجاہد صاحب
☆ مکرم قریشی محمد اعظم طاہر صاحب شہید
ازمکرم حکیم محمد افضل فاروق صاحب
☆ مکرم عبدالسلام اسلام صاحب کی نئے سال کے آغاز کے حوالہ سے ایک نظم میں سے انتخاب:
’’ہو مبارک سالِ نَو ،نوعِ بشر کے واسطے‘‘
☆ مکرم مبارک صدیقی صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
’’جن کی راہوں میں کانٹے بچھائے گئے‘‘

10؍جنوری 2014ء - شمارہ 2

☆ مکرم نیاز علی صاحب شہید ازمکرم لئیق احمد ناصر صاحب
☆ مکرم ناصر احمد سید صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
’’روا جو ظلم کو رکھے خدا کے گھر کے ساتھ‘‘

17؍جنوری 2014ء - شمارہ 3

☆ حضرت میاں اللہ بخش صاحبؓ ازمکرم وقاص وڑائچ صاحب
☆ محترم چودھری غلام احمد خان صاحب رئیس کا ٹھگڑھ
ازمکرم رانا عبدالرزاق صاحب
☆ مکرم مظفر منصور صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
’’سلام سیدِ سادات کے جگر پارو‘‘
☆ مکرم محمد مقصود منیب صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
’’لب پر درود، دل میں دعاؤں کے قافلے‘‘

24؍جنوری 2014ء - شمارہ 4

☆ انڈونیشین شہید محترم پاپو حسن صاحب
☆ محترم ماسٹر بشارت احمد صاحب ازمکرم ماسٹر احمد علی صاحب
☆ محترم حکیم عبدالعزیز صاحب ازمکرم محمد مقصود احمد صاحب
☆ محترمہ حلیمہ ناصرہ صاحبہ ازمکرم منظور احمد شاد صاحب
☆ مکرم مبارک صدیقی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب:
’’موسم بھی تابناک ہے، ظالم ہوا بھی ہے‘‘

31؍جنوری 2014ء - شمارہ 5

☆ حضرت مقداد بن عمروؓ ازمکرم حافظ مظفر احمد صاحب
☆ مکرم انور ندیم علوی صاحب کی نظم سے انتخاب:
’’ہر طرف ٹوٹتی سانس کی ہچکیاں، یہ شب و روز گویا سزا ہو گئے‘‘

7؍فروری 2014ء - شمارہ 6

☆ محترم میاں محمد صدیق بانی صاحب ازمکرم شریف بانی صاحب
☆ محترم محمد صدیق شاکر صاحب ازمکرم محمود احمد قریشی صاحب
☆ حضرت مرزا دین محمد صاحبؓ آف لنگروال
ازمکرمہ ج۔ رانا صاحبہ
☆ مکرم ضیاءاللہ مبشر صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
’’آنکھ اشکبار، دل حزیں، پر لب سیئے سیئے‘‘
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی طویل نظم سے انتخاب:
’’ہر طرف ہے شورِ محشر الاماں یا رب مدد‘‘

14؍فروری 2014ء - شمارہ 7

☆ ابّا حضور (حضرت مصلح موعودؓ)
ازمکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب
☆ حقہ نوشی سے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کا بیان فرمودہ واقعہ
ازمکرم نوید احمد سانول صاحب
☆ حضرت مصلح موعودؓ کی وفات پر ایک غیر از جماعت جناب نیاز آگیں دامن صاحب کے منظوم کلام میں سے انتخاب:
’’شور ہے، میرِ کارواں اٹھا‘‘

21؍فروری 2014ء - شمارہ 8

☆ دو اسیرانِ کابل کی سنگساری کا چشمدید منظر
ازمکرم فضل کریم صاحب
☆ دارالذکر لاہور میں دو بھائیوں (مکرم انیس احمد صاحب اور مکرم منور احمد صاحب) کی شہادت ازمکرم منیر احمد صاحب
☆ مکرم نذیر احمد جنجوعہ صاحب
از ہومیو ڈاکٹر مکرم مقبول احمد صدیقی صاحب
☆ مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کی نظم میں سے انتخاب:
’’وہ پیارے جو اپنے ہی خوں میں نہائے‘‘
☆ مکرم مبارک احمد عابد صاحب کا کلام:
’’دل ہوا خوں مرا اور جگر چاک ہے‘‘

28؍فروری 2014ء - شمارہ 9

☆ واقفِ نَو عزیزم ولید احمد (شہید لاہور) از جناب ابن کریم
☆ مسجد بیت النور لاہور میں دہشتگرد پر قابو پانے کا آنکھوں دیکھا احوال۔ جناب ابن عبداللہ کی ایک انگریزی تحریر کا اردو ترجمہ (از آصفہ اسحاق صاحبہ)
☆ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کی ایک غزل سے انتخاب
’’تاج وفا کا سر پر رکھنا سیج نہیں ہے پھولوں کی‘‘

7؍مارچ 2014ء - شمارہ 10

☆ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت مولانا غلام احمد فرخ صاحب اور محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ اہلیہ حضرت مولانا غلام حسین ایاز صاحب کا واقف زندگی کی اہلیہ کے طور پر کردار
ازمکرم میجر (ر) منیر احمد فرخ صاحب
☆ مکرم انصر رضا صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
’’خدایا مجھ کو دکھا میری کاوشوں کا ثمر‘‘

14؍مارچ 2014ء - شمارہ 11

☆ مکرم محمد رشید ہاشمی صاحب شہید ازمکرمہ ق ع ہاشمی صاحبہ
☆ مسجد نور لاہور کے خادم مکرم محمد انور سراء صاحب شہید
ازمکرم محمد فہیم ملک صاحب ایڈووکیٹ
☆ مکرم ڈاکٹر نجم الحسن صاحب کی شہادت
☆ مکرم پیر حبیب الرحمٰن صاحب کی شہادت
☆ مکرم محمد شفیع اشرف صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
’’ثبوت دے دیا عشّاق نے محبت کا‘‘

21؍مارچ 2014ء - شمارہ 12

☆ سانحہ لاہور کے حوالہ سے چند ایمان افروز واقعات
ازمکرم محمد محمود طاہر صاحب
☆ لوئی پاسچر
☆ مکرم رشید ندیم صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
’’اُسی کے دَم سے یہ برگِ ثنا مہکتا ہے‘‘

28؍مارچ 2014ء - شمارہ 13

☆ محترم منیر احمد شیخ صاحب شہید (امیر ضلع لاہور) ازمکرم واحداللہ جاوید صاحب+مکرمہ ب نصیر صاحبہ+مکرمہ ک خانم صاحبہ
☆ اعزازات (عزیزہ قرۃ العین احمد + عزیزہ کومل فاطمہ + عزیزم شعیب محمود + عزیزہ عائشہ عفت سعید + عزیزم مدثر احمد زکی و عزیزم خرم عثمان خالد + مکرم سید حبیب طاہر بخاری صاحب+عزیزہ وجیہہ عظمت صاحبہ)
☆ مکرم منیر احمد شیخ صاحب امیر جماعت لاہور کی شہادت پر کہے گئے مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
’’خود مدّتوں تُو مسندِ انصاف پر رہا‘‘

4؍اپریل 2014ء - شمارہ 14

☆ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت میں شہب ثاقبہ کے گرنے کی عظیم الشان پیشگوئی ازمکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب
☆ محترم خواجہ محمد رمضان صاحب آف میرا بھڑکا
ازمکرم خواجہ عبدالمنان صاحب
☆ مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب ازمکرم عبدالسمیع خان صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر+مکرمہ ن۔ی۔ صاحبہ
☆ مکرم راجہ محمد یوسف صاحب کی ایک نظم سے انتخاب:
’’منتظر اہل نظر کا ہے وہ ظہورِ آگہی‘‘
☆ مکرم ملک منیر احمد ریحان صابر کی ایک نظم سے انتخاب:
’’چاند کی روشن کرنوں میں جب اس کا چاند سا مکھڑا ہوگا‘‘

11؍اپریل 2014ء - شمارہ 15

☆ محترم رشید قیصرانی صاحب ازمکرم اسفندیار منیب صاحب

18؍اپریل 2014ء - شمارہ 16

☆ مکرم شریف احمد صاحب ازمکرم لئیق احمد مشتاق صاحب
☆ محترم ملک رفیق احمد صاحب ازمکرم ملک ناصر احمد صاحب
☆ محترمہ محمودہ ضیاء صاحبہ ازمکرم ضیاءالدین حمید ضیاء صاحب
☆ مَیں نے پاکستان بنتے دیکھا ازمکرم رانا محمد اسلم خان صاحب
☆ مسجد بیت النصر ناروے کی تکمیل کے حوالہ سے مکرمہ عفیفہ نجم صاحبہ کی ایک نظم میں سے انتخاب:
’’بہت سال گزرے دعا میں لگے‘‘
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی نظم میں سے انتخاب:
’’لغزش بہت بڑی ہے اگر رہ گئی نماز‘‘
☆ محترم ثاقب زیروی صاحب کی (پاکستان میں یوم آزادی کی ایک شب پر ایک محفل رقص و سرود دیکھ کر کہی جانے والی) طویل نظم ’’یاددہانی‘‘ میں سے انتخاب:
’’مسرتوں کے ساتھیو!‘‘

25؍اپریل 2014ء - شمارہ 17

☆ میجر جنرل (ر) چودھری ناصر احمد صاحب شہید
ازمکرم صفدر نذیر صاحب گولیکی+مکرمہ س۔ منیرہ باجوہ صاحبہ
☆ مکرمہ ع۔ عارف صاحبہ کا اپنے بیٹے مکرم ناصر محمود صاحب کا ذکرِ خیر اور ربوہ میں تدفین کے موقع پر اہل ربوہ کے جذبات کی منظرکشی۔
☆ مکرم مبارک احمد عابد صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
’’دو پہر خوں بکف صف بہ صف ہیں گلاب‘‘

2؍مئی 2014ء - شمارہ 18

☆ محترم محمود احمد شاد صاحب مربی سلسلہ (شہید)
ازمکرم پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب+مکرم مظفر احمد درّانی صاحب+مکرم ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر صاحب
☆ مکرم محمود احمد شاد صاحب شہید مربی سلسلہ کی یاد میں مکرم ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
’’یہ خون کے چھینٹے تری معصوم جبیں پر‘‘
☆ مکرم عبدالجلیل عباد صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
’’دل و جاں جنہوں نے خداوند پہ وارے‘‘

9؍مئی 2014ء - شمارہ 19

☆ قائداعظم محمد علی جناح کی نظر میں حضرت چودھری محمد ظفراللہ خانصاحب ازمکرم پروفیسر راجا نصراللہ خانصاحب
☆ جناب احسان دانش اور جناب اقبال اخوند کا حضرت چودھری سر محمد ظفراللہ خان صاحبؓ کے بارے میں اظہار خیال
ازمکرم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب
☆ محمدی بیگم صاحبہ ازمکرم محمد اعظم اکسیر صاحب
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
’’پُرکیف نظاروں کی طرح سامنے آؤ‘‘

16؍مئی 2014ء - شمارہ 20

☆ مکرم نعمت اللہ صاحب کی شہادت
☆ محترم چودھری محمد احمد صاحب شہید
ازمکرم محمد شفیق صاحب
☆ مکرم فدا حسین صاحب شہید
ازمکرمہ ن۔ مبشر صاحبہ
☆ مکرم محمد شاہد صاحب شہید ازمکرم محمد انور صاحب
☆ مکرم خوشی محمد شاکر صاحب کی ایک نظم سے انتخاب:
’’تم تھے سجدے میں گریاں خدا کے لئے‘‘
☆ ڈاکٹر محمد عامر خانصاحب کے کلام میں سے انتخاب:
’’دل غم سے چور چور ہے آنکھ اشکبار ہے‘‘

23؍مئی 2014ء - شمارہ 21

☆ اطاعتِ خلافت کی مثالیں ازمکرم نصیر احمد انجم صاحب
☆ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی شفقتوں کا بیان
ازمکرم میجر (ر) منیر احمد فرخ صاحب
☆ مکرم محمد ہادی صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
’’خلافت کے پرتَو میں بیٹھے یہاں‘‘
☆ مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
’’زمیں کی طلب نہ جہاں مانگتے ہیں‘‘

30؍مئی 2014ء - شمارہ 22

☆ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ازمکرم حافظ عبدالحمید صاحب+مکرم عبدالعزیز خان صاحب+مکرمہ خالدہ منور صاحبہ
☆ محترمہ سلیمہ اختر صاحبہ (اہلیہ محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب) ازمکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب
☆ مکرم چودھری بشارت احمد صاحب
ازمکرم چودھری شبیر احمد صاحب
☆ مکرم ناصر احمد سید صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
’’ثُریا ہے جس کے لئے سرنگوں‘‘
☆ بیٹی کی رخصتی پر کہی جانے والی مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی ایک دعائیہ نظم میں سے انتخاب:
’’راحتوں کے حسیں گلستاں میں رہو‘‘

6؍جون 2014ء - شمارہ 23

☆ دمدار ستارہ ’’ذوالسنین‘‘ کا آسمانی نشان
ازمکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب
☆ مکرم ماسٹر محمد اسلم جنجوعہ صاحب آف سرگودھا
ازمکرم بشارت احمد صاحب
☆ محترم عبدالرشید خان صاحب ازمکرم عبدالسمیع خانصاحب
☆ مکرم جمیل الرحمٰن صاحب کی ایک نعت میں سے انتخاب:
’’سیّدِ عاشقاں سرورِ دلبراں‘‘
☆ مکرم محمود الحسن صاحب کی غزل میں سے انتخاب:
’’اُس شوخ کا گو ہم پہ کرم بھی ہے ستم بھی‘‘

13؍جون 2014ء - شمارہ 24

☆ مکرم نصیر احمد بٹ صاحب آف فیصل آباد کی شہادت
☆ مکرم امتیاز احمد صاحب شہید ازمکرم زکریا نصراللہ خانصاحب
☆ مکرم ریاض احمد صاحب اور مکرم امتیاز احمد صاحب کی پشاور بم دھماکے میں شہادت ازمکرم رانا محمد ظفراللہ صاحب
☆ احمدیہ مسجد مردان پر خودکش حملے میں محترم شیخ عامر رضا صاحب کی شہادت
☆ ڈاکٹر طارق بشیر صاحب شہید ازمکرم رانا عبدالرؤف صاحب
☆ مکرم اعظم نوید صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
’’ہر آنکھ اشکبار ہے، ہر دل ہے غمزدہ‘‘

20؍جون 2014ء - شمارہ 25

☆ مکرم مرزا اعجاز احمد بیگ صاحب شہید
ازمکرمہ امۃ المتین بیگ صاحبہ
☆ مکرم سمیع اللہ صاحب شہید (آف گوٹھ احمد پور ضلع سانگھڑ)
ازمکرم رانا محمد ظفراللہ صاحب مربی سلسلہ
☆ محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب
ازمکرم ندیم احمد فرخ صاحب معلم وقف جدید
☆ مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی نظم سے انتخاب:
’’عشق کے مکتب میں پڑھتے ہیں وفاؤں کا نصاب‘‘

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 18 جنوری 2011ء میں شامل اشاعت مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کی ایک مختصر نظم ملاحظہ فرمائیں:

یہ دور ذبحِ عظیم کا ہے ہم ایک مقتل میں آگئے ہیں
اُفق اُفق پہ جواں لہو کی شہادتوں کا نکھار ہو گا
خدا نے چاہا تو پھوٹ نکلے گی پتھروں سے سنہری کونپل
خزاں نصیبو! ہمارے دم سے چمن میں رنگِ بہار ہوگا
ہر ایک ظالم کی چیرہ دستی پکار اُٹھے گی روزِ محشر
وہاں نہ اُن کے لئے شفاعت نہ عافیت کا حصار ہوگا
جہانِ اُلفت میں چاہتوں کی عجیب رسمیں روایتیں ہیں
خدا کو پیارا وہی لگے گا جسے محمدؐ سے پیار ہو گا

27/جون 2014ء - شمارہ 26

☆ محترم میاں مبشر احمد صاحب شہید ازمکرمہ ن۔مبشر صاحبہ
☆ محترم چودھری محمد مالک صاحب چدھڑ شہید
ازمکرم پروفیسر محمد شریف خان صاحب

4/جولائی 2014ء - شمارہ 27

☆ محترم چودھری اعجاز نصراللہ خانصاحب شہید
ازمکرم زکریا نصراللہ خانصاحب
☆ مکرم پروفیسر عبدالودود صاحب شہید
ازمکرمہ امۃ النصیر صاحبہ
☆ شیخ محمود احمد صاحب آف مردان کی شہادت
☆ محترم عرفان احمد ناصر شہید (عرف مٹھو)
ازمکرم عطاء القدوس صاحب
☆ محترم منور احمد صاحب شہید ازمکرم مرزا منور احمد صاحب
☆ مکرم عامر احمدی صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
''ہزاروں رحمتیں لے کر مہینوں کا امام آیا''
☆ محترم عبدالمنان ناہید صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
''ہدف گولیوں کے نہتے نمازی''
☆ مکرم ڈاکٹر عبدالکریم خالد صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
''یہ دکھ کیا ہے، یہ غم کیا ہے، یہ انبوہِ ستم کیا ہے؟''

11/جولائی 2014ء - شمارہ 28

☆ محترم خلیل احمد صاحب سولنگی شہید
ازمکرم اکبر احمد عدنی صاحب
☆ مکرم سید اسرار احمد توقیر صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
''مبارک مبارک یہ رمضاں مبارک''
☆ مکرمہ ف۔ظہور صاحبہ کی نظم میں سے انتخاب:
''یہ کون نیزے پہ اٹھ کر ہنسا ہے مقتل میں''

18/جولائی 2014ء - شمارہ 29

☆ سانحہ لاہور کے بعض شہداء
ازمکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی نظم میں سے انتخاب:
''ہجر کے ہر درد کا درمان ہے رمضان میں''
☆ مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کے عیدالفطر کے حوالہ سے دو قطعات میں سے انتخاب: (1) بعنوان ''گزارش'':
''یاد رکھنا کہ یتیموں کو لگانا ہے گلے''
(2) بعنوان ''ان کے بغیر عید'':
''جن کے بغیر سانس بھی لینا محال تھا''

25/جولائی 2014ء - شمارہ 30

☆ محترم محمود احمد شاد صاحب شہید ازمکرم نوید احمد صاحب
☆ محترم شیخ عمر جاوید صاحب آف مردان کی شہادت
☆ محترم شیخ ناصر محمود شہید ازمکرمہ ع۔عارف صاحبہ
☆ محترمہ ڈاکٹر نورین رشید صاحبہ شہید
☆ مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب:
''بندے کلامِ پاک پر ہر دم جھکے ہوئے''
☆ مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
''میں دیتا ہوں تم کو قسم ساتھیو!''

یکم اگست 2014ء - شمارہ 31

☆ محترم مرزا ظفر احمد صاحب شہید
ازمکرمہ ر۔ن۔ظفر صاحبہ و مکرم شاہد رضوان صاحب
☆ مکرم محمد طاہر ندیم صاحب کی غزل میں سے انتخاب:
''اشک کا بحرِ بیکراں دے دے''
☆ مکرم مبشر احمد محمود صاحب کا ایک قطعہ:
''دعا سے جسم کو جاں کو سنوارا''
☆ مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ کی غزل سے انتخاب:
''روزِ ازل سے ہے یہاں موت وفنا کا سلسلہ''

8/اگست 2014ء - شمارہ 32

☆ حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی سیرۃ ازمکرمہ ش۔انجم صاحبہ
☆ مکرم ناصر احمد سید صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''خلافت سے منور ہوگئی ہے''

15/اگست 2014ء - شمارہ 33

☆ حضرت چودھری غلام حسن صاحبؓ نمبردار سیالکوٹی
☆ محترم مولوی عبدالکریم صاحب آف لندن
ازمکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب
☆ ملکہ وکٹوریہ کا مختصر تعارف ازمکرم مغفور احمد بلال صاحب
☆ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''بھولے گا نہ وہ لمحہ''

22/اگست 2014ء - شمارہ 34

☆ محترم انجینئر شاہین سیف اللہ خان صاحب
ازمکرم چودھری محمد طفیل صاحب
☆ محترمہ بی بی نور جان صاحبہ
ازمکرم رانا عبدالرزاق خاں صاحب
☆ محترمہ حبیب النساء بیگم صاحبہ
ازمکرم شیخ ناصر احمد خالد صاحب
☆ مکرم سید اسرار احمد توقیر صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
''ظلم کی انتہا ہے یہ۔ یہ انتہا نئی نہیں''
☆ مکرم ناصر احمد سید صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''اک ہمت سے بیدار ہیں ہم''

29/اگست 2014ء - شمارہ 36-35

☆ حضرت مصلح موعودؓ کی عظیم قیادت ازمکرم سید محمد احمد صاحب
☆ جذبات بروفات حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ
ازمحترم پیر صلاح الدین صاحب
☆ پارٹیشن کے زمانہ کی چند یادداشتیں (ہوائی جہاز)
ازمحترم سید میر محمد احمد صاحب
☆ مکرم جنرل محمود الحسن صاحب کی ایک غزل سے انتخاب:
''ہے زخم کی یا زخم کے مرہم کی کوئی بات''
☆ مکرم میجر (ر) منیر احمد فرخ صاحب کی نظم بعنوان ''اے چاند چاند آقا!'' سے انتخاب:
''آبِ چناب دریا خوشبو سے ہے معطر''
☆ مکرم ناصر احمد سید صاحب کی ایک نظم سے انتخاب:
''اُسی رحیم کا ہے مہربان کا جلسہ''

12/ستمبر 2014ء - شمارہ 37

☆ وادیٔ کشمیر میں احمدیت ازمکرم عبدالرحمٰن فیاض صاحب
☆ امریکہ دریافت کرنے والا عظیم جہازراں کرسٹوفر کولمبس
☆ مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
''خلافت تو مولیٰ کا فضل و کرم ہے''
☆ مکرم مجید قریشی صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
''لہو میں ڈوب کے تم کس اُفق کے پار گئے''

19/ستمبر 2014ء - شمارہ 38

☆ حضرت سید میر داؤد احمد صاحب
ازمکرم صوبیدار عبدالمنان دہلوی صاحب
☆ سیرالیون کے بزرگ عرب احمدی محترم محمد امین سکائیکے صاحب ازمکرم داؤد احمد عابد صاحب
☆ مکرم مبارک صدیقی صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''دنیا کی عدالت میں سزاوار ہیں سائیں''
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''عجز و تسلیم کی اور صبر و رضا کی دولت''

26/ستمبر 2014ء - شمارہ 39

☆ چین کے ساتھ اسلام کے ابتدائی روابط
ازمکرم ڈاکٹر حافظ محمد اسحٰق خلیل صاحب مرحوم
(مترجم: مکرم محمد ادریس چودھری صاحب)

3/اکتوبر 2014ء - شمارہ 40

☆ حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحبؓ کپورتھلوی اور آپکی نسل پر حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کی شفقتیں ازمکرم ضیاءالدین حمید صاحب
☆ پنجند کے پہلے احمدی مکرم صوبیدار ملک محمد خان صاحب
ازمکرم ریاض احمد ملک صاحب
☆ مکرم ماسٹر عطاء اللہ خانصاحب
ازمکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب
☆ اعزازات (مکرم آصف نصیر صاحب + مکرم عبدالاعتصام فاروق صاحب + عزیزہ گلناز ناصر صاحبہ + مکرم ہمایوں عارف صاحب + عزیزہ ستارہ بروج اکبر + مکرمہ طیبہ قمر صاحبہ + عزیزہ مائرہ احمد + مکرم محمد ساجد خانصاحب + مکرمہ حامدہ امجد صاحبہ + مکرم منصور احمد صاحب + عزیزہ نائمہ داؤد صاحبہ + مکرم امیر محمد قیصرانی صاحب + مکرم روحان ظفر ہاشمی صاحب + مکرمہ ڈاکٹر نورالصباح صاحبہ)
☆ مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب کی نعت میں سے انتخاب:
''عشقِ رسولِ ہاشمی دل میں ہے جاگزیں''
☆ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''ہر ایک قطرۂ خوں فصلِ گُل اُگائے گا''
☆ مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''اللہ اُن کے شر اُن پر اُلٹائے گا''

10/اکتوبر 2014ء - شمارہ 41

☆ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے اخلاق عالیہ
ازحضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب
☆ اعزازات (عزیزہ مناہل محمود سردار + عزیزہ ماہ نور + عزیزہ قرۃ العین + مکرم راجہ اطہر قدوس صاحب + مکرمہ انعم محمود صاحبہ + مکرمہ زینب سلطان صاحبہ + مکرم ڈاکٹر سعادت احمد سمیر صاحب + مکرمہ عطیۃ الحئی صاحبہ + مکرمہ عائشہ مبشر صاحبہ + مکرمہ عائشہ رضوان صاحبہ + مکرمہ سدرہ وسیم صاحبہ)
☆ مکرم مظفر منصور صاحب کے نعتیہ کلام میں سے انتخاب:
''وہ شخص جس کے لئے ساری کائنات بنی''

17/اکتوبر 2014ء - شمارہ 42

☆ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صوفی نذیر احمد صاحب
ازمکرمہ طیبہ منصور چیمہ صاحبہ
☆ اعزازات (عزیزہ نورین رحمٰن صاحبہ + عزیزہ ستارہ بروج اکبر + مکرم ڈاکٹر سید بشارت احمد شاہ صاحب + مکرم محمد نصیر الحق صاحب مربی سلسلہ)

24/اکتوبر 2014ء - شمارہ 43

☆ محترم چودھری عبدالرحیم خانصاحب (رئیس کاٹھگڑھ)
ازمکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب
☆ مکرم افتخار الحق خان صاحب ایڈووکیٹ کی رہائی؛ قبولیت دعا کا ایک اعجازی نشان
☆ مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کے کلام میں سے انتخاب:
''دیکھو تو اک انذار ہے موسم کی نظر میں''
☆ مکرم انور ندیم علوی صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''کتنی بدلی سارے گلشن کی فضا؟ کیسے کہوں''

31/اکتوبر 2014ء - شمارہ 44

☆ حضرت منشی صادق حسین صاحب مختار آف اٹاوہ
☆ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
ازمحترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ
☆ مکرم مظفر منصور صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''قربان ہر اک قطرۂ خوں ہو بھی تو کم ہے''
☆ مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''خلافت کے امیں ہم ہیں، امانت ہم سنبھالیں گے''

7/نومبر 2014ء - شمارہ 45

☆ حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان کی بعض خواتین کے اخلاق حسنہ ازمکرمہ م۔شاہین صاحبہ
☆ محترم ملک محمد عبداللہ صاحب ازمکرم ملک محمد اکرم طاہر صاحب
☆ حضرت سید بدرالدین باکھریؓ ازمکرم عطاءالعلیم شاہد صاحب
☆ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے مطالعہ کے حوالہ سے مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب:
''کیا تری تحریر کی تعریف ہوا ے کامراں''
☆ مکرم مرزا محمد افضل صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''اشکوں کی اک جھڑی سے مناجات ہوگئی''

14/نومبر 2014ء - شمارہ 46

☆ سینیگال اور گیمبیا کے دو مخلصین کی مالی قربانی اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات کا تذکرہ مکرم منور احمد خورشید صاحب
☆ محترم حکیم محمد اشرف جاوید صاحب ازمکرم مرزا الیاس احمد وقار صاحب
☆ مکرم مبارک احمد عابد صاحب کی ایک نظم ''سدابہار شجر'' میں سے انتخاب:
''رہتے ہیں تروتازہ وہی پات شجر کے''

21/نومبر 2014ء - شمارہ 47

☆ یوم الفرقان (غزوۂ بدر) کے تین شہداء (حضرت عبیدہؓ بن الحارث بن عبدالمطلب + حضرت عمیرؓ بن ابی وقاص + حضرت عاقلؓ بن ابی بکیر) ازمکرم محمد لقمان صاحب
☆ جوتی کے تسمہ کے حوالہ سے قبولیتِ دعا کے دو واقعات ازمکرم عطاء المجیب راشد صاحب
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
''چاہت کی یہ رُوداد رقم ہو کے رہے گی''

28/نومبر 2014ء - شمارہ 48

☆ سرخ چھینٹوں کا نشان ازمغفور احمد منیر صاحب
☆ محترم رشید احمد صاحب ازمکرم محمد یونس صاحب
☆ مکرم خضر حیات صاحب ازمکرم فہیم احمد شاہد صاحب
☆ کولتار کی جھیل
☆ مکرم اعظم نوید صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''خلافت کی جس کو بھی خلعت ملی ہے''

5/دسمبر 2014ء - شمارہ 49

☆ عذاب الٰہی کے حوالہ سے قرآن کریم کے فرمودات
ازمکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب
☆ جماعت احمدیہ کینیڈا کے پہلے نیشنل صدر مکرم سید طاہر احمد بخاری صاحب کی وفات
☆ محترمہ رضیہ غوری صاحبہ ازمکرمہ صالحہ غوری صاحبہ
☆ محترمہ رسول بی بی صاحبہ ازمکرمہ عائشہ منہاس صاحبہ
☆ مسجد حسن الثانی مراکش
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کے کلام میں سے انتخاب:
''آہیں جھکڑ بن جاتی ہیں اور آنسو سیلاب''
☆ مکرم سراج الحق قریشی صاحب کی نعت میں سے انتخاب:
''سب حسینوں سے حسیں آپؐ کی ذاتِ اقدس''
☆ مکرم ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر صاحب کی ''شہدائے لاہور'' کے حوالہ سے نظم میں سے انتخاب:
''زندگی بھر کی اذیّت سے کڑا تھا وہ دن''

12/دسمبر 2014ء - شمارہ 50

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ''تائی آئی'' کے حوالہ سے تین پیشگوئیاں ازمکرم مدثر احمد صاحب
☆ محترم مولانا ظفر محمد صاحب ظفر ازمکرم ندیم احمد فرخ صاحب
☆ مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی غزل میں سے انتخاب:
''رشتۂ روح و بدن کیسے سنبھالے کوئی''

19/دسمبر 2014ء - شمارہ 51

☆ حضرت مہرسون صاحبؓ آف سیکھواں ضلع گورداسپور
☆ مکرم محمد طارق اسلام صاحب ازمکرمہ امۃ النصیر صاحبہ
☆ محترمہ منیرہ کمال یوسف صاحبہ اہلیہ محترم کمال یوسف صاحب مبلغ سلسلہ ازمکرمہ نبیلہ رفیق فوزی صاحبہ
☆ مکرمہ ش عزیز شاہ صاحبہ کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''جو نام پہ اس یار کے قربان ہوئے ہیں''
☆ مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
''بھولے بھٹکوں کو راہیں دکھائیں گے ہم......''

26/دسمبر 2014ء - شمارہ 52

☆ 2014ء میں الفضل ڈائجسٹ کی زینت بننے والے مضامین کی مکمل فہرست
☆ مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کی ایک مختصر نظم:
''یہ دور ذبح عظیم کا ہے ہم ایک مقتل میں آگئے ہیں''
☆ مکرم افتخار عارف صاحب کی ایک غزل سے انتخاب:
''میرے خدا مجھے اتنا تُو معتبر کر دے''

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 26 جنوری 2011ء میں شائع ہونے والی مکرم افتخار عارف صاحب کی ایک خوبصورت غزل سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

میرے خدا مجھے اتنا تُو معتبر کر دے
میں جس مکان میں رہتا ہوں اس کو گھر کر دے
یہ روشنی کے تعاقب میں بھاگتا ہوا دن
جو تھک گیا ہے تو اب اس کو مختصر کر دے
مری زمین ، مرا آخری حوالہ ہے
سو میں رہوں نہ رہوں اس کو باروَر کردے
میں اپنے خواب سے کٹ کر جیوں تو میرا خدا
اُجاڑ دے مری مٹی کو در بدر کر دے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
January 02, 2015 – January 08, 2015

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday January 02, 2015

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Yassarnal Quran
01:20	Inauguration of Gillingham Mosque: Recorded on March 01, 2014.
02:30	Pushto Muzakarah
03:15	Tarjamatul Quran Class: Recorded on December 24, 1997.
04:20	Seerat-un-Nabi
04:55	Liqa Maal Arab
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran
06:45	Reception In Nagoya: Recorded on November 09, 2013.
07:40	Siraiki Service
08:20	Rah-e-Huda
09:55	Indonesian Service
11:00	Deeni-O-Fiqahi Masail
11:35	Tilawat & Dars-e-Hadith
11:55	Maidane Amal Ki Kahani
12:30	Live Transmission From Baitul Fatuh
13:00	Live Friday Sermon
14:00	Live Transmission From Baitul Fatuh
14:35	Shotter Shondane
15:40	Dua-e-Mustajaab
16:20	Friday Sermon [R]
17:35	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:20	Reception In Nagoya [R]
19:15	Open Forum
19:55	MTA Variety
20:20	Deeni-o-Fiqahi Masail
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda

Saturday January 03, 2015

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:05	Reception In Nagoya [R]
02:10	Friday Sermon: Recorded on January 02, 2015.
03:20	Rah-e-Huda
04:55	Liqa Maal Arab
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:10	Jalsa Salana Qadian: Recorded on December 28, 2014.
08:45	International Jama'at News
09:15	Question And Answer session: Recorded on February 16, 1997. Part 2.
10:05	Indonesian Service
11:05	Friday Sermon [R]
12:20	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:30	Al-Tarteel
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:00	Live Shotter Shondane
15:05	Seerat-un-Nabi
16:00	Live Rah-e-Huda
17:35	Al-Tarteel
18:05	World News
18:25	Jalsa Salana Qadian: Recorded on December 28, 2014.
21:00	International Jama'at News
21:30	Rah-e-Huda
23:05	Friday Sermon [R]

Sunday January 04, 2015

00:20	World News
00:40	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50	Jalsa Salana Qadian: Recorded on December 28, 2014.
03:20	Story Time
03:45	Friday Sermon: Recorded on January 02, 2015.
04:55	Liqa Maal Arab
06:05	Tilawat & Dars Seerat-un-Nabi
06:35	Yassarnal Quran
06:50	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Khuddam: Recorded on November 09, 2014.
08:00	Faith Matters
09:05	Question And Answer Session: Recorded on November 17, 1996.
10:00	Live Asr-e-Hazir
11:05	Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on December 06, 2013.
12:00	Tilawat & Dars Seerat-un-Nabi
12:35	Yassarnal Qur'an
13:00	Friday Sermon [R]
14:10	Shotter Shondhane
15:15	Gulshan-e-Waqf-e-nau Khuddam: Recorded on November 09, 2014.
16:25	Shama'il-e-Nabwi
17:00	Kids Time
17:35	Yassarnal Qur'an
18:00	World News
18:30	Gulshan-e-Waqf-e-nau Khuddam [R]
20:00	In-Depth
20:40	Roots To Branches
21:15	MTA Variety
22:00	Friday Sermon [R]
23:10	Question And Answer Session [R]

Monday January 05, 2015

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars Seerat-un-Nabi
00:55	Yassarnal Quran
01:15	Gulshan-e-Waqf-e-nau Khuddam [R]
02:30	Roots To Branches
03:00	Friday Sermon [R]
04:15	MTA Variety
04:55	Liqa Maal Arab
06:00	Tilawat & Dars Seerat-un-Nabi
06:35	Al-Tarteel
07:10	IAAAE European Symposium: Recorded on February 22, 2014.
08:00	International Jamaat News
08:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
08:55	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on August 01, 1997.
10:00	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon delivered on September 12, 2014.
10:55	MTA Variety
12:00	Tilawat & Dars Seerat-un-Nabi
12:35	Al-Tarteel
13:05	Friday Sermon: Recorded on March 20, 2009.
14:10	Bangla Shomprochar
15:15	MTA Variety
16:00	Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel
18:05	World News
18:30	IAAAE European Symposium [R]
19:30	Somali Service
20:05	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
20:30	Rah-e-Huda
22:00	Friday Sermon: Recorded on March 20, 2009.
23:10	MTA Variety

Tuesday January 06, 2015

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:30	Ilmul Abdaan
01:00	Al-Tarteel
01:35	IAAAE European Symposium: Recorded on February 22, 2014.
02:25	Kids time
03:00	Friday Sermon: Recorded on March 20, 2009.
04:10	Ilmul Abdaan
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 373.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded November 09, 2014.
08:05	Alif Urdu
08:30	Australian Service
09:10	Question And Answer Session: Recorded on November 17, 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on January 02, 2015.
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Quran
13:00	Seerat-un-Nabi: Seminar on the topic of the reality of Miraj.
14:00	Shotter Shondane
15:00	Spanish Service
15:30	Asr-e Hazir
16:35	Press Point
17:40	Yassarnal Qur'an
18:00	World News
18:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
19:30	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on January 02, 2015.
20:30	Alif Urdu
21:00	Press Point
22:10	Asr-e-Hazir
23:10	Question And Answer Session [R]

Wednesday January 07, 2015

00:00	World News
00:15	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Quran
01:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
02:15	Alif Urdu
02:30	Australian Service
03:00	Press Point
04:00	MTA Variety
04:30	Aadab-e-Zindagi
04:55	Liqa Maal Arab
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:40	Al-Tarteel
07:10	Khuddam-ul-Ahmadiyya UK Ijtema: Recorded September 26, 2010.
08:15	MTA Variety
09:00	Question And Answer Session: Recorded on February 16, 1997.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on January 02, 2015.
12:05	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:20	Al-Tarteel
13:00	Friday Sermon: Recorded on March 20, 2009.
14:05	Shotter Shondane
15:10	Deeni-O-Fiqahi Masail
16:25	Faith Matters
17:30	Al-Tarteel
18:00	World News
18:25	Khuddam-ul-Ahmadiyya UK Ijtema [R]
19:30	French Service: Horizons d'Islam
20:30	Deeni-O-Fiqahi Masail
21:50	Friday Sermon: Recorded on March 20, 2009.
23:00	Intikhab-e-Sukhan

Thursday January 08, 2015

00:05	World News
00:25	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
00:50	Al-Tarteel
01:20	Khuddam-ul-Ahmadiyya UK Ijtema: Recorded September 26, 2010.
02:25	Deeni-o-Fiqahi Masail
03:00	MTA Variety
03:50	Faith Matters
04:55	Liqa Maal Arab
06:00	Tilawat & Dars Seerat-un-Nabi
06:40	Yassarnal Quran
07:00	Peace Conference: Recorded on November 08, 2014.
08:50	Aadab-e-Zindagi
09:25	Tarjamatul Quran Class: Recorded on February 03, 1998.
10:25	Indonesian Service
11:30	Japanese Service
12:30	Tilawat
12:50	In Depth
13:15	Yassarnal Quran
13:30	Aadab-e-Zindagi
14:15	Friday Sermon [R]
15:25	Seerat-un-Nabi
15:55	Alif Urdu
16:15	Persian Service
16:50	Tarjamatul Quran Class [R]
17:55	Yassarnal Qur'an
18:15	World News
18:30	Live Hiwar-ul-Mubashir
19:30	German Service
20:35	Faith Matters
21:40	Peace Conference 2014 [R]
23:15	Tarjamatul Quran Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 21 | Friday 26 December , 2014 | Issue No. 52

خدام الاحمدیہ کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ کامیاب قومیں اور کامیاب لوگ وہ ہیں جو محض جامد ہو کر ایک جگہ رُک نہیں جاتے بلکہ یقین کامل کے ساتھ آگے بڑھتے رہتے ہیں اور مسلسل بہتری پیدا کرنے اور دُور دراز علاقوں تک پھیلتے چلے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یقیناً ایسی جماعت جس کا مقصد ساری دنیا تک خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانا اور ساری دنیا پر اُس کی حاکمیت کو قائم کرنا ہے ایسی جماعت کا قدم تو باقی تمام اقوام کی نسبت زیادہ تیزی کے ساتھ آگے بڑھنا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق تھا اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک نشان تھا

آج بھی وہ خدا پہلے کی طرح جماعت کی سچائی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو لوگوں کے دلوں میں براہِ راست ڈال رہا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہر سال لاکھوں نفوس جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے اور آج کے دَور سے بعض نوجوانوں کی خوابوں اور رؤیائے صادقہ کے ذریعہ احمدیت کی صداقت کی طرف رہنمائی کے نہایت ایمان افروز واقعات کا روح پرور بیان اور خدام کو نصائح

ہم دیکھ سکتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ خود ہی ان دُور دراز علاقوں میں رہنے والوں کی بھی رہنمائی کر رہا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف ان کی رہنمائی فرماتا ہے جو سعید فطرت ہیں، جو متقی ہیں اور صداقت کی تلاش میں ہیں قطع نظر اس کے کہ وہ دنیا میں کس جگہ رہتے ہیں۔

یہ واقعات جو مَیں نے ابھی سنائے ہیں یہ صرف محظوظ ہونے کے لئے نہیں ہیں بلکہ یہ ہماری حالتوں کو بدلنے کا محرّک بننے چاہئیں۔ یہ واقعات اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنے کا باعث ہونے چاہئیں تا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے مطابق وہ معیار حاصل کرنے والے بن سکیں جن کی آپ علیہ السلام کو ہم سے توقع تھی۔ ایسے واقعات بے شمار ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت ہماری جماعت کے ساتھ ہے۔

ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ذاتی تعلق قائم کرنے کے لئے کوشش کرنی چاہئے اور دعاؤں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ انہیں قرآن کریم کی روشنی میں ہر برائی سے بچتے ہوئے اور ہر نیکی کو اختیار کرتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنی چاہئیں۔ ہر احمدی کو اپنی نماز میں باقاعدہ ہونا چاہئے اور اس سچائی کو دنیا کے ہر کونے تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

جو نئے اسائلم سیکرز آئے ہوئے ہیں ان کو بھی مَیں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ آپ لوگ یہاں آئے ہیں تو یہاں آ کر اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ یہاں کی رنگینیوں میں نہ پڑ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھیں۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں۔ قرآن کریم کی طرف توجہ دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کو بلند کرنے کی کوشش کریں۔ اسلام کے نام کو بلند کرنے کی کوشش کریں۔ اور اُس مشن کا حصہ بن جائیں جس کو مکمل کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا۔ اسی سے آپ کی بقا ہوگی اور اسی سے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی آئندہ نسلوں کی بقا ہوگی۔

مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کے سالانہ اجتماع کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے انگریزی خطاب کا اردو میں مفہوم فرمودہ 22 جون 2014ء بروز اتوار بمقام اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس سال مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کا اجتماع اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ یہ مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کا بیالیسواں اجتماع ہے۔ یہ امر انتہائی امید افزا اور خوش کن ہے کہ ہر سال مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کا قدم آگے سے آگے بڑھ رہا ہے اور مجموعی طور پر اس کی ترقیات میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خدام الاحمدیہ کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ کامیاب قومیں اور کامیاب لوگ وہ ہیں جو محض جامد ہو کر ایک جگہ رُک نہیں جاتے بلکہ یقین کامل کے ساتھ آگے بڑھتے رہتے ہیں اور مسلسل بہتری پیدا کرنے اور دُور دراز علاقوں تک پھیلتے چلے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یقیناً ایسی جماعت جس کا مقصد ساری دنیا تک خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانا اور ساری دنیا پر اُس کی حاکمیت کو قائم کرنا ہے ایسی جماعت کا قدم تو باقی تمام اقوام کی نسبت زیادہ تیزی کے ساتھ آگے بڑھنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ہماری جماعت کا قیام عمل میں آیا تا اللہ کا دین یعنی حقیقی اسلام تمام دنیا کے کناروں تک پھیل جائے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم نے اُسی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کیا ہے جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی دنیا کو خوشخبری دے دی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عین اُسی زمانہ میں دعویٰ فرمایا جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی اور محض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے تک ہی یہ بات ختم نہیں ہوگئی بلکہ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت آپ کے حق میں ظاہر ہوئی۔ آغاز میں چند لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں